Novel Hi Novel & Online Web Channel

عنوان	انمول
لکھاری	زاروم رومی ملک
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہوگی صرف اور صرف رائٹر ہی ہوگا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، "آن لائن ویب چینل" اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے۔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

انمول

زاروم رومی ملک کے قلم

سے

این اایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

جون اس سال اسلام آباد پر مہربان رہا تھا،،پری مون سون بارشیں موسم کو قدرے خوشگوار بنا چکی تھی،،ایسے موسم میں دوپہر کے بعد زیادہ تر کچن میں پکوڑے سموسوں کی خوشبو آتی تھی،،

مگر آج مبین منزل اپنی تاریخ میں پہلی بار اس منظر کی گواہ بنی،،اس گھر کی اکلوتی صاحبزادی کچن میں موجود بیکنگ ٹرے پر اپنا بنایا ہوا پیسٹ ڈال رہی تھی،،

ہادی یہ دیکھو اتنا کافی ہے ناں؟اگر یہ خراب ہو گیا تو کچھ تو بچا کر رکھوں ناں،،وہ آدھا آمیزہ ٹرے میں ڈالنے کے بعد بولی،،اور ٹرے مائکرو ویو میں دس منٹ کا ٹائمر لگا کر رکھ دیا،،

اب وہ گارنشنگ کے لیے چاکلیٹس نکال رہی تھی،،اب بس کریم ویپ کرنی ہے ہادی تم ذرا مما کو کال کرو کتنا ٹائم ہے اُنکا،،وہ جلدی جلدی کریم ڈالتے ہوئے بولی،،

ماما بول رہے کچھ چیزیں رہ گئیں ہیں وہ ایک گھنٹے تک پہنچے گے،،ہادی نے باہر سے ہی آواز لگائی،،

ساری ڈیکوریشن مکمل ہو گئی ہے ناں،،آؤ دیکھے،،وہ باہر نکلتے ہوئے بولی،،

آج دونوں بہن بھائی نے مل کر اپنے پرنٹس کی شادی کی سالگرہ کا سرپرائز پلان کیا تھا،، گھر کا لان پھولوں اور غباروں سے سجایا گیا تھا،، جس کی ذمے داری ہادی کی تھی،، اور آج کے دن اسپیشل کیک اپنے ہاتھوں سے بنانے کا فیصلہ ملیکہ کا تھا،،

گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تو دونوں لان میں چھپ چکے تھے،، اچانک چیخ کی آواز سُن کر،، مبین صاحب اور روبینہ بیگم بھاگ کر لان کے اُس جانب گئے جہاں سے آواز آئی تھی،،

سرپرائززز،، دونوں بہن بھائی ہاتھوں میں گیفٹس اور پھول لیے کھڑے تھے،، ہر طرف قہقہ پھیل گئے،، دور اُفق پہ چھپا چاند اس خاندان کی آپس میں محبت کا گواہ رہا،،

ماما یہ دیکھئے کتنی پیاری وال ڈیکور ہے ناں،، میں اپنے آفس کی وال ایسے ہی بنواؤں گی،، ماہی لیپ ٹاپ انسا بیگم کو دیکھاتے ھوے بولی،،

آج چھٹی کا دن تھا تو تینوں اس وقت لاؤنج میں بیٹھی تھی،، انسا بیگم کتاب پڑھ رہی تھی،، ماہی لیپ ٹاپ پر بزنس آئیڈیاز دیکھ رہی تھی،، پڑھ تو وہ انٹر نیشنل ریلیشنز رہی تھی، جوائن بھی اُسے سیول سروس کرنی تھی مگر اپنے بابا کی طرح بزنس ویمن بننا بھی اُسکے خواب میں شامل تھا،،

اور زینی صدا کی پڑھا کو ابھی بھی یوٹیوب پر کسی سرجری کے بارے میں ہی دیکھ رہی تھی،،

اور کچن میں آئیں تو وہاں سکینہ بی پورے جوش و خروش سے سبزیاں کاٹنے میں مصروف تھیں کیوں کہ ماہی نے آج مما کے ہاتھ کے چائنیز رائس کھانے تھے،،

اسلام علیکم،،دفعتا دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور ہادی صاحب اندر آتے ہوئے نظر آئے،،۔

آ گیا میرا بیٹا میں صبح سے انتظار کر رہی تھی تمہارا،،انسا بیگم نے کتاب چھوڑ کر اُسے پیار دیتے ہوئے کہا،،ہادی اُنہیں بہت عزیز تھا بلکل سگی اولاد کی طرح،،

مبین صاحب اور فرقان صاحب کی فیملیز پڑوسی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے بہت قریب بھی تھے وجہ اتنے سالوں کا ساتھ بھی تھا،،فرقان صاحب کی وفات کے بعد روبینہ بیگم اور مبین صاحب نے اس خاندان کو ہمیشہ اپنے سگی بہن اور اسکی اولاد کی طرح چاہا تھا،،

آنٹی کچھ کھانے کو مل جائے گا،،ادھر گھر میں ملیحہ آپی آج پھر کیک بنا رہی ہے اور مجھے کچھ بھی نہیں لینے دے رہی،،اُس نے فوراً اپنا دکھڑا سنایا،،

اُٹھو زینا،ہادی کو فریج سے میکرونی لا کر دو،،انسا بیگم نے زینا سے کہا،،

میں اِسکی نوکر نہیں ہوں خود جا کر لے لے بھوکر کہیں کا، زینا کو تو جیسے کسی نے چھیڑ ہی دیا ہو،،

میں خود لے لیتا ہوں چشمش میرے ابھی ہاتھ سلامت ہیں، تمہاری مدد کی ضرورت نہیں مجھے میں خود لے سکتا ہوں،، وہ اُسے چڑا کے کچن میں چلا گیا

پیچھے زینا منہ بنا کر کمرے میں چلی گئی جانتی تھی اب وہ اسے مزید جلانے کے لیے اس کے سامنے بیٹھ کر کھائے گا،،

وہ اس وقت اپنی کتابیں لے کر بیٹھی تھی،، جب ہادی اپنی ارضی لے کر دوبارہ حاضر ہوا،،

آپی جانے دو نہ بس ایک گھنٹے کی بات ہے،، میں ساری ریوژن کر چُکا ہوں،، ملی کی منت کرتے ہوئے بولا،،۔

ہادی تمھارے اگیزیمز چل رہے ہیں تم اتنے غیر زمہ دار کیوں ہو رھے ھو،، وہ اُسے ڈپٹتے ہوئے بولی،،

میری ساری تیاری ہو چکی ہے، تھوڑا بریک لینے کے لیے جا رہا تھا منہ بنا کر جواب دیا،،

اور ہادی صدا کا ملی کا لاڈلا،، ہمیشہ کی طرح وہ اس کی باتوں میں آچکی تھی،،

اُسے یاد تھا کے وہ کتنی خوش تھی جب اللہ نے اُسے بھائی عطا کیا تھا،،وہ آج تک اُس کے ہر لاڈ اٹھاتی تھی،،خود اپنا کوئی کام بھلے نہ کرتی ہو مگر بھائی کے لئے اسکی سروس ہمیشہ حاضر ہوتی تھی،،اسی لیے ہادی بھی کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا،،

اچھا جاؤ مگر یاد رکھنا ایک گھنٹہ مطلب ایک گھنٹہ ،،اور اپنا فون بند کرنے کا تو سوچنا بھی مت ،،ہادی اچھا اچھا کہتا نکل گیا،،

پچھلے پانچ منٹوں سے فون مسلسل بجا جا رہا تھا فون کرنے والا شاید ہر حال میں بات کرنا چاہتا تھا،،

انسا بیگم ،،جو کب سے فون کے بند ہونے کا انتظار کر رہی تھی اب تھک کر اُٹھا ہی لیا،،

اسلام علیکم بھائی صاحب،،دوسری جانب کی گرج چمک کو نظر انداز کرتے سلامتی بھیجی گئی،،

کب سے فون کر رہا ہوں، جانتا ہوں تم جان بھوج کر نہیں اٹھا رہی تھی مگر یاد رکھنا میں ایسے ہی اپنے بھائی کی محنت کی کمائی پر تم لوگوں کو قابض نہیں ہونے دوں گا،،زاہد اقبال کی آواز گونجی،،

کیسی باتیں کر رھے ھیں بھائی صاحب میں بیوہ ہوں اُنکی،، بیٹیاں ہیں اُنکی جن کو آپ قابض کہہ رہے ہیں،، ترپ کر جواب دیا،،

اوبی بی! بیٹا ہوتا ہے اصل وارث بیٹیاں نہیں،اور تمہاری ان باتوں میں میرا بھولا بھائی آ گیا تھا میں نہیں اؤں گا،، جتنی جلدی ہو خالی کرو گھر اور لے کر جاؤ اپنی اولاد کو بھی ساتھ،، ورنہ ٹیڑھی اُنگلی سے گھی نکالنا مجھے اچھے طریقے سے آتا ہے،، ایک مہینے میں اپنا بندوبست کرو،، پھر نہ کہنا یہ کیا کر دیا ہے،،

آپ ایسا نہیں کر سکتے یہ فرقان کا گھر ہے،اولاد ہے یہاں فرقان کی،، مگر دوسری جانب سے فون منقطع ہو چکی تھی،،

وہ کب سے اُسکا انتظار کر رہی تھی اسکو گئے گھنٹہ ہونے والا تھا مگر اُسکے آنے کا امکان کم لگ رھے تھے ایک آخری بار فون ملائی،،

کہاں رہ گئے اُلو، جلدی پہنچو بہت ہو گیا ہے اب ورنہ میں جانے لگی ہوں لاؤنج سے،دیتے رہنا ابا کو جواب فون اٹھاتے ہی سوال جڑ دیا گیا

بس دس منٹ میں پہنچا آپ ادھر ہی رہنا پیاری بہن ہو ناں،، بہلانے کی کوشش کی گئی،،

اچھابس صرف دس منٹ پھر نہ کہنا کیوں چلی گئی تھی، کہہ کر فون بند کر چکی تھی جانتی تھی وہ اب آجائے گا،،

خود وہ دوبارہ کتاب کھول کر بیٹھ چکی تھی مگر ساتھ نو منٹ کا ٹائمر لگانا نہیں بھولی تھی لاڈلا بھائی ہونا اپنی جگہ مگر اسکی پڑھائی پر کوئی سمجھوتا نہیں،اور ساتھ ڈر اُسے اپنا بھی تھا لاکھ وہ بھی ابا کی لاڈلی ہو مگر بھائی کو اسکے فائنلز میں گراؤنڈ جاکر کھیلنے اور اماں ابا کے دوپہر کی نیند سے پہلے واپس گھر لانا بھی کوئی کم بات نہیں تھی،،

ٹائمر پورا ہوتے ہی اگلے لمحے کتاب سائڈ پر رکھ کر فون اٹھایا جاچکا تھا اور لنگور عرف اُلو کے نام پر فون کی جاچکی تھی،،

دوسری طرف وہ موبائل پر آنے والی کال کی آواز سُن کر جھنجھلایا، کیا ہے چلی ملی ابھی ایک منٹ رہتا ہے آرہا ہو بس،،

دوسری جانب کا جواب سنے بغیر فون بند کرکے وہ گھر کی طرف مڑ چکا تھا جانتا تھا ابھی اگلی کال آنے میں کچھ سیکنڈ باقی ہیں،،

یہ بہن بھائی ایسے ہی تھے، ایک دوسرے کے سب سے بڑے دوست اور دشمن

کیا ہوا ہے امی آپ ایسے کیوں بیٹھی ہیں،، ماہی انسا بیگم کی خاموشی کچھ دنوں سے نوٹ کر رہی تھی مگر وہ ہمیشہ ٹال دیتی تھی،،

انسا بیگم ایک پروفیسر تھی جو پہلے تو شوقیہ پڑھاتی تھی مگر فرقان صاحب کی وفات کے بعد یہی نوکری اُنکا سہارا بنی،، اُنکی دونوں بیٹیاں نہایت محنتی اور اپنے قدموں پر آپ کھڑا ہونے کے لیے سرگرم تھی،، ماہی اس وقت اسکالرشپ پر اپنی ڈگری مکمل کرنے والی تھی کچھ دنوں میں اُسکا آخری سیمسٹر کے فائنلز ہونے والے تھے اور چھوٹی زینا اے لیولز کی طالب علم تھی،، اور خود کو مستقبل کا ڈاکٹر کہلوانا پسند کرتی تھی،،

ان سب کی زندگی یوں تو بہت اچھی چل رہی تھی مگر انسا بیگم اپنے شوہر کے بڑے بھائی کی مسلسل دھمکیوں سے بہت پریشان تھی جو اپنے بھائ کی ساری جائیداد کا خود کو وارث کہتے تھے،، پہلے فرقان صاحب کی وفات کے بعد انہوں نے اُنکے کاروبار پر قبضہ جمایا جس پر انسا بیگم اپنی اولاد کے لئے خاموش رہی مگر اب بے گھر ہونے کا خوف اُنہیں بے چین کیے ہوے تھا،،

کچھ نہیں بیٹا سر میں درد ہے تھوڑا اس لیے،،انہوں نے ماہی کو ٹالنے کی کوشش کی،،

کیا ہوا بی پی تو نہیں ہائی ہو گیا آپکا،،زینا آ کر مما کا بی پی چیک کرو،،آ بھی جاؤ پتا نہیں کیا کرتی رہتی ہو،آپ بھی ناں مما پتا نہیں کس بات کی ٹینشن لیتی رہتی ہیں،،اُس نے زینا اور مما کو ایک ساتھ ہی ڈپٹنا شروع کر دیا،

،اُنکا اور تھا ہی کون تین ہی تو لوگ تھے وہ بس اُسکے اپنے،، نہیں تین نہیں ملی بھی تو ہے، اور ہادی بھی اور انکل آنٹی بھی تو کتنا پیار کرتے ہیں ناں ہاں چھ ہو گئے۔

اسلام علیکم،،گھر میں داخل ہوتے ہی ملی نے انسا بیگم کو سلام کیا،،

وعلیکم سلام بیٹا آؤ کافی دنوں بعد چکر لگایا،،

جی آنٹی بس فائنلز چل رہے ہیں ناں تو مصروفیت رہتی بس ختم ہو جائیں تو میں آپ کو روز صبح شام نظر آیا کروں گی،،وہ اُنہیں پیار کرتے ہوئے بولی

اللہ آپ لوگوں کو کمیاب کرے،ماہی بھی صبح سے کمرہ بند کر کے بیٹھی ہے،،انہوں نے کہا

ہاں اسکی توپڑھائی ہے بھی مشکل چلیں میں اُسے دیکھ لوں پھر جانا بھی ہے تھوڑی دیر گیپ لینے کے لیے اِدھر آئی ہوں،،

کیا ہو رہا ہے جناب،،ماہی کے کمرے کا دروازہ اُسی کے آندھی طوفان والے سٹائل میں کھول کر داخل ہوتے ہوئے بولی،،

کچھ نہیں یار پڑھائی چل رہی ہے،،ایک تو فیئر ویل اتنا انجوائے ہو رہا تھا کے اب اگزیمز سر پر آ گئے تیاری ہی نہیں ہے ،، اُس نے منہ بناتے ہوئے کہا

ان شاءاللہ اچھا ہو جائے گا تم ٹینشن نہ لو،،وہ اُسے بچکاتے ہوئے بولی،،

ہاں ان شاءاللہ،،تم بتاؤ کیسے جارھے ھیں تمھارے پیپر،،مجھ سے پہلے ختم ہونگے ناں،،

ماہی کتابیں بند کرتے ہوئے بولی

ہاں منڈے کو لاسٹ پیپر ہے،،اور پھر ہم نارتھ جائیں گے آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ چلنا،،تایا ابو لوگ بھی ہونگے مزا کریں گے،،

واہ بھئی مزے اور ایک ہم ہیں اتنے دنوں سے کہہ رہی ہوں کہ گھومنے لے جاؤ مجھے کوئی سن ہی نہیں رہا،،جوس لاتی زینا سن کر ہی ایکسائٹڈ ہو گئی

تُم ہمارے ساتھ چلو جاناناں مل کر بہت انجوائے کریں گے ،، پہلے ناران کاغان جائیں گے اور پھر اُدھر سے آگے پھر۔۔۔۔وہ اُسے اپنا پلان بتانے لگی،،

السلام وعلیکم ماما،،ہادی نے گھر میں داخل ہوتے ہی لاؤنج میں بیٹھی مما کو آواز لگائی،،وہ اس وقت گراؤنڈ سے آیا تھا،،آج کل اُس کی چھٹیاں چل رہی تھی اگیزیم دے کر فارغ تھا تو پورا دن اسکا گھر اور گراؤنڈ کے چکر لگتے رہتے،،

وسلام اور میرا بیٹا آپی تھکی ہوئی،، پیپر دے کر آئی ہے اب سو رہی ہے آپ نے شور نہیں کرنا،،روبینہ بیگم اپنی اولاد کو جانتی تھی اس لیے روکنے کی کوشش کی

کیا ہے ماما میں کوئی چھوٹا بچہ تو نہیں ہوں جو شور کروں گا تو آپی جاگ جائے گی،اور کون سا پی ایچ ڈی کے اگیزامز دے کر آئی ہے فیشن ڈیزائننگ کی ہے انھوں نے اُس میں کوئی تھکتا ہے بھلا،، مجھ معصوم کو تو کوئی پوچھتا ہی نہیں چھوٹا سا بچا ہوں اے لیولز کتنا مشکل ہے آپ کو پتا ہے ؟؟اتنی معصوم شکل بنا کر کہا گیا کہ دیکھنے والوں کو واقعی اس معصوم بچے پر پیار ائے مگر سامنے بھی اسکی ماں تھی،،اُسکے رگ رگ سے واقف تھی،،اُن پر کوئی اثر ہوتا نظر نہیں آیا

مبین صاحب گھر میں داخل ہوتے اپنے بیٹے کی بات سُن چُکے ہیں،،

تو کیا خدمت کی جائے ہمارے صاحبزادے کی اتنی محنت جو کرتا ہے،،اب گراؤنڈ میں سارا دن کھیلنا بھی تو کم محنت والا کام نہیں ہے،،انہوں نے کہا

مبین صاحب کو آتا دیکھ کر روبینہ بیگم نے ملازمہ کو چائے لآنے کا کہا،،اور خود وہ اِنکی بحث سننے لگی،،

کیا ہے بابا،،آپ بھی اُن خواتین کی باتوں میں نہ آئیں آپ بتائیں ہم نارتھ کب جارہے ھیں اب تو آپی کے ایگزام بھی ختم ہوگئے ہیں،،بس آپ ایک ہفتے کی چھٹی لیں اور ہم جائیں،،

ہادی اُس پلان کو یاد کراتے ہوئے بولا جو اُنہوں نے ملیٰ کے پیپرز کی وجہ سے پینڈنگ کیا ہوا تھا،،

اچھا برخوردار،،بات کرتا ہوں میں بھائی صاحب اور امّاں سے اس بار ہم سب فیملی جائیں،، چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے بولے

مبین صاحب اور فاروق صاحب دو بھائی ہیں،پہلے دونوں ایک ساتھ اسلام آباد میں رہتے تھے مگر کاروبار کو بڑھانے کی غرض سے فاروق صاحب لاہور شفٹ ہوگئے،اُنکا ایک بیٹا

ہے طلال جو یونیورسٹی سے فارغ ہو کر بزنس جوائن کر چکا تھا،،اِنکی والدہ زکیہ بیگم کبھی اپنے ایک بیٹے کے پاس رہتی کبھی دوسرے آج کل وہ لاہور اپنے بڑے بیٹے کے گھر رہ رہی تھی

جی نہیں،، بات ہو گئی ہے میری امّاں سے وہ کہہ رہی تھی کہ وہ لوگ نہیں جائیں گے تایا ابو اور طلال بھائی آفس میں مصروف ہیں،، تو وہ لوگ نیکسٹ ویک لونگ ویکینڈ سیلیبریٹ کرنے ادھر آئیں گے ابھی نہیں جا سکتے،، آپ چاہیں تو پوچھ لیں اُن سے خود،، مبین صاحب کی مشکوک نظروں کو دیکھ کر اُس نے تصدیق کرنے کی کھلی اجازت دی

جی بیٹا،، یہ تو میں کروں گا ہی،، ہنستے ہوئے کہہ کر وہ کمرے میں چلے گئے

بس ایک دن کا ریسٹ ہو جائے آپی کا پھر ہم ہر صورت جائیں گے،، پیچھے ہادی نے آواز لگائی،،

ماہی کے پیپر ختم ہو چکے تھے،، اب زیادہ وقت گھر میں گزارنے کی وجہ سے وہ مما کی غائب دماغی کو زیادہ نوٹس کر رہی تھی،، زیادہ تر کوشش کرتی کے اُن کے ساتھ رہے،، آج کل اُنکا معمور تھا کے وہ مل کر کھانا بناتی تھی،، سکینہ بی کو آج کل وہ تھوڑا آرام دیتی تھی،،

سکینہ بی اور اُنکا بیٹا، انسا بیگم کی شادی کے بعد سے اُن کے ساتھ تھی، جو اپنے شوہر کی وفات کے بعد سسرالی رشتے داروں کے ظلم سے تنگ آ کر شہر آئیں تھی، روبینہ بیگم ہمیشہ اُنکا بہت خیال رکھتی تھی، اور ساتھ اُنکے بیٹے ایاز کو جہاں تک وہ پڑھنا چاہتا تھا تعلیم بھی دلائی، ان دونوں کا پرانا ساتھ تھا

ماما کیوں ناں کوئی ٹرپ پلان کریں آپ بھی فریش ہو جائیں گی،، آج کل آپکی طبیعت پتا نہیں کیوں ٹھیک نہیں ہو رہی،، ماہی نے کیبنیٹ سے مصالے نکالتے ہوئے کہا

نہیں بیٹا آپ لوگ چلے جانا،، ملی لوگوں کے ساتھ میں گھر میں ٹھیک ہوں،، بھا بھی بھی مجھے کہہ رہی تھی کہ بچیوں کو بھیجھیں ہمارے ساتھ،، امّاں لوگ بھی نہیں جا رہے،، انسا بیگم فریج میں دہی رکھتے ہوئے بولی

نہیں ہم تینوں جائیں گے،، جہاں جائیں گے ہم سب ساتھ،، اچھا ہم لونگ ڈرائیو پر ہی چلے جاتے ہیں ناں کل کھانا کھا کر واپس آ جائیں گے، بس کوئی بہانہ نہیں،، ماہی نے انسا بیگم کا کوئی اور عذر سننے سے پہلے بات ختم کر دی

زینا خاموشی سے سلاد کاٹتے ہوئے اُنہیں سن رہی تھی

مبین صاحب نے امّاں سے پوچھا تو پتا چلا کہ ،ہادی ٹھیک کہہ رہا تھا،،امّاں اگلے ہفتے طلال کے ساتھ اسلام آباد آئیں گی اور فاروق صاحب اور اُنکی بیگم بھی ویکینڈ پر آجائیں گے تب وہ فارم ہاؤس چلے جائیں گے ابھی اُنکی فیملی ہی نارتھ جائے۔۔

وہ سب صبح سویرے نکلے تھے،انہوں نے مانسہرہ کے راستے ناران جانا تھا ایک رات وہاں رہنے کے بعد اگلا سفر شروع کرنا تھا،،اس لیے وہ صبح پانچ بجے نکلے تاکہ اچھے موسم میں ہی وہ گلیات پہنچ جائیں،، تقریباً تین گھنٹے کے سفر کے بعد انہوں نے مانسہرہ میں رُک کر ناشتا کیا راستے میں بالاکوٹ رکے اور شام ہوتے ہی وہ ناران کی طرف چل پڑے،، کل کا دن اُنہوں نے ناران میں گزارنا تھا،،

صبح ناشتا کرتے ہی وہ ناران ایکسپلور کرنے نکل گئے،،خوبصورت وادیاں جھیل،پربت دریا قدرتی خوبصورتی بے مثال تھی،،شام ہوتے ہی وہ بابوسر ٹاپ کے لئے نکل گئے،،

اگلے دن بابوسر ٹاپ پے صبح انجوائے کرنے کے بعد اُنہوں نے ہنزہ کے سفر پر نکلنا تھا جہاں وہ رات دیر سے پہنچے ،، سفر کی تھکاوٹ کے باعث اگلا دِن دیر سے شروع ہوا ،، اور اُنکے پلان کے مطابق ہنزہ کو ایکسپلور کرنے کے لیے دو دن موجود تھے ،،

دو دن ہنزہ گزارنے کے بعد چار گھنٹے کے سفر کے بعد وہ خنجراب پاس گئے یہ اُنکا آخری سٹاپ تھا یہاں ایک دِن رہنے کے بعد اگلے دن اُنکی واپسی تھی،،

انسا بیگم کمرے میں آئیں تو اُنکا فون بج رہا تھا،،اب تو ہر آنے والی فون پر کو سہم جاتی تھی فون پر نظر ڈالی تو وہاں صبا کالنگ لکھا دیکھ کر کچھ پر سکون ہوئی،،

ہیلو اسلام علیکم،،فون کان کے ساتھ لگاتے کہا

وسلام، کیا ہوا ہے انسا تمہاری آواز گھبرائی ہوئی کیوں ہے،صبا بیگم واقعی ڈر گئی تھی

نہیں میں ٹھیک ہوں، بس بھائی صاحب کا خوف رہتا ہے، لگتا ہے وہ کسی بھی وقت آکر ہمیں بے گھر کر دیں گے،،اُنہیں نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

انسا تم پریشان نہ ہو، بہت باہمت ہو تُم اور ایسے کیسے وہ تم سے لے سکتے ہیں تمہارا گھر، تم مبین صاحب جو تمہارے پڑوسی ہیں اُن سے بات کرو یقیناًاُن کے پاس کوئی حل ضرور ہو گا

ہاں کرتی ہوں بات آج کل وہ گھر پر نہیں ہیں آئیں تو میں بات کرتی ہوں، ابھی تو مجھے سمجھ نہیں آرہی کیا کروں،، ہمارے پاس رہنے کے لیے یہ گھر ہی تو ہے،، کاروبار بھی بھائی صاحب نے لے لیا ہے اب گھر بھی تو ہم کہاں جائیں گے،،

وہ آج اپنا دل ہلکا کرنا چاہتی تھی، صبا اُنکی قریبی دوست تھی وہ لوگ جو اُنکے شوہر کی وفات کے بعد انسا بیگم کے ساتھ رہے اُن میں صبا بھی شامل تھی،،

آج صبح اٹھتے ہی ماہی نے شور ڈال دیا کے ہم آج ڈنر باہر کریں گے،، سب وقت پر تیار ہوں ورنہ جس حلیہ میں ہونگے جانا پڑے گا کوئی بہانہ نہیں چلے گا

شام کے پانچ بج رہے تھے،، اور وہ جلدی کریں کا شور مچانا شروع کر چکی تھی،،

انسا بیگم نے جب گھر کے حلیے میں کہا کہ، میں تو ٹھیک ہوں ایسے ہی جاؤں گی،، ماہی کا منہ کھل گیا

جی نہیں، آپ کو آج میں خود تیار کروں گی،، ماہی بھی بضد تھی

بیٹا ہم نے جانا ہے کھانا کھا کر واپس آجانا ہے،، چھوڑو میں ایسے ہی ٹھیک ہوں،، اُنہوں نے جان چھڑانے کی کوشش کی

نہیں آپ نے ہمارے لیے تیار ہونا ہے،،اور ہاں آئیڈیا۔۔۔ہم چاروں ایک ہی رنگ کے کپڑے پہنیں گے،،بلیک کلر یس بلیک کلر پہنیں گے ڈن ہے بس !اپنی عادت کے مطابق وہ خود سے سارے فیصلے سنا چکی تھی،،

زینا میری بھی بلیک والی شرٹ نکال دو اور خود بھی تیار ہو میں ماما کو تیار کر دوں،،سکینہ بی آپ بھی جلدی سے تیار ہو کر آئیں اور ایاز بھائی کے لئے میں نے کھانا گھر پے ہی منگوالیا ہے اُنہیں بتادیں کے ریسیو کرلیں،،آج کی پارٹی میری ڈگری کمپلیٹ ہونے کی خوشی میں میری طرف سے کیا یاد کریں گے،،وہ ایک سانس میں سب کو پلان بتا کر مما کو لے کر روم میں چلی گئی تھی،،

وہ ریستوران میں ریزرویشن پہلے ہی کروا چکی تھی اس لیے اُنہیں وقت پر نکلنا تھا،،

اتنے دنوں بعد ایسے کھلی فضاء میں لوگوں کو دیکھ کر انسا بیگم کافی بہتر محسوس کر رہی تھیں

،،

طلال کے دوست کی شادی تھی، تو دادی بھی اُس کے ساتھ اسلام آباد آ گی ُجہاں شام کا فنکشن تھا تو وہ بدھ کی صبح آ چُکی تھی، مگر ملی لوگ رات دیر سے پہنچے، رات کو بس رسمی ملاقات کے بعد سب آرام کرنے چلے گئے، اب سارے صبح ناشتے کے بعد ساتھ بیٹھے تھے، ملی اور ہادی دادی کو ٹرپ کی تصویریں اور واقعات بتا رہے تھے، مبین صاحب طلال سے کسی بزنس ڈیل کے بارے میں پوچھ رہے تھے، روبینہ بیگم ساتھ ساتھ وہاں سے لائی ہوئی چیزیں امّاں کو دیکھا رہی تھی۔ فاروق صاحب اور اُنکی بیوی ناظمین بیگم نے جمعہ کی شام آنا تھا۔

ملی کے فون کی رنگ ٹون بجی تو دیکھا ماہی کا میسج تھا،،

مما ماہی کا میسج آیا ہے اُسے بازار جانا ہے، زینا کی کسی دوست نے آنا ہے تو مجھے کہہ رہی ہے کہ ساتھ جاؤں کیا کہوں؟ ملی نے روبینہ بیگم سے مخاطب ہو کر کہا،،

ہاں چلی جاؤ اور آتے ہوئے درزی سے میرے کپڑوں کا بھی پتا کرنا، دس دن ہونے والے ہیں اور کپڑوں کا کوئی نام و نشان ہی نہیں ہے،،

ٹھیک ہے مما، میں ماہی کو بتا دوں کہ میں جاؤں گی، وہ فون لے کر کمرے میں چلی گئی

ہادی کرکٹ کا جتنا بڑا فین تھا، یہ سب کے لئے حیرانی کی بات تھی کہ اُس نے ایک ہفتہ ٹرپ کے دوران کرکٹ نہیں کھیلی، اس وقت وہ اپنی کٹ لے کر گراؤنڈ کے لئے نکل رہا تھا، مبین صاحب اور روبینہ بیگم اس وقت دادی اور طلال کے ساتھ لان میں بیٹھے تھے، دن کے وقت ماہی نہیں گئی تھی، آج سورج نکلا ہوا تھا اور بہت گرمی تھی شام کے وقت تھوڑا بہتر موسم ہو سکتا تھا اس لیئے وہ رُک گئی۔

ملی جب جانے کے لئے باہر آئی تو ناظمین بیگم کی فون آئی ہوئی تھی، خاندان کی اکلوتی بیٹی ہونے کی وجہ سے ملی سب کی ہی آنکھوں کا تارا رہی تھی مگر ناظمین بیگم اور اسکی بہت بنتی تھی،،

اسلام علیکم تائی جان کیسی ہیں آپ جلدی آئیں ناں بہت مزا کریں گے ہم مل کے،، فون مما سے لے کر موبائل کی سکرین پر نظر آنے والی ناظمین بیگم کو دیکھتے ہی وہ پچھلے کچھ دنوں سے بار بار دوہرائے جانے والا جملہ دوبارہ بولی

وعلیکم سلام میری جان، ہم بس ان شاءاللہ کل رات کا کھانا آپ کے ساتھ کھائیں گے،، اور آپ کے لیے اس بار ایک سرپرائز بھی ہے،، ابھی یہ بتائیں کہاں جانے کی تیاری ہے،،

میں بس ذرا ماہی کے ساتھ مارکیٹ تک جا رہی ہوں اُسے کچھ کام ہے تو اس لیئے،، اتنے میں باہر ماہی کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تو وہ اللہ حافظ کہتی نکل گئ

ماہی ڈرائیو کر رہی تھی اور ملی اُسے اپنے ٹرپ کے بارے میں بتا رہی تھی وہ کہاں گئ کیا کرتے رہے یہ ساری اپڈیٹس تو وہ اُسے ساتھ ساتھ ویڈیو کال اور پکچرز میں پہلے بھی ساتھ ساتھ بتاتی رہی تھی اب باقی جو رہ گیا تھا وہ بتاے جا رہی تھی، مگر ماہی کچھ خاص بول نہیں رہی تھی جیسے پریشان ہو،،

کیا ہوا ماہی کوئی پریشانی ہے،، ویسے تُم بولتی ہی جاتی ہو آج ایسے خاموش کیوں،، ملی نے کہا

"

یار ملی میں مما کو لے کر پریشان ہوں وہ آج کل بہت بجھی بجھی سی رہتی ہیں، کسی سوچ میں گُم رہتی ہیں بات کرو تو بول لیتی ہیں ورنہ خاموش بیٹھی رہتی ہیں بلوڈ پریشر اُنکا ہائی رہتا ہے سمجھ نہیں آ رہی کیا مسئلہ ہے،، رُک رک کر جواب دیا،،

اُن سے پوچھا تم نے کے ایسے کیوں، آج کل تو اُن کے کالج میں بھی سمر وکیشن چل رہی ہیں وہاں کا تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا،، ملی نے کہا

ہاں پوچھتی تو ہوں ٹال دیتی ہیں، نہیں بتاتی زینا بھی بہت پریشان ہے مما کو لے کر، اور سچ پوچھو تو مجھے بھی اب بہت فکر ہونے لگی ہے، اُنہوں نے بابا کی ڈیتھ کے بعد ڈھال بن کر ہمیں تحفظ دیا، آج تک کبھی ہماری کوئی بات رد نہیں کی اب اچانک اتنا بدلا رویہ نہ کھاتی ہیں صحیح سے نہ بات کرتی ہیں،، بولتے ہوئے ماہی کے آنکھوں میں آنسو تھے

تُم پریشان نہ ہو، میں مما کو کہوں گی وہ بات کریں آنٹی سے اور اگر کوئی بڑا مسئلہ ہوا بھی تب بھی ام شور مما بابا کوئی حل نکال لینگے اب تو دادی تایا تائی طلال بھائی سب ہیں، ہم مل کر حل نکال لینگے تُم بس زیادہ مت سوچو ان شاءاللہ کوئی بڑی بات نہیں ہو گی۔

آآآآہہ !اُسنے نے فون سے نظر ایک زوردار چیز سے ٹکر لگنے پر اٹھائی،،

اندھے ہو کیا نظر نہیں آتا دیکھ کر نہیں چل سکتے تھے میرا بازو ٹوٹ جاتا تو، فوراً ہی اپنی غلطی سامنے والے کے سر پر ڈال کر وہ اُسے سکتے میں پہنچا چکی تھی،،

مادام آپ آنکھیں استعمال کر لیتی ناں وہ تو آپکی بھی ہیں، پتا نہیں کہاں کہاں سے آجاتی ہے بابا کی پرنسز وہ جو پہلے ہی جلدی میں تھا اور اوپر سے صبح بابا کی باتوں کی وجہ سے پریشان تھا، اُسکا دل چاہا اس لڑکی کا سر پھوڑ دے،،

اوئے اپنی غلطی مجھ پر نہ ڈالو سمجھے، سامنے کا جواب سن کر وہ باقاعدہ بحث کے موڈ میں آ چکی تھی، مگر اپنے پیچھے آواز پر رُک گئی،،

کیا ہے ماہی ہم یہاں شاپنگ کرنے آئیں ہیں تم کسی کے ساتھ بھی شروع ہو جاتی ہو، ملیحہ جو شاپنگ میں مصروف تھی ماہی کا خیال آنے پر اُسے ڈھونڈتی ادھر آئی اور سامنے کا منظر دیکھ کر اُسکا سر پیٹنے کو دل کیا،،

تم کبھی نہیں سدھر سکتی، ایسے کوئی تماشا کرتا ہے بھلا تمہارا تو میں گھر جا کر بتاؤ گی،،

ماہی کو ساتھ لے جاتے ہوئے وہ اُسے تنبیہ کرنا نہیں بھولی کے باقی شاپنگ تو سکون سے گزر جائے۔

گھر پہنچتے ہی ملیحہ دادی کے ساتھ بیٹھ گئی، پھر خیال آنے پر اٹھی،،

دادی میں آپ کو اسپیشل چائے بنا کر پلاتی ہوں،، پتا ہے میں نے ہنزہ سے آپ کے لیے چائے لائی ہے، اُس سے بنا کر لاتی ہوں،،

اس وقت دونوں لاؤنج میں بیٹھی تھی، اور ساتھ چائے پی رہی تھی،،

ملی،ماہی تمھارے ساتھ ادھر کیوں نہیں آئی،، تُم نے اُسے بتایا نہیں میں ائی ہوئی ہوں،،

دادی نے پوچھا

بتایا تھا دادی، وہ کہہ رہی تھی مما کو لے کر آتی ہوں تھوڑی دیر میں،، ملی نے بسکٹ کھاتے

ہوئے جواب دیا

ماں اسکی تو کب سے آئی ہوئی ہے مجھے ملازمہ نے بتایا ہے تمہاری امّاں کے کمرے میں ہے،

پتا نہیں کوئی مسئلہ نہ ہو اُس بھلی مانس کو بڑا مشکل وقت دیکھا اُس نے اپنے شوہر کے

مرنے کے بعد،،

ہاں دادی ملی بتا رہی تھی آنٹی کچھ ٹھیک نہیں ہیں آج کل پریشان رہتی ہیں، طبیعت بھی

نہیں ٹھیک رہتی، بس خاموش خیالوں میں رہتی ہیں نہ جانے کیا ہوا اُنہیں،، ملی نے اُنہیں

ماہی کی بتائی ہوئی باتیں بتائی،،

اتنے میں لاؤنج کا دروازہ کھلا اور ماہی داخل ہوئی،،

اسلام علیکم دادی جان کیسی ہیں آپ آکر دادی کو ملی،،

میں ٹھیک ہوں تم کہاں ہو، کل سے ائی ہوں میں تُم لوگوں میں سے کوئی بھی سامنے نہیں

ہوا،، دادی نے شکوہ کیا،،

مجھے تو پتا بھی نہیں تھا آپ کا ورنہ آپ کو اپنے ساتھ لے جاتی،،اور ویسے بھی ملی بتا رہی تھی آپ دن کوائی پھر طلال بھائی کے دوست کے ولیمہ پر چلی گئی تھی تو آپ اپنی پرانی دوست کے پوتے کا ولیمہ چھوڑ کر ہم غریبوں کے پاس کہاں آتی،وہ اُنہیں ستانے کے لیے بولی

دور ہو جاؤ بد تمیز،،اُنھوں نے ہنستے ہوئے اُسے خود سے دُور کیا

اچھا بتائیں میری اماں کہاں ہیں،زینا بتا رہی تھی کے کافی دیر سے ائی ہوئی ہیں،،اُس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

مما کے کمرے میں ہیں شاید کوئی کام ہو اُن سے،ملی نے بتایا

اچھا میں دیکھتی ہوں،،ماہی اٹھتے ہوئے بولی

انسا بیگم آج روبینہ بیگم سے اپنا مسئلہ ڈسکس کرنے آئی تھی وہ اب کوئی قدم اٹھانا چاہتی تھی آج بھی اُنہیں بھائی صاحب کی فون موصول ہوئی تھی۔وہ جانتی تھی کے اپنے گھر اور بچوں کے سر پر چھت بچانے کے لئے اُنہیں خود اب ہمت کرنی تھی،اور اُس کے لیے اُنکا ساتھ دینے کے لیے مبین صاحب اور فاروق صاحب کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے،،

بھابھی بہت پریشان ہوں اب میں ساری بات تو آپ نے سن لی ہے۔ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں،، جو بھی ہے میں اب بھائی صاحب کی دھمکیوں سے ڈر کر اپنی بچیوں کو بے گھر نہیں کر سکتی،، یہ اُنکے باپ کی پراپرٹی ہے انکا حق ہے اُس پر،، وہ ٹھہر ٹھہر کر بتا رہی تھی،،

بلکل ٹھیک ہے بھابھی آج آئیں مبین میں اُن سے بات کرتی ہوں اُنکے دوست ہیں بھی ایک وکیل آپ کا مسئلہ وہ ضرور حل کریں گی، بزنس بھی جب انہوں نے آپ سے لیا تھا آپ چپ رہی غلط کیا تھا تب بھی اب لڑئیں اور ہم سب آپ کے ساتھ ہیں عورتوں کو اکیلا دیکھ کر یہ معاشرہ ایسے ہی سب کچھ چھینتا ہے، مگر عورت کو اتنا بااختیار ہونا چاہیے کے کسی کی مجال نہ ہو وہ آنکھیں بھی دکھا سکے اُسے، آپ فکر نہ کریں پیر کو ان شاءاللہ، عدالت میں آپکی طرف سے مقدمہ ضرور درج ہو گا، روبینہ بیگم بول رہی تھی اور انسا بیگم سر ہلا رہی تھی۔

دروازے میں کھڑی ماہی نے آنسو پونچے، ہونٹوں پے مسکراہٹ لائ، لاؤنج میں بیٹھی ملی اور دادی کو اللہ حافظ کہتی باہر نکل گئ۔ وہ جانتی تھی اب اُسے کیا کرنا ہے، ہمیشہ ہاتھ تھام کر کانٹوں سے بچانے والی ماں کے سامنے ایک چٹان بننا ہے۔ مگر اس وقت اُسے مما کے نہ بتانے پر غصا بھی تھا۔

مبین صاحب اور طلال، مبین صاحب کے ایک دوست کی طرف سے ابھی واپس آئے تھے اور لاؤنج میں دادی اور ملیٰ کے ساتھ ہی بیٹھ گئے،، اُنسا بیگم کے جانے کے بعد روبینہ بیگم کچن میں اپنی نگرانی میں رات کا کھانا بنوا رہی تھیں۔ اتنے میں اپنے کمرے سے ہادی آنکھیں ملتے ہوئے نمودار ہوا،،

طلال بھائی آپ دو دن سے آئے ہوئے ہیں اور اپنے دوست کی شادی میں ہمیں تو بھول ہی گئے ہیں، طلال کو دیکھتے ہی ہادی نے صدا لگائی،،

اگر آپ گھر میں رہتے تو آپ کو پتا چلتا کے میں دن سے گھر میں ہی تھا، ابھی تھوڑی دیر کے لیے انکل کے ساتھ گیا تھا بس،، طلال نے ہنستے ہوئے جواب دیا،،

اچھا آپ نے شادی پے نہیں جانا تھا کیا؟؟ ہادی نے حیرانی سے پوچھا،،

میرے بھائی تُم ابھی تک نیند میں ہو شاید، شادی کل تھی آج نہیں، ملیٰ اُسے چڑاتے ہوئے بولی،، سب ہنسنے لگے

اچھا اب آپ میری بات ٹالیں نہیں، ہم مل کر آیسکریم کھانے جائیں گے بس، ہادی نے کہا

جیسے آپ کا حکم، تھوڑی دیر میں چلتے ہیں اور ملی ماہی اور زینا کو بھی بلا لینا سب ساتھ جائیں گے میں ابھی ذرا ماما سے بات کرلوں،، طلال نے اٹھتے ہوئے کہا

انسا بیگم اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھی تھیں جب ماہی اندر داخل ہوئی،،

کیا ہوا ماہی ایسے کیوں کھڑی ہو اندر آؤ، انسا بیگم نے کہا تو ماہی آکر اُن کے پاس بیٹھ گئی

آپ نے اتنی بڑی بات مجھ سے کیوں چھپائی، بغیر کسی تمہید کے سوال کیا

کیا بات میری جان، کچھ ہوا ہے،، انجان بنتے ہوئے بولی

تایا ابو آپ کو بلیک میل کرتے رہے، آپ خاموشی سے سہتی رہیں مجھے تک نہیں بتایا،، اب کی بار آواز اونچی تھی،،

تمہیں کس نے بتایا، آہستہ سے بولیں۔

جب آپ آنٹی سے بات کر رہی تھیں میں نے سن لیا تھا، آپ اتنی بڑی بات کیسے چھپا سکتی ہیں مجھ سے، ہم اتنے کمزور تو نہیں ہیں کہ تایا ابا ہمیں ایسے دھمکا رہے ہیں پہلے ہم چھوٹی تھیں تب آپ خاموش ہو گئی تھیں مگر اب ہم کمزور نہیں ہیں، میں اور زینا بھی اب عمر

کے اُس حصے کو پہنچ چکے ہیں کہ اپنے حق کی حفاظت کر سکیں، آپ کو ہمیں کمزور نہیں سمجھنا چاہیے تھا، بات کے آخر جزبات میں آواز بھیگ گئ

ایسی بات نہیں ہے بیٹا میں نے نہ آپ لوگوں کو کمزور سمجھا نہ خود کو، مگر یہ بھی سچ ہے کے ہم اس میل ڈومینٹ معاشرے میں رہتے ہیں، ہم ایسے کسی طاقتور کو اپنا حق صرف اس لیے کھانے دیتے ہیں کیوں کے ہمارے پاس پیٹھ تھپتھپانے کے لیے کوئی پیچھے کھڑا نہیں ہوتا، ہمت تو ہم میں بھی بہت ہوتی ہے مگر مزید کچھ کھونے کی طاقت نہیں ہوتی، آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں

مگر اب ایسا نہیں ہو گا، اب ہم تین لوگ ہیں ایک دُوسرے کو پروٹیکٹ کرنے کے لئے اور ساتھ دینے کے لیے، اور اب ہمیں نہیں اُنہیں کھونا پڑے گا جو ہم سے چھیننا چاہتے ہیں، میری جان پہچان میں کوئی وکیل نہیں ہے تو میں صبح جا کر انکل سے خود ڈسکس کروں گی سب اور کسی اچھے وکیل کا پتا لونگی آپ نے اب پریشان نہیں ہونا، اور زینا کو بھی سب پتا ہے وہ بھی اب چھوٹی نہیں ہے کے اپنے حق سے محروم کی جائے اس جنگ میں ہم سب ساتھ لڑئیں گے اور فتح پائیں گے، آپ پر سکون ہو جائیں، وہ اُنہیں خود سے لگاتے ہوئے بولی

جب سے انسا بیگم گئ تھیں روبینہ بیگم کچھ الجھی ہوئی تھیں اور یہ بات دادی نوٹس کر رہی تھیں، بچے اس وقت آیسکریم کھانے گیئے ہوئے تھے، گھر میں روبینہ بیگم مبین صاحب اور دادی ہی موجود تھیں،، مبین صاحب خبریں دیکھ رہے تھے اور دادی خاموشی سے روبینہ بیگم کو سوچ میں گُم ہوئی، کھوجتی نظروں سے دیکھ رہی تھی

کیا ہوا روبینہ کوئی پریشانی ہے کیا، جب سے انسا گئ ہے تُم کچھ چپ سی ہو کوئی مسئلہ ہے۔،

دادی نے بات کا آغاز کیا

نہیں امّاں میں ٹھیک ہوں، انسا کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ آج ائی تھی میری طرف بہت پریشان تھی، اُنہوں نے بات شروع کی تو مبین صاحب نہیں متوجہ ہوئے

کیا ہوا اُس کو، دادی نے کہا

وہ آپ کو یاد ہیں فرقان بھائی کے جو بڑے بھائی تھے جنھوں نے اُنکی وفات کے بعد اُنکا بزنس لے لیا تھا، وہ اب انسا کو دھمکا رھے ھیں کے یہ گھر خالی کریں یہ اُنکا ہے، انسا بہت

پریشان تھیں اوراب کیس کرنا چاہتی ہیں، اور کسی وکیل کو جانتی بھی نہیں، مبین آپ کے دوست ہیں جو وکیل میں نے اُنکا بتایا ہے اُنہیں، اُنھیں نے مبین صاحب کو دیکھتے ہوے کہا بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں وہ، اور ہاں ارشاد ہے میرا دوست بہت اچھا وکیل میں کل ہی اُس سے بات کرتا ہوں کیس کی ابھی تو رات ہو رہی ہے بھابھی کو بھی میں کل جا کر ملوں گا اور ضرور کوئی حل نکل آئے گا، مبین صاحب پر یقین تھے

اللہ اُن بچیوں کی مدد کریں، اور تُم سب نے بلکل بھی پیچھے نہیں ہٹنا بہن کا سب سے بڑا سہارا بھائی ہوتے ہیں، چاہے شادی شدہ ہی بہن کیون نہ ہو، دادی نے کہا تو مبین صاحب نے سر ہلا یا،

ناشتے پر بچوں کو بھی انسا بیگم کے مسئلے کا علم ہو گیا تھا، طلال، اور مبین صاحب متوقع اِقدام کو سوچ رہے تھے اور اپنا آگے کا لائے عمل بھی طے کرنا تھا،،۔ ملی یہ سب سن کر پریشان تو ہوئی تھی مگر جانتی تھی اب مزید کوئی نہ انصافی نہیں ہو گی

ملی اس وقت ماہی کی طرف ائی ہوئی تھی ،انسان جتنا بھی ہمت والا کیوں نہ ہو ایک لفظ دلاسہ ،قدردانی، تعریف کے اُسے ہمیشہ کہیں دُور اندر خوشی اور حوصلا دیتے ہیں،، ملی بھی جانتی تھی ماہی ایک باہمت لڑکی ہے، مگر اُسے اُس کو مورلّی سپورٹ کرنا تھا۔

ماہی تم پریشان نہیں ہو بابا کے ایک دوست ہیں وکیل ارشاد انکل بابا اُن سے بات کریں گے اور کیس کریں گے ،ایسے تمھارے تایا آکر اب نہیں چھین سکتے، ملی اُسے دلاسہ دینے کے لیے بولی

ہاں بتایا تھا آنٹی نے مما کو، اور میں ابھی انکل کی طرف ہی آنے والی تھی وہ گھر پر ہی ہیں ناں ؟اُس نے پوچھا

ہاں گھر ہی ہیں آج اُنکی کوئی میٹنگ ڈیلے ہو گئی ہے تو لیٹ جائیں گے چلو آکر مل لو، ملی نے کہا تو ماہی اور ملی اٹھ گئی

گھر آکر مبین صاحب سے ایڈوکیٹ ارشاد کا کانٹیکٹ بھی لیا مگر مبین صاحب نے اُسے اکیلے جانے سے منع کیا شام کو دونوں نے ساتھ جانا تھا، رات تک فاروق صاحب نے بھی آجانا تھا تو وہ سب مل کر بھتر لائے عمر طے کر سکتے تھے۔

کہاں ہے تمہارا لاڈلا، رات کو بھی دیر سے آیا تھا ناں یونیورسٹی کیا ختم ہوئی اِس کی تو انجوائے منٹ ہی ختم نہیں ہو رہی کتنی دفع کہا ہے آؤ آفس میں اب بوڑھی ہڈیوں کے ساتھ کب تک سنبھالتا رہوں گا خوش نصیب ہے وہ جو اُسے چلتا پھرتا کاروبار مل رہا ہے، خود محنت کرنی پڑتی تو پتا چلتا، ندیم صاحب نے پچھلے ایک ماہ سے دہرایا جانے والا جملہ ایک بار پھر اپنی بیگم نصرت بیگم سے کہا، دونوں اس وقت ناشتے کی میز پر بیٹھے اپنے اکلوتے بیٹے کے گن گا رہے تھے، ندیم صاحب کہہ بھی دیتے تھے مگر نصرت بیگم بیٹے کی محبت میں کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی، اتنے میں زرار ڈائننگ روم میں داخل ہوا

کیا ہے ندیم صاحب کب سے کہہ رہا ہوں میرے کمرے کا اے سی ٹھیک کروا دیں صیح کولنگ نہیں کرتا مگر نہ بیٹے کی تعریفوں سے فرصت ملے گی تو یاد رہے گا نہ، کُرسی پر بیٹھتے کہا

برخوردار آپ اب چھوٹے نہیں رہے، باپ ہوں آپکا عزت سے نام لیا کریں اور یہ کام آپ خود بھی کر سکتے ہیں اپنا اے سی خود ٹھیک کروائی، اور تیار ہو کر آئیں میرے ساتھ آفس چلیں، کُرسی گھسیٹتے اٹھے جانتے تھے یہ انسان اب اُنکا صبر آزمائے گا

دیکھیں بابا جان آپکو پتا ہے میرا انٹرسٹ نہیں ہے ان کاروباری چیزوں میں تو کیوں اپنا نقصان کروانے پر تُلے ہیں، اس نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا ندیم صاحب ان سنی کرتے گزر گئے

طلال تُم اُسے بتا کیوں نہیں دیتے کے پسند کرتے ہو اُسے جب تک تمھارے پرنٹس آ کر بات کریں گے تم کم از کم اُسکے رائے ہی جان لو، کیا پتا وہ تُم میں انٹریسٹیڈ ہی نہ ہو، طلال کے دوست حیدر نے کہا دونوں اس وقت ایک ریستوران میں بیٹھے تھے

پاگل ہو گیا ہے میں کیا کہوں اُسے کے میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور مما بابا بھی تمہیں بہو بنانا چاہتے ہیں تمہاری کیا رائے ہے، اُس نے ہنستے ہوئے کہا

نہیں دیکھو آج کل کی جو نسل ہے مطلب ہم لوگ، ضروری نہیں ہے کے اس انتظار میں بیٹھے ہوں کے ہمارے لیے شہزادہ ائے گا، یہ ہمارے والدین جو چاہے گے کریں گے، ہاں بہت سے لوگ اس طرح شادیاں کرتے ہیں تب اُنکے ذہن میں والدین کے چنے ہوئے انسان کا پرفیکٹ امیج ہوتا ہے تو شادی کے بعد جب وہ اپنے ہمسفر کو ویسا نہیں پاتے تو لڑائی جھگڑے فسادات پیدا ہوتے ہیں، اور کیا جس وقت ہمیں کوئی لڑکی پسند آتی ہے وہ اسی

وقت پیدا ہوتی ہے نہیں؟اُس نے ہم سے پہلے بھی ایک عمر گزاری ہوتی ہے ہو سکتا ہے اُسے وہاں کوئی پسند آ چکا ہو اور ہم ایسے ہی اُنکے بیچ میں گھس کر سب خراب کر رہے ہوں ،دیکھو بات تمھارے پرنٹس اور تمہاری کزن کے پرنٹس کے درمیان واضع ہے اور اُنہیں کوئی اعتراض نہیں ہے، مگر اُس لڑکی کو پتا ہی نہیں ہے جس کی زندگی کا یہ فیصلہ ہے اسلام نے ہمیں ایک حد میں رہ کر بات کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے اُس شخص سے جس سے شادی طے پانی ہے تاکے وہ لوگ ایک دوسرے کو جان لیں کے کیا وہ ایک دوسرے کو ساری زندگی کے لئے برداشت کر بھی سکتے ہیں یہ نہیں، آخر میں اُس نے ہنستے ہوئے کہا اچھا اچھا دیکھتا ہوں کچھ تُم زیادہ فلاسفر بننے کی کوشش نہ کرو، حیدر اُسے چپ کراتے ہوئے بولا

فاروق میں سوچ رہی ہوں گھر جانے سے پہلے مال سے ہوتے جائیں میں نے کچھ چیزیں تو لاہور سے لے لی ہیں مگر کچھ اور بھی تحائف بھی لے لوں، آپ کیا کہتے ہیں، نا ظمین بیگم نے فاروق صاحب سے کہا دونوں اس وقت اسلام آباد کے راستے پر تھے،،

اچھاخیال ہے تمہیں جو بھی مناسب لگے کرلو یہ باتیں تم خواتین کو زیادہ معلوم ہوتی ہیں،

ویسے تو ہم جاتے ہی رہتے ہیں مگراب اس ارادے سے جارہے ہیں تو تحائف بہتر رہیں گے

،فاروق صاحب باہر دیکھتے ہوئے بولے،،

آج اُنکی ایک میٹنگ تھی ادھر سے فارغ ہوتے ہی اُنہوں نے نکلنا تھا،چونکہ اُنہیں موسم

خرابی کی وجہ سے کوئی فلائیٹ نہیں ملی تھی اس لیے اُنہیں بائے روڈ ہی جاناپڑرہا تھا،

ڈرائیوراُنکے ساتھ تھامبین صاحب اورڈرائیورآگے کی نشستوں پر بیٹھے تھےاورناظمین

بیگم پیچھے،،

ہلکی ہلکی بارش جاری تھی،شام ہونے والی تھی اس لیے قدرے اندھیرا چھا گیا تھا،دونوں

وجوداپنی سوچوں میں گم شیشے سے باہر دیکھ رہے تھے ،جب اچانک گاڑی کازوردار تصادم

کسی چیز سے ہواچیخوں کی آوازیں آئی اور پھراچانک خاموشی چھاگئی۔

اسلام آباد میں مون سون بارشیں شروع ہوچکی تھی جس سے گرمی کازور بھی کم ہوا تھا،

اس وقت بھی ہلکی ہلکی بارش جاری تھی شام کاوقت تھازراراپنے دوستوں کے ساتھ ایک

ریستوران میں بیٹھا تھا، موسم کے لحاظ سے موڈ ناخوشگوار تھا وجہ بابا اور اماں کا بار بار کا بزنس جوائن کرنے کا حکم تھا،،

کیا ہے زرار اب ہم روز تمہارا ایک ہی دکھ سن سن کر تھک چکے ہیں، چلے جاؤ آفس کیا مسئلہ ہے تمہیں دو مہینے ہونے والے ہیں یونیورسٹی سے فارغ ہونے کو بھی، میں بھی جاتا ہوں ناں بابا کے ساتھ تُم کیوں لاپرواہ ہو گئے ہو، زرار کے ایک دوست بلال نے جل کر کہا،،

زرار روز اُنہیں اپنے دکھ سنانے بولا لیتا تھا، اور اُسے اپنے والد کے سامنے سو بہانے کر کے نکلنا پڑھتا تھا کیوں کے یہ دماغ پھرا فونوں پر فون کرتا نہیں تھکتا، آج بھی بلال ایک میٹنگ میں تھا جہاں اسکی کال آئی اور بلال کو ابا سے ڈانٹ اور کلائنٹ کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑی،،

تو میرا دوست ہے یہ میرے ابا کا چمچہ، نکل تو ادھر سے اگر ایسی باتیں ہی کرنی ہے تو، زرار سیدھا ہو کر بیٹھتے بولا،،

کیا کہہ رہا ہے پاگل ہو گیا ہے ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے بلال میں بھی تیری ہونے والی بھابھی کو خواب میں دیکھ رہا تھا تیری فون کی وجہ سے جاگ گیا تھا، کچھ خوف کر لے میرے باپ اور

کچھ دن چلا جاناں آفس نہ پسند آیا تو کر لینا اپنی مرضی کی نوکری، ان کے دوست ریحان نے کہا،،

تینوں کالج کے وقت سے ساتھ تھے، یونیورسٹی آکر مُختلف شعبے پڑھنے کی وجہ انکے الگ انٹرسٹ تھے بلال نے بزنس پڑھا اور اپنے والد کا کاروبار دیکھ رہا تھا اب، ریحان نے کمپیوٹر سائنس پڑھی کیوں کہ وہ فریلانسنگ کر رہا تھا اور ساتھ پڑھائی، اور زرار نے انٹرنیشنل ریلیشنز اس لیے پڑھا کیوں کے اُسے سیول سروس جوائن کرنی تھی، یہی وجہ تھی کہ وہ بنا ہوا نوالہ یعنی اپنے والد کا بزنس نہیں جوائن کرنا چاہتا تھا،

روز انکی ملاقات کا آغاز اپنے دکھ سنانے سے شروع ہوتا تھا اور اختتام کسی بات پر بحث کے بعد منہ بنانے پر ہوتا تھا آج بھی ایسے ہی ہوا کوئی نئ بات نہیں تھی۔

اسلام علیکم مبین کیسے ہو، ارشاد صاحب کے آفس میں داخل ہوتے ہی اُنہوں نے گرم جوشی سے استقبال کیا، بیرسٹر ارشاد مبین صاحب کے پرانے دوستوں میں شمار ہوتے تھے

،،

وعلیکم سلام بیرسٹر ارشاد، اللہ کا کرم ہے تُم بتاؤ، مبین صاحب اُنہیں ملتے ہوئے بولے،،

یہ ہے میری بھانجی مہروش فرقان جس کے والد کے کیس کا میں نے تم سے ذکر کیا تھا،

مبین صاحب ماہی کا تعارف کرواتے ہوئے بولے،،

کیسی ہو بیٹا، بیٹھو آپ لوگ اور بتاؤ کیا پیو گے چائے یہ کافی، ارشاد صاحب دونوں کو مخاطب

کرتے ہوئے بولے،،

کچھ نہیں یار بس کیس پر بات کریں گے میں ذرا جلدی میں ہوں بھائی صاحب نے آنا ہے تو

گھر پہنچنا ہے ہم لوگوں نے، مبین صاحب بیٹھتے ہوئے بولے،،

اچھا تو مبین جتنی ڈیٹیل مجھے تم نے دی ہے کہ فرقان صاحب کے بھائی رضوان صاحب

نے اُنکی وفات کے بعد اُنکا کاروبار لے لیا سارا اور اب اُنکا گھر بھی لے کر بیچنا چاہ رہے ہیں،

اب جیسے کہ فرقان صاحب کا کوئی بیٹا نہیں ہے تو اُنکی جائیداد میں اُنکے بہن بھائی حصہ دار

ہیں مگر ایک مقرر حصہ ہے جو بیوی کا ہو گا یعنی آٹھواں حصہ، اور اولاد کا اُنکی پراپرٹی کا نصف

حصہ جائے گا، اب جب نہ فرقان صاحب حیات ہیں اور نہ ہی اُن کے والدین، تو ہم اُن پر

پہلا کیس کریں گے فرقان صاحب کے کاروبار کو چھیننے کا، اُس کے بعد انہیں یعنی فرقان

صاحب کی فیملی کو ڈرانے دھمکانے اور ہراساں کرنے پر بھی ہم اسی کیس میں دفعات

شامل کریں گے، آپ لوگ کیا کہتے ہیں،، اُنہوں نے مبین صاحب اور ماہی سے پوچھا

جیسے آپ کو بہتر لگتا ہے ان معاملات کا ہمیں خاص علم نہیں ہے، ہمیں بس اپنا جائز حق چاہیے بابا کے بزنس اور گھر میں،، ماہی نے کہا

فرقان صاحب کی کوئی اور پراپرٹی؟ ارشاد صاحب نے پوچھا

نہیں بابا کے نام گھر اور کاروبار ہی تھا، اس کے علاوہ پلاٹ ہیں جو اُنہوں نے مما کے نام پر ہی لیے تھے، ماہی اب تفصیل بتا رہی تھی،،

سارے معاملات کو تفصیل دیکھنے کے بعد اس وقت وہ دونوں اٹھنے لگے تھے جب مبین صاحب کو طلال کی فون ائی اور فاروق صاحب کے ایکسیڈینٹ کا بتایا، ماہی ٹیکسی لے کر گھر اور مبین صاحب ہسپتال کے لیے نکلے

دن کے کھانے پر صرف دادی ملی اور روبینہ بیگم تھی، ہادی اور طلال آفس گئے ہوئے تھے اور مبین صاحب ماہی کے ساتھ، روبینہ بیگم نے ملی کو بھیجا کہ جا کر دادی کو بولا لائے کھانے کے لئے آج اُنکی طبیعت کچھ ٹھیک نہ تھی، ملی کے ساتھ باہر ائی مگر آج اُنکی چال میں روانی نہیں تھی،،

کھانے کے بعد اُنہوں نے ملی سے کہہ کر فاروق صاحب کو فون کر کے اُنکی خیریت جان لی تھی اُس وقت وہ لوگ راستے میں تھے،،

اس وقت سب لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے آج ملی ہی بولتی جارہی تھی دادی کچھ اچھا محسوس نہیں کر رہی تھی، اُنکا دل آج عام دنوں کی نسبت کسی نئے انداز میں چل رہا تھا ، جیسے کچھ بُرا ہونے والا ہو اُنہوں نے ملی کو فاروق صاحب کو فون ملانے کو کہا تو اُنکا فون بند جارہا تھا، اس سے انکی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا،،

ملی بار بار تایا ابو اور امی کو فون ملا رہی تھی مگر جواب ندارد، اندر سے وہ بھی بہت پریشان تھی مگر دادی کو باتوں میں لگانے کی کوشش کر رہی تھی،،

روبینہ بیگم کا فون بجا تو سب کی نظریں اُسی پر تھی، ہادی کا نام دیکھ کو جلدی سے فون اٹھایا،، دوسری جانب کی بات سن کر اُنکے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی، خود کو کمپوز کر کے بولی، بھائی صاحب کی گاڑی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے، ہادی اور طلال اُدھر ہی گئے ہیں، خیر ہو گی ان شاءاللہ،،

دادی سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

مبین صاحب جب ہسپتال پہنچے تو طلال اور ہادی وہاں پہلے ہی موجود تھے، طلال کو جب ہسپتال سے فون آئی اس وقت ہادی اور وہ آفس سے فارغ ہو کر نکلنے لگے تھے، ہاسپٹل قریب ہی تھا اس لیے وہ پہلے پہنچ گئے،،

مبین صاحب انکی طرف چل دیئے، کیا ہوا طلال ایکسیڈینٹ کیسے ہوا، طلال کو خود سے لگاتے بولے،،

ٹرک غلط لائن پر آگیا تھا اور ٹرن لیتے ہوئے بابا کی گاڑی سے لگ گیا، مبین صاحب سے الگ ہوتے ہوئے بولا،،

ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں بات ہوئی تمہاری، مبین صاحب نے پوچھا۔۔

ہاں! ابھی تو ایمرجنسی میں ہیں پہلے اےئے تھے، ماما کو زیادہ چوٹ نہیں آئی ٹانگوں کی ہڈی کا مسئلہ ہے آپریشن کرنا پڑے گا، ڈرائیور اور بابا کو بہت زیادہ انجریز آئی ہے۔، اور دماغ متاثر ہوا ہے خطرے میں ہیں، آخری الفاظ آنکھیں چرا کر آہستہ آواز میں بولے،،

مبین صاحب کے کندھے ڈھیلے پڑ گئے، ہادی نے اُنہیں پکڑ کر پاس پڑی کُرسی پر بیٹھایا، مبین صاحب سر پکڑ کر بیٹھ گئے، طلال مسجد چلا گیا، اُس نے اپنے والدین کی زندگی اللہ سے

مانگنی تھی، اُسے یقین تھا اللہ اُسے خالی ہاتھ نہیں لوٹائیں گے۔

ماہی جب گھر آئی تو زینا اور انسا بیگم ملی لوگوں کے گھر گئی ہوئی تھی، ماہی نے فون کر کے مما کو بتا دیا تھا ایکسیڈینٹ کا اب وہ بھی چینج کر کے اُنکے گھر ہی چلی گئی، لاؤنچ میں بیٹھی دادی کو دیکھ کر اُسکا دل ڈوبا، وہ چند لمحوں میں ہی بہت کمزور نظر آنے لگی، ماہی اُن کے پاس گئی مگر انہیں دلاسہ دینے کے لیے اُس کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے، ہادی سے اُسے معلوم ہو گیا تھا کے فاروق صاحب کی حالت بہت خراب ہے،،

دادی آپ پریشان نہ ہوں تایا ابو اور امی بلکل ٹھیک ہو جائیں گے، مگر آپ کو ایسے دیکھ کر بہت خفا ہونگے حوصلا کریں آپ، اُنکے ساتھ لگ کے اُن سے باتیں کرنے لگی، اور دادی بس تھوڑا بہت بول لیتی،،

انسا بیگم کی آواز پر وہ بھی سورۃ یاسین پڑھنے اندر کمرے میں باقی سب کے پاس جانے لگی،،

رکو مجھے بھی ساتھ لے کر جاؤ میں بھی پڑھوں گی دادی نے کہا اور سب ساتھ بیٹھ کر بیماروں کے لیے دعا کرنے لگے،،

رات کافی ہو چکی تھی اور ہسپتال سے کوئی خبر نہیں آ رہی تھی، صدقات، دعا، قرآن خوانی سب زور و شور سے جاری تھا،،

یا اللہ بے شک ہم سب نے لوٹ کر تیری طرف ہی جانا ہے، کہنے بھی نہیں ہو رہا تو سہنا کتنا مشکل ہو گا یا اللہ میرے بچوں کو زِندگی دے دے میرے مولا ایک ماں اولاد کو پال پوس کر جوان کرتی ہے اسکی خوشیاں دیکھنا چاہتی ہے، اُسے اولاد کے چھن جانے کا سوچ کر بھی خوف آتا ہے تو اس آزمائش میں نہ ڈالنا مجھے میری زندگی بھی لگا دے میرے بچوں کو اے اللہ میرے بچوں کی مشکل آسان کر دے، آمین۔

دادی اس وقت اپنے کمرے میں عشا کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے رب سے اپنی اولاد کی زِندگی مانگ رہی تھیں مگر ہر دعا تو قبول نہیں ہوتی کبھی کبھی آزمائشیں آ جایا کرتی ہیں۔

طلال ہادی اور مبین صاحب آئی سی یو کے باہر انتظار میں بیٹھے تھے، ناظمین بیگم کا آپریشن رات کو کر دیا گیا تھا گاڑی کا آگے سے لگنے کی وجہ سے ناظمین بیگم جو پچھلی نشست پر بیٹھی تھی اُن کی ٹانگوں کو نقصان پہنچا جس کا بر وقت علاج آپریشن ہی تھا، اس وقت اُنہیں

روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا وہ ابھی تک بیہوش ہی تھی، جب کہ فاروق صاحب آئی سی یو میں ہی تھے، مبین صاحب کے ایک کزن اسی ہسپتال میں جاب کرتے تھے اس لئے انہیں دلاسہ تھا،،

آئی سی یو کا دروازہ کھلا تینوں نے بہت اُمید کے ساتھ ڈاکٹر لقمان کو دیکھا، اُنکے قریب آکر رکا اور مبین صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دھیمی آواز میں کہا،، ہم اُنکو نہیں بچا سکے مبین صاحب ساکت رہ گئے، ڈگمگاتے ہوئے پیچھے کُرسی کا سہارا لیا، اُنہیں اپنے سامنے سب گھومتا محسوس ہونے لگا اور اپنا آپ تنہا، باپ جیسے بھائی کا سایہ ہٹ جانا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، اور ایسا ہی کچھ حال طلال کا بھی تھا وہ چیخنا چلانا چاہتا تھا، رونا چاہتا تھا اپنے باپ کو اٹھانا چاہتا تھا، مگر صرف آنکھیں سے آنسو رواں تھے کیوں کہ اس معاشرے میں مرد روتے نہیں ہیں، اُنکے جیسے کوئی احساسات ہی نہ ہوں،،

ہسپتال کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد ڈیڈ بوڈی گھر لے کر جانی تھی، اُن میں سے کسی میں ہمت نہیں تھی کہ وہ کچھ بھی کو سکیں، مگر کسی کو تو ہمت کرنی تھی،،

---------------NHN & OWC-------------

ماہی اس وقت ایاز بھائی، سکینہ بی اور ملی کے گھر کے ملازمین کو انتظامات کے بارے میں سمجھا رہی تھی،،

ایاز بھائی آپ باہر مردوں کے لیے جگہ بنوالیں اور سکینہ بی آپ اندا ز لڑکیوں کے لئے، ٹینٹ، قالینیں پہنچ ائی ہیں مجھے کسی بھی چیز میں کوئی کمی نظر نہ ائے، واٹر کولر بھی رکھوا لیں، اور قرآن اور تسبیح بھی رکھوالیں،،

صبح کے وقت وفات پائی جانے کی وجہ سے شام سے پہلے ہی تدفین کروانی تھی کیوں کے فاروق صاحب کی حالت بہت خراب تھی، ابھی ڈیڈ بوڈی آنے والی تھی قریب کے لوگ بھی پہنچ رہے تھے، اس لیے ماہی خود کھڑی تمام انتظامات دیکھ رہی تھی، انسا بیگم اور زینا دادی اور روبینہ بیگم کے پاس تھی،،

دادی کو تو جیسے چپ ہی لگ گئی ہو، صرف آنسو رواں تھے، طلال کو دیکھتے ہی دادی نے اُسے اپنے سینے سے لگایا، اُسکا دکھ تو بہت بڑا تھا،

ہادی ہسپتال میں ناظمین بیگم کے پاس رکا تھا باقی سب تدفین کے لئے آئے ہوئے تھے،، پڑوسیوں نے اور رشتے داروں نے اس مشکل وقت میں اُنکا ہاتھ بٹایا، مگر غم تو کوئی کم نہیں کر سکتا تھا۔

---------------NHN & OWC-------------

تدفین کے بعد جب سب گھر آئے تو طلال ہسپتال جانا چاہتا تھا کیوں کے ناظمین بیگم کو ہوش آگیا تھا مگر اُس کی حالت کو دیکھ کر روبینہ بیگم نے ملی سے کہہ کر اُسے چائے میں نیند کی گولی ڈال کر دینے کو کہا کہ وہ کچھ دیر سکون کر لے،،

ملی جب کمرے میں داخل ہوئی اُس وقت وہ کھڑکی سے باہر ملازمین کو چیزیں سنبھالتے دیکھ رہا تھا، آنکھوں میں آنسو تھے، آج سارا دن میں اُس نے گنتی کے چند الفاظ ادا کی ہونگے، خاموشی سے آنسو بہاتا رہا،،

طلال، اُس کے پیچھے کھڑی اُسے دیکھتی رہی جب کوئی حرکت نہ ہوئی تو ہلا کر آواز دی،

ہمم، چونک کر مڑا

چائے لائی ہوں آپ کے لیے یہ پی کر کچھ دیر آرام کر لیں، چائے سامنے ٹیبل پر رکھتے بولی وہ بھی چل کر سامنے صوفہ پر بیٹھ گیا

ٹھیک ہے پی لونگا، انداز ایسا تھا جیسے کہنا چاہتا ہو خوشی ہوئی اب آپ جا سکتی ہیں،،

طلال آپ نے کل سے کچھ نہیں کھایا ہوا، تایا ابو ہم سب کو بھی بہت عزیز تھے بلکہ میں تو اُنکی گڑیا تھی ناں، دکھ ہمیں بھی بہت ہوا ہے، زندگی سے اعتبار اٹھ گیا ہے مگر آپ کو ایسے

خاموش دیکھ کر دل زیادہ پھٹ رہا ہے، ہم سب ہیں ناں آپ کے پاس آپ پلیز کچھ تو بولیں، اپنا دکھ شیئر کریں غم بانٹیں کچھ تو آپ کا دکھ کم ہو، ملیٰ بھی سامنے صوفہ پر بیٹھتے بولی،،

ہم تین ہی تو لوگ تھے، ایک دوسرے سے جڑے، ایک دوسرے کے دکھ کے اور خوشی کے ساتھی کبھی سوچا ہی نہیں تھا کے اُن کے بغیر بھی جینا پڑے گا، کتنا خوش تھے وہ جب ہماری بات ہوئی تھی سفر پر آنے سے پہلے، میری شادی کا خواب لے کر آرہے تھے کسے پتا تھا کہ اِدھر اُنکی ڈیڈ باڈی لائی جائے گی، اُس نے روتے ہوئے کہا،،

میں جانتی ہوں آپکا دکھ بہت بڑا ہے مگر ہمت تو کرنی پڑے گی ناں تائی امی کو بھی تو دیکھنا ہے ناں آپ کمزور پڑ گئے تو ان کا کیا ہوگا، اُسے دلاسہ دیتے ہوئے بولی اسی طرح کچھ دیر بیٹھی اسکی سنتی رہی تا کے اُسکا غم تھوڑا کم ہو اور وہ بہتر محسوس کرے۔

---------------NHN & OWC-------------

فاروق صاحب کی وفات کی وجہ سے ماہی اپنے کیس پر کام نہیں کر سکتی تھی اس لیے ارشاد صاحب کو کہہ کر نوٹس جاری کروانے سے روک دیا تھا، مگر اب اُنکی وفات کو دس دن ہو

چُکے تھے، ناظمین بیگم بھی گھر آ گئی تھی اور اب وہ بھی کچھ بہتر تھی، اب اُنہوں نے کورٹ کی جانب سے کروائی کرنے کا فیصلہ کیا تھا،،

رضوان صاحب کو جب کورٹ کی جانب سے نوٹس ملا تو آگ بگولہ ہو گئے اور اپنے بیٹوں سمیت خود اسلام آباد ائے، لاؤنج سے جب چیخ و پکار کی آواز گونجی تو ماہی جو لیپ ٹاپ پر کام کر رہی تھی فوراً باہر نکلی،،

آپ ہمارے گھر میں کیا کو رھے ھیں، رضوان صاحب کو انسا بیگم پر چلاتا پا کر آگ بگولہ ہوتی بولی،،

اوبی بی، لو اپنی بیٹیوں کو اور ابھی کے ابھی خالی کر و یہ گھر، ماہی کو مکمل اگنور کرتے انسا بیگم کو دیکھتے پھر سے بولنا شروع ہوئے،،

تُم ہوتے کون ہوان کے گھر میں داخل ہو کر انہیں یہاں سے نکالنے والے، پیچھے مبین صاحب کی آواز سن کر چونکے اور اُنکی جانب مڑے،،

تُم کون ہو، میرے بھائی کے گھر میں ایسے منہ اٹھا کر آنے والے، مبین صاحب کے پیچھے کھڑے طلال ہادی اُنکے گارڈ اور ایاز پر ایک نظر ڈالتے بولے،،

میں انسا فرقان اس گھر کے مالک کی بیوہ، کا بھائی ہوں اور تم میرے ہوتے ہوئے میری بہن کو دھمکا رہے ھو، انسا بیگم کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ کر ماہی کو اشارہ کیا اُنہیں اندر لے جانے کا اور اُن کی طرف چلتے ہوئے بولے،،

میں اس گھر کا اصل مالک ہوں، چلاتے ہوئے کہا،،

اچھاااا، اگر تم ہو مالک تو کورٹ میں چیلنج کرو ناں اِدھر عورتوں کو ڈرانے دھمکانے کیوں آ گئے، اُنکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولے،،

دیکھ لوں گا میں تُم سب کو یاد رکھنا، اُنہیں دھمکاتے دونوں بیٹوں کے ہمراہ جیسے آئے ویسے ہی چلے گئے،،

تُم نے دروازہ کیوں کھولا، اب کے مبین صاحب ایاز سے بولے،،

وہ صاحب میں نے تو پوچھا کون ہیں وہ مجھے دھکا دے کر اندر آ گئے تھے تبھی تو میں آپ کی طرف آ گیا تھا آپ کو بلانے شُکر ہے آپ لوگ گھر پر ہی تھے،، ایاز نے کہا

---------------NHN & OWC-------------

زرار اپنے کمرے میں بیٹھا کوئی مووی دیکھ رہا تھا جب نصرت بیگم ہاتھ میں دو کپ لے کر داخل ہوئی، زرار ایک کپ اُن کے ہاتھ سے لیتے ہوئے ٹی وی بند کی اور اِنکی جانب متوجہ ہوا جانتا تھا کوئی بات کرنے آئی ہو نگی،،

کوئی کام تھا تو ملازمہ کو کہہ کر مجھے بُلا لیتی خود کیوں آ گئ، زرار نے کہا،،

میں نے اپنے بیٹے کے لئے اپنے ہاتھوں سے چائے بنائی کے دونوں ساتھ بیٹھ کر پیئیں گے، اُس کے ساتھ بیٹھتے ہوے کہا،،

چائے اچھی ہے، زرار نے ایک سپ لیتے ہوئے کہا،،

تھینک یو بیٹا، مسکراتے ہوئے تعریف وصول کی،

اچھا بیٹا بتائیں آپ کے آگے اب کیا اِرادے ہیں، پڑھائی مکمل کرنے کے بعد بھی آپ کی وہی روٹین ہے گھر میں ہوں تو کتابوں میں گُم ہوتے ہیں یہ موویز، ورنہ باہر نکل جاتے ہیں ،اپنے بابا کے ساتھ آفس کیوں نہیں جوائن کر لیتے،، ٹھہر ٹھہر کر بات کا آغاز کیا، زرار غور سے اُنہیں دیکھ رہا تھا،،

مما جانتی ہیں ناں کے مجھے سی ایس ایس کرنا ہے، اپنے ملک کے لیے کچھ کرنا ہے بابا کا بزنس تو میرے آفس نہ جانے کے باوجود بھی اچھا چل رہا ہے مگر میرے ملک کو ہم جیسے نوجوانوں کی ضرورت ہے،، وہ اپنی بات پر ڈٹا ہوا تھا،،

بیٹا تمھارے بابا بہت تھک جاتے ہیں، اُنہیں پریشان نہ کیا کرو تھوڑا وقت چلے جایا کرو اُنکا ہاتھ بٹانے، ساتھ پیپرز کی تیاری بھی کرتے رہو مگر اپنے بابا کے ساتھ تھوڑا وقت بزنس کو بھی دے دو پلیز،، اب کے ملتجی ہوئی،،

اچھا ٹھیک ہے مگر یہ بات بھی طے ہے کے مجھے ہمیشہ بزنس نہیں سمبھالنا، وہ اب مان رہا تھا ''

ہاں ٹھیک ہے، اسکی پیشانی چوم کر کہا،،

----------------NHN & OWC-------------

ناظمین بیگم اب بہتر محسوس کر رہی تھی، درد میں کمی تھی مگر ابھی چلنا ممکن نہیں تھا اُس وقت سب اُنکے کمرے میں ہی موجود تھے، آج کل وہ سب زیادہ طلال اور ناظمین بیگم کے پاس ہی رہتے تھے کہ وہ خود کو اکیلا نہ محسوس کریں،،

میں سوچ رہا ہوں کے آفس کا چکر لگا کر آجاؤں بیس دن ہونے والے ہیں اور آفس میں کام کا حرج ہو رہا ہے ، مما ٹھیک ہو جائیں تو اُنھیں ساتھ لے کر جاؤں گا،، طلال نے کہا،،

مگر تُم اکیلے کیسے وہاں رہ سکتے ہو،، مبین صاحب نے کہا،،

کوئی مسئلہ نہیں ہے چاچو ملازمین ہیں اُدھر میری فکر نہ کریں میں مینیج کر لوں گا،، طلال نے اُنہیں آگاہ کیا،،

میں سوچ رہی ھوں کہ طلال کی شادی کر دی جائے، ناظمین اکیلے گھر نہیں دیکھ سکتی اور طلال کا یہاں رہنا اُنکے کاروبار کو نقصان پہنچا سکتا ہے اس لیے فاروق کے چہلم کے بعد ہی سادگی سے شادی کر دی جائے اور میں بھی ان کے ساتھ لاہور ہی جاؤں گی،، دادی جان نے کہا تو سب متوجہ ہوئے۔

میں سوچ رہی ھوں کہ طلال کی شادی کر دی جائے، ناظمین اکیلے گھر نہیں دیکھ سکتی اور طلال کا یہاں رہنا اُنکے کاروبار کو نقصان پہنچا سکتا ہے اس لیے فاروق کے چہلم کے بعد ہی

سادگی سے شادی کردی جائے پھر میں بھی ان کے ساتھ لاہور ہی جاؤں گی،،دادی جان نے کہاتو سب متوجہ ہوئے۔

آپ کی نظر میں کوئی رشتاہے کیا؟مبین صاحب نے کہاتو طلال نے ملیہ کو دیکھا جو بڑے جوش سے دادی کو سن رہی تھی،،

ہاں میری خواہش ہے کے طلال اور ملیہ کی شادی کردی جائے،ناظمین تمہارا کیا خیال ہے ؟اُنھوں نے اپنی بہو کو دیکھتے کہا،،اُنھوں نے تائید میں سر ہلایا یہ اُن دونوں کی خواھش تھی مگر دوسرا فریق یہ خواھش دل میں ہی لے کر دفن ہو گیا،،

ملیہ نے حیرانی سے پہلے دادی کو پھر سامنے صوفے پر بیٹھے طلال کو دیکھااور اُٹھ کر کمرے سے چلی گئی،،

ملیہ فاروق کو بھی بہت عزیز تھی وہ اسی سلسلے میں ہی تُم لوگوں کی طرف آرہا تھا،تُم لوگ آپس میں مشورہ کرلو،ملیہ سے پوچھو پھر کوئی فیصلہ کرو یہ تُم لوگوں کی بیٹی کا معاملہ ہے تُم لوگوں کا جو بھی فیصلہ ہو گا ہمیں قبول ہو گا،دادی نے اپنی بات جاری کرتے ہوئے کہا؛

جی امّاں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے طلال گھر کا بچہ ہے ہمارے سامنے ہی ہے مگر کوئی بھی فیصلہ میں ملیہ کی مرضی جانے بغیر نہیں لونگا،،اُنھوں نے سمجھتے ہوئے کہا،

مما کے جانے کے بعد اُس نے کافی سوچا اور وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا کے وہ وقت جب وہ بریک لیتا ہے پڑھائی سے دوستوں کے ساتھ یہ مووی دیکھ کر، اگر وہ اپنا شیڈیول ری ارینج کرے اور آفس چلا جایا کرے تو سب کے مسائل حل ہو جائیں گے، اس پلان کو اس نے آج سے ہی شروع کرنا تھا کیوں کے کل پر چھوڑے جانے والے اکثر کام ادھورے ہی رہتے تھے، اور ابھی اُس کے پاس وقت تھا بھی، ایگزیمز میں ابھی کافی وقت پڑا تھا،،

السلام و علیکم ماما السلام و علیکم بابا، ڈائننگ ہال میں داخل ہوتے ہی دونوں کو الگ الگ سلام کیا گیا یقیناً وہ اچھے موڈ میں تھا،،

اُسے سوٹ میں تیار دیکھ کر ندیم صاحب خوش تو ضرور ہوئے تھے کہ اُنکا بیٹا اُنکا بوڑھاپے کا سہارا بننے کے لئے تیار ہے مگر اندر ہی خود کو ڈپٹ کر خاموش کروالیا، ایسی خوش فہمیاں اُنہوں نے پالنی چھوڑ دی تھیں،، ہہنا کرتے دوبارہ ناشتے میں مصروف ہوگئے ۔

کہیں جانے کا ارادہ ہے جو جلدی اُٹھ گئے نصرت بیگم نے پوچھا،،

وہ سر جھٹکتا کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا

نہیں آفس جاؤں گا آج سے،اُس نے عام سے لہجے میں کہا ندیم صاحب کو لگا وہ کچھ اور کہہ رہا ہو گا،اپنی بیگم کے تاثرات دیکھ کر اندازہ ہوا اُنہوں نے ٹھیک سنا ہے،،

خیریت بیٹا آپ یہ احسان کیوں کر رہے ہیں میری جان پر،اُنہوں نے حیران ہوتے کہا

آپ چھوڑیں ناں ایسی باتیں بیٹا تُم بتاؤ کیا لو گے ناشتے میں جوس دوں یہ چائے نصرت بیگم اب اپنے بیٹے پر واری صدقے جا رہی تھیں۔

---------------- NHN & OWC --------------

اچھا رو تو نہیں میں ماما سے کہوں گی وہ آنٹی سے بات کریں،ماہی اُسے مسلسل چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھی،،

نہیں وہ نہیں مانے گے اور تایا ابو کی وفات کے بعد تو دادی بھی بہت ٹچی ہو گئی ہیں،ملی آنسو صاف کرتے ہوئے بولی،،

اچھا یہ جوس پی لو صبح سے تم نے کچھ نہیں کھایا ہو گا،ماہی مسلسل اُسے بہلانے کی کوشش کر رہی تھی،،

اسے اِدھر رکھ دو میں پی لوں گی اور مجھے تھوڑی دیر اکیلا چھوڑ دو، وہ جیسے اب ہار چکی تھی قسمت کے آگے واش روم جاتے ہوئے بولی اُس نے اب اپنا معاملہ اللہ سے ڈسکس کرنا تھا،،

ماہی بھی یہی چاہتی تھی کہ وہ خود کو سنبھالے جس سے وہ جڑنے جا رہی تھی وہ یقیناً اُسے بہت خوش رکھنے والا تھا، دروازے سے نکلتے ہی اُسکا تصادم کسی چیز سے ہوتے ہوئے بچا،، اوئے لنگور کدھر چلے،، فوراً دروازہ بند کرتے ماہی نے اُسے روکا وہ ملی کو جلد اس فیز سے نکالنا چاہتی تھی اور ہادی کو ملی کو اس حالت میں نہیں دیکھنا چاہیے وہ ملی اور طلال دونوں کو جانتی تھی دونوں ایک دوسرے کے لئے بہترین انتخاب تھے اس اچانک کے فیصلے کا خود پر مسلط ہو جانا ملی کے لئے تشویشناک تھا اُسے اگر فاصلے کا حق دیا جائے تو یقیناً وہ انکار نہیں کرے گی،،

--------------- NHN & OWC -------------

وہ نماز پڑھ کر اٹھی ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھٹکٹایا گیا، اجازت ملنے پر اُسکے والدین اندر داخل ہوئے،،

بیٹھو بیٹا ہمیں تُم سے بات کرنی ہے مبین صاحب نے اُسے اپنے ساتھ صوفہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،،

تمہاری دادی نے جو کہا وہ سب تمھارے سامنے ہوا، ہم یہاں تمہارا فیصلہ جاننے آئیں ہیں، اور جان لو کے ہم تمہاری مرضی کے خلاف کچھ نہیں کریں گے، نہ تُم پر زبردستی کی جائے گی، تمہارا جو بھی فیصلہ ہو گا ہمیں قبول ہو گا، روبینہ بیگم نے کہا تو اس نے سر اٹھا کر اپنے بابا کو دیکھا،،

مجھے اس رشتے سے اعتراض تو کوئی نہیں ہے مگر۔۔ وہ سانس لینے کو رکی وہ دونوں بلکل نارمل تاثرات سے اُسے دیکھ رہے تھے،،

آپ جانتے ہیں کہ مجھے اپنی بوتیک کھولنی ہے، میرے کچھ خواب ہیں اپنی زندگی کو لے کر طلال کو میں بچپن سے جانتی ہوں ہم ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں میرے خیال میں ہم ایک دوسرے کے لیے بہترین انتخاب ہی ہونگے اگر یہ سب کچھ سالوں بعد ہو تو!

مبین صاحب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا یقیناً وہ خوش ہوئے تھے،،

میں بلکل بھی اس طرح کا باپ نہیں ہوں جو صرف اپنے بیٹوں کے لئے خواب دیکھتے ھیں اُنکا مستقبل روشن دیکھنا چاہتے ہیں مجھے خوشی ہے کے تُم میں اپنے خواب بیان کرنے کی

ہمت اور اُنہیں پورا کرنے کے لئے عزم ہے، میں طلال سے بات کروں گا، اپنا کیریئر تُم شادی کے بعد بھی بنا سکتی ہو کیا یہ بہتر نہیں رہے گا کہ تم ادھر محنت کر کے اپنا لوہا منوا و پھر شادی ہو کر دوسرے شہر میں بلکل شروع سے تمہیں ساری چیزیں دوبارہ کرنی پڑیں کیا تُم میری بات سمجھ رہی ہو؟اُنہوں نے ملی کو سوچوں میں گم دیکھ کر کہا

جی بابا آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں اور آپ کا اس معاملے میں تجربہ بھی ہے، میں اب کیا کہوں آپ کو جو بہتر لگے وہ کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے،

تمھاری بات سننے کے بعد جو فیصلہ مجھے ٹھیک لگ رہا ہے وہ یہ ہے کے ہم ویسے بھی سوچ رہے تھے کہ ہمیں اب ٹیکسٹائل انڈسٹری کے لئے کام کرنا چاہئے اور میں خود بات کرلوں گا طلال سے تُم ہمارے ساتھ مل کر ہی ٹیکسٹائل کے کام سے شروع کر سکتی ہو اور آہستہ آہستہ اُسے ایکسپنڈ کرنے کے بعد تُم اپنے بوتیک بھی کھول سکتی ہو اور یہ سب شادی کے بعد بھی ہو سکتا ہے تمہیں کوئی نہیں ٹوکے گا، کیا ایسے ٹھیک ہے،

جی جی مجھے کوئی اعتراض نہیں، اس نے کہا تو وہ اُسکا ماتھا چوم کر باہر چلے گئے ملی کو خود سے دور کرنے کہ تصور بھی محال تھا مگر طلال اُس کے لیے بہترین انتخاب تھا، وہ اس کے لیے دل سے خوش تھے۔

---------------- NHN & OWC --------------

آج ماہی لوگوں کے کیس کی دوسری پیشی تھی، ماہی ارشاد صاحب کے ساتھ چلتی ہوئی باہر آرہی تھی کالے رنگ کے کرتا ٹراؤزر پر ہم رنگ حجاب سر پر نفاست سے سیٹ کیا ہوا تھا وہ عادتاً حجاب کی پن سے کھیل رہی تھی اور ساتھ ارشاد صاحب کی بات کو سن رہی تھی،،

جی سر آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں اُنکی طرف سے کوئی آج بھی پیش نہیں ہوا یقیناً اُن کے پاس کوئی جواز نہیں ہوگا کورٹ میں پیش کرنے کے لئے کی ایسے ہی ہمارا کیس لٹکا رہے گا اُس نے پریشانی سے کہا آج وہ اکیلی ہی ائی تھی کورٹ انسا بیگم اور زینا نے تو کالج جانا ہوتا ہے ہر وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی کے اس کیس کی وجہ سے اُنکی زندگی کے باقی معاملات ڈسٹرب ہوں،،

نہیں ایسا نہیں ہوگا اور جیسا کہ میں نے آج درخواست دی ہے کہ اگلے پیشی میں اگر اُنکی جانب سے کوئی نہیں پیش ہوتا تو کورٹ اُنہیں نوٹس جاری کرے اور تُم لوگوں کے والد کے حصے پر سٹے کا نوٹس دے اس لیے پریشان نہ ہو ہمارا کیس کافی مظبوط ہے فیصلہ ہمارے حق میں ہی ائے گا،، وہ چلتے ہوئے اپنی اپنی گاڑی تک آرہے تھے،

ارشاد صاحب پُر امید تھے اور وہ بھی،،

---------------- NHN & OWC --------------

مبین صاحب نے طلال امّاں اور ناظمین بیگم سے بات کر لی تھی کسی کو بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا کہ ملی اپنی محنت سے اپنے خواب پورے کرے، اچانک شادی کا فیصلہ تو دادی نے فاروق صاحب کی وفات کے بعد اُنکی زندگی پر چھائی سوگواریت کو کچھ کم کرنے کے لیے کیا تھا،

اگلے ہی دن طلال لاہور جا چکا تھا، چہلم کے بعد نکاح طہ پایا تھا اس لیے روبینہ بیگم نے کچھ شاپنگ شروع کر دی تھی جہیز یہ ایسی کوئی بھی رسم تو اُن کے ہاں نہیں تھی مگر وہ بھی بیٹی کی ماں تھی اسکی ضرورت کی چیزیں اور شادی کی تقریب کے لیے کپڑے وغیرہ سب کے لئے لینے تھے، ناظمین بیگم تو عدت میں تھی اس لیے سارے معاملات اُنہوں نے ہی دیکھنے تھے،،

اُس دن کے بعد ملی کی ملاقات طلال سے نہیں ہوئی تھی وہ آیا بھی نہیں تھا، شاید وہ ملی کو تھوڑا وقت دینا چاہتا تھا ملی خوش نہیں تھی تو اس رشتے سے خفا بھی نہیں تھی مگر اُسے اب بھی طلال کے منہ سے سننا تھا کے وہ اُسے اپنے خوابوں کو پورا کرنے سے نہیں روکے گا،،

وقت گزرتا گیا اور ایک ہفتے کے بعد چہلم تھا نکاح چونکہ سادگی سے چند ہی لوگوں میں کرنا تھا اس لیے اپنی طرف سے سب کی تیاری مکمل تھی، چہلم بدھ کو تھا اُس سے اگلے جمعہ کو نکاح اور اگلے دن یعنی ہفتے کو اُن سب نے لاہور جانا تھا،،

ناظمین بیگم کافی بہتر تھی مگر ابھی وہ اپنے پاؤں پر چل نہیں سکتی تھی انکی دیکھ بھال کے لئے نرس رکھی ہوئی تھی جو اُنکے ساتھ لاہور میں بھی رہے گی،،

طلال نے پیر کی شام آنا تھا وہ ایک ہفتے کی بھی چھٹی نہیں لینا چاہتا تھا کیوں کے کاروبار میں فاروق صاحب کی وفات کی وجہ سے پہلے ہی کافی مسائل آچکے تھے، مگر ناظمین بیگم کے بیحد اصرار پر اُسے آنا تھا۔

منگل کی شام طلال آگیا تھا، فرقان صاحب کا چہلم تھا، سب مہمانوں کے جانے کے بعد ملیٰ تازہ ہوا میں کچھ دیر سکون کرنے باہر آگئی، وہ اپنی سوچوں میں گم بیٹھی تھی جب طلال کافی کے دو مگ لیے آیا جب سے اُن کا رشتہ طہ ہوا تھا اس کے بعد آج وہ پہلی بار ایک ساتھ تھے، وجہ طلال کا لاہور چلا جانا تھا جو انہیں پہلے بات کرنے کا موقع نہ ملا،،

مجھے بتا دیتے میں بنا دیتی، اُس کے ہاتھ سے کپ لیتے کہا،،

میں اپنے لیے بنا رہا تھا تمہیں دیکھا تو تمہارے لیے بنا کر اِدھر لے آیا سوچا کچھ بات بھی ہو جائے گی،،اُس کے سامنے والی کُرسی پر بیٹھتے کہا،،

کافی اچھی بنا لیتے ہیں آپ،ایک سپ لے کر کہا،،

مہربانی،سر کو جنبش سے کر کہا،،

جب سے ہمارے رشتے کی بات ہوئی ہے ہماری اُس کے بعد بات ہی نہیں ہوئی،پہلے تو ایم سوری میں لاہور جا کر کام میں اتنا مصروف ہو گیا کے وقت ہی نہیں بچتا تھا کسی سے بھی بات کرنے کا،اور مجھے لگتا ہے ہمیں نکاح سے پہلے تفصیلاً بات کر لینی چاہیے آفٹر آل ساری زندگی کا معاملہ ہے،،

کوئی بات نہیں طلال میں سمجھ سکتی ہوں،تایا کے بعد سارا کام اکیلے آپ کو سنبھالنا پڑھتا ہے اینڈ اِٹس ناٹ ایزی،،

ہاں یہ تو ہے،اور شُکر ہے اب میری مدد کرنے کے لئے تُم آ جاؤ گی،چاچو نے بتایا مجھے اور میں اس بات پر بہت خوش ہوں،،

وہ جو سوچ کر ہی پریشان بیٹھی تھی کہ پتا نہیں طلال اُسے آفس جوائن کرنے کی اجازت دے گا بھی یہ نہیں اُس کی اس بات پر دل سے مسکرائی،،

جی بلکل پر میں تو ٹیکسٹائل کا ڈیپارٹمنٹ دیکھوں گی ناں، انڈسٹری تو آپ کو ہی دیکھنی پڑے گی،،

ہاں یہ تو ہے پر مورل سپورٹ تو ہو گی نہ میرے ساتھ پچھلا مہینہ مشکل ترین تھا میرے لیے، اور اگلا ان شاءاللہ خوبصورت ترین ہو گا، مگر بابا کی کمی تو ہمیشہ رہے گی ناں،،

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں مجھے بھی تایا کی بہت یاد آتی ہے، آپ کے لیے تو زیادہ بڑا ہے ناں یہ غم،،

ہمم، بہت زیادہ وہ میرے لیے باپ سے بڑھ کر تھے اُن کے ہوتے ہوئے مجھے کبھی کسی مشکل کا احساس ہی نہیں ہوا تھا،،

اللہ بس اُنکی آگے کی منازل آسان فرمائیں،،

آمین، اچھا میں تو باتوں میں بھول ہی گیا پوچھنا کیا تُم اس رشتے سے خوش ہو،،

شادی سے دو دن پہلے آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ میں خوش ہوں یہ نہیں؟ ہنہہہہہ،،

اور اس کے ساتھ لان میں دونوں کا قہقہہ گھونجا

مگر میری کچھ شرائط ہیں جن پر آپ کو نکاح نامہ کے علاوہ سائن کرنا ہو گا،،

اوکے اوکے قبول ہے، جیسے آپ کی مرضی،،

اور پھر وہ اُسے اپنی شرائط کے بارے میں بتانے لگے،،

--------------- NHN & OWC -------------

نکاح سادگی سے ہی تھا اس لیے ملی نے خود ہی تیار ہونا تھا، ماہی ملی اور زینا اس وقت ملی کے ڈریسنگ روم میں موجود اپنی اپنی تیاری میں مصروف تھیں،،

ملی پرائمر کہاں ہے ابھی تو ادھر پڑا تھا،، ماہی اِدھر اُدھر دیکھتے بولی،،

ملی اپنی فاؤنڈیشن بلینڈ کر رہی تھی، آئی میک اپ اُس نے پہلے کر دیا تھا اس طرح کا ہیوی میک اپ خود سے وہ پہلی بار کر رہی تھی اس لیے پہلے ائی میک اپ کیا تاکے فاؤنڈیشن نہ خراب ہو جائے، ہیزل لینس پہنے سکن کلر کا ائی شیڈو جس کو مرون کلر کے ساتھ بلینڈ کیا گیا تھا اور گولڈ شمر سے نکھری آنکھیں، بلاشبہ اسکی خوبصورتی نکھار گئی،،

آپی یہ راڈ بار بار حل کیوں جاتا ہے آدھے گھنٹے سے میرے بال سٹریٹ نہیں ہو سکے ابھی تو ملی آپی کے بالوں میں کریمپس بھی ڈالنے ہیں والیوم کے لیے،، زینا نے آواز لگائی،،

گولڈن کلر کے فروک زینا اور ماہی نے ٹوئن کیے تھے، اب تیار بھی ایک جیسا ہونا تھا ماہی اپنے بال پہلے ہی سٹریٹ کر چکی تھی جس وقت زینا نے میک اپ کیا تھا، سب کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے کیوں کے نکاح کا وقت ہونے والا تھا،،

---------------- NHN & OWC --------------

لان کو سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا، سفید اور گولڈ کی تھیم سے سجے سٹیج کے سامنے پھولوں کی چادر لگی تھی جس کی ایک جانب سفید رنگ کے غرارے میں ملبوس ملیہ بلاشبہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی، سر پر سرخ جالی دار دوپٹہ لیے بیٹھی تھی ،پھولوں کی چادر کے دوسری طرف طلال سفید کرتا شلوار کے ساتھ گولڈن ویسکورٹ پہنے کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا طلال کے ایک جانب دادی اور دوسری جانب انسا بیگم بیٹھی تھی، ناظمین بیگم عدت کی وجہ سے گھر کے اندر ہی تھیں، ماہی، مبین صاحب اور روبینہ بیگم ملیہ کے ساتھ بیٹھے تھے جب کہ زینا اور ہادی ہاتھوں میں کیمرہ لیے سب کی تصویریں لے رہے تھے۔

مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا تو سب اُنکی جانب متوجہ ہوئے، ملیحہ مبین آپ کا نکاح طلال فاروق کے ساتھ حق مہر پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟ مائیک میں گونجتی مولوی صاحب کی آواز پر جہاں بہت سے لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹیں ائی تھی وہاں ہی ملیہ کا دل معمول کی رفتار سے تیز دھڑکا، مبین صاحب نے اُسکا ہاتھ تھام کر اُسے حوصلا دیا اور مائک اُس کے سامنے کیا، قبول ہے۔

ایجاب وقبول کے بعد مبارک باد کا سلسلہ شروع ہوا، پھولوں کی چادر کو ہٹا کر دادی نے ملیہ

کا گھونگھٹ اٹھایا، اس نئے رشتے کے آغاز پر جہاں سب خوشی سے سرشار تھے وہیں

فاروق صاحب کی یاد میں آنکھیں نم تھیں، دونوں سٹیج پر جانے سے پہلے اندر ناظمین بیگم

کو ملنے گئے،،

کیوں کے رخصت ہو کر ملیہ نے اسی گھر میں رہنا تھا اسی لیے بغیر روئے سب مہمانوں کو

رُخصت کر کے اندر ناظمین بیگم کے کمرے میں موجود تھے،،

زینا اور ماہی بیڈ پر ناظمین بیگم اور ملیہ کے پاس بیٹھی اُنہیں آج کی تصویریں دیکھا رہی تھی،

روبینہ بیگم چائے لاتی ملازمہ سے کچھ کہہ رہی تھی انسا بیگم دادی کے ساتھ اور ہادی طلال،

اور مبین صاحب کو اپنے کیمرے کی تصویریں دیکھا کر تعریفیں وصول کر رہا تھا، سب کا

خلوص اور محبت ایک دوسرے کے لئے بلاشبہ ایک خوبصورت منظر بنا رہا تھا۔

--------------- NHN & OWC -------------

یونیورسٹی ختم ہوئے اب دو مہینے ہونے والے تھے، ماہی سمسٹر ختم ہوتے ہی فریلانسنگ

سائٹس پر کام شروع کر چکی تھی، اُس نے مقابلے کے امتحان بھی دینے تھے اور ساتھ

کورٹ میں کیس شروع ہو گیا تھا پھر تایا کی وفات کی وجہ سے وہ زیادہ کام نہیں کر سکی

ریحان جو اسکی دوست کا بھائی تھا، فریلنسنگ میں ایک نام بنا چکا تھا اس لیے ماہی نے اُس سے مدد لینے کا فیصلہ کیا تھا،،

ہاں زری ریحان بھائی کو تُم نے بتا دیا تھا نا میرا میں آفس جانے والی ہوں اُن کے یہ نہ ہو مجھے دیکھ کر کہیں آپ کون؟ گاڑی کی چابی تلاش کرتے بولی

نہیں کہیں گے میں نے اُنہیں تمہارا بتا دیا تھا، میں تمھارے ساتھ ہی چلی جاتی اگر میں فری ہوتی، تُم ایزی ہو کر جاؤ،، دوسری جانب سے آواز آئی

اچھا چلو میں نکلنے لگی اب، اللہ حافظ،

یہ ایک کوورکنگ سپیس تھی جہاں پر ریحان نے اس مہینے سے ایک آفس لیا تھا، عمارت اچھے نقشے پر بنی تھی جو اس کو وسیع بنا رہی تھی،،

ریسیپشن سے ریحان کے آفس کا پوچھ کر وہ اس وقت سیکنڈ فلور پر بنے اُس کے آفس کا دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی،،

مہروش فرقان، زری کی فرینڈ اجازت ملنے پر اپنا تعارف کرواتی اندر داخل ہوئی،،

جی جی آیئے مہروش بتایا تھا مجھے زری نے،، تو بتایئے میں آپکی کیا مدد کر سکتا ہوں،،

میں فایور اور گروڈاٹ کام پر کام کر تو رہی ہوں پر میرے کلکس اور انسائیٹس متاثر کن نہیں ہیں، آپ انہیں سائٹس کے لئے کام کرتے ہیں تو اگر میری گگ دیکھ کر مجھے گائیڈ کر دیں تو،، وہ اُسے اب تفصیلاً اپنی بات سمجھا رہی تھی،،

آپ ابھی کینوا کھولیں میں آپ کو لوگو ڈیزائین سمجھاتا ہوں، وہ ڈالیں باقی چیزیں بھی دیکھ لیتے ہیں،

اُس کے ساتھ مل کر ماہی نے اپنی ورکنگ پروفائل اپڈیٹ کرنے کے ساتھ ایک آفس بھی اپنے لیے لے لیا تھا وہ تھوڑا وقت سکون سے اپنے کام پر فوکس کرنا چاہتی تھی،،

--------------- NHN & OWC -------------

سب اس وقت ماہی کے انتظار میں بیٹھے تھے، ماہی ابھی آفس سے آئی تھی، اور تیار ہو رہی تھی۔ طلال اور ہادی اگلی نشستوں پر بیٹھے تھے جب کہ ملی اور زینا پچھلی،، ان سب کو آج طلال نے ٹریٹ دینی تھی اور انکا الوداعی ڈنر بھی تھا کل طلال لوگوں کی لاہور کے لیے روانگی تھی،،

السلام و علیکم، اور سوری میرا انتظار کرنا پڑا آپ لوگوں کو دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھتے ماہی نے کہا،،

کوئی بات نہیں تُم بتاؤ کیسی رہی تمہاری میٹینگ،، ملی نے کہا،،

اچھی تھی اینڈ گیس واٹ میں نے وہاں آفس بھی لے لیا ہے، اب کل سے صحیح ٹف روٹین شروع ہونے والی ہے،، سر پیچھے سیٹ کے ساتھ لگاتے کہا،،

تُم کوئی اکیڈمی نہیں جوائن کر رہی ایگزیمز کے لیے،، طلال نے کہا،،

نہیں بھائی ابھی تو ٹائم کافی رہتا ہے میں آنلائن سیمینار اٹینڈ کر لیتی ہوں، پر فزیکل کا کوئی ارادہ نہیں فلحال،، وہ اُسے اپنی تیاری کے بارے میں بتانے لگی،،

ریستوران آ چُکا تھا گھر کے بڑھوں نے ساتھ جانے سے منع کر دیا تھا کے بچے مل کر انجوائے کر لیں۔

---------------- NHN & OWC -------------

ماہی کی روٹین کام اور پڑھائی کی وجہ سے زینا کے ساتھ میچ نہیں ہو رہی تھی اس لیے اب سے زینا اور ہادی نے ایک ساتھ کالج جانا تھا، ویسے بھی کالج کے آخری دن چل رہے تھے فائنلز ہونے والے تھے پھر اس کالج روٹین سے سب کی جان چھوٹ جانی تھی، چونکہ ملی، لوگوں نے شام کی فلائیٹ سے جانا تھا اس لیے ان دونوں کو آج کی چھٹی نہیں کرنے دی گئی۔

آ رہی ہوں میں ذرا جو صبر ہو جائے لنگور تُم سے بار بار کے ہارن سے تنگ آتی زینا کی جھنجھلائی آواز آئی،،

چشمش ٹائم دیکھا ہے تُم نے ہمیں دیر ہو رہی ہے،،وہ بھی ہادی تھا اپنے نام کا ایک،،

میں آج ہی مما سے کہوں گی میرے لیے الگ گاڑی کا بندوبست کریں مجھے نہیں جانا تمھارے ساتھ،اُس کے ساتھ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتی زینا نے کہا،،

چپ کر کے میرے ساتھ ہی جانا ہے تُم نے فضول میں آنٹی کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں ہے،

انسا بیگم کو پریشان کرنا ہادی کو گوارہ نہیں تھا اس لیے ہی وہ زینا کو ساتھ لے جانے کے لئے راضی ہوا تھا ورنہ سب واقف تھے ان دونوں کی کبھی نہیں بنی تھی،

ڈائننگ ٹیبل پر اس وقت سب ہی موجود تھے،انسا بیگم اور ماہی صبح سے ادھر ہی تھیں ماہی ملی کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتی تھی،اور انسا بیگم روبینہ بیگم کا ہاتھ بٹانے آئی تھیں،

ہادی اور زینا بھی ابھی کالج سے واپس آئے تھے اب سب ساتھ ہی کھانا کھانے بیٹھے تھے،،

سربراہی کُرسی پر دادی بیٹھی تھیں اُنکی دائیں جانب مبین صاحب اور روبینہ بیگم اور ساتھ ملی اور ماہی بیٹھے تھے جب کہ بائیں جانب ناظمین بیگم اور انسا بیگم کے ساتھ طلال اور ہادی بیٹھے تھے، دادی کے سامنے والی کُرسی پر زینا براجمان تھیں،،

ماہی بیٹا ارشاد سے کوئی بات ہوئی کب تک فیصلہ آجائے گا کیس کا، مبین صاحب نے کہا،،

جی انکل بات تو ہوئی تھی کہہ رہے تھے اگر اس پیشی پر بھی اُنکا کوئی نہ آیا تو کورٹ ہمارے حق میں فیصلہ سنا دے گی ان شاءاللہ،،

گیدڑ سامنے آ کر مقابلہ نہیں کر سکتے، اور تم لوگوں کا حق تمہیں ضرور ملے گا، اب کے دادی نے کہا،،

ان شاءاللہ، ان شاءاللہ اوہ ہاں طلال ندیم صاحب میرے آفس ائے تھے آج کہہ رہے تھے کہ لاہور کی برانچ کے لیے اُن کے پاس کچھ آئیڈیاز ہیں میں نے تمھارے آفس کا بتا دیا ہے مل لینا اُن سے اور جو بھی ٹھیک لگے وہ کر دینا، اچھے تعلقات رہے ہیں ہمارے اُن سے،،

جی ٹھیک ہے چاچو میں رابطہ کر لونگا اُن سے،، جو بھی ہوا دیکھ لیں گے مل کر،

کون دیکھے گا اُنکی وہ برانچ بیٹا تو اُنکا پڑھ رہا ہے شائد،،

ہاں ابھی فارغ ہوا ہے ڈگری کمپلیٹ کرلی ہے، پر لاہور کی برانچ دیکھے گا خود ہی ندیم، بیٹا اِدھر ہو گا اسلام آباد،،

اچھا اچھا ٹھیک،

--------------- NHN & OWC --------------

ویسے تو لاہور اور اسلام آباد کے گھر دونوں خاندانوں کے لیے اپنے ہی تھے، آنا جانا لگا رہتا تھا مگر اس بار کی واپسی بہت سی چیزوں کی وجہ سے مُختلف تھی، فاروق صاحب کی وفات کے بعد ناظمین بیگم پہلی بار اُن کے بغیر اپنے گھر جا رہی تھیں، ملیٰ اپنے والدین کا گھر چھوڑ کر سسرال جا رہی تھی، سب ہی کی آنکھیں نم تھیں،،

ملیٰ دیکھو کوئی چیز رہ تو نہیں گئی، صحیح طرح دیکھا تھا ناں، امّاں کا ایک ہی سوٹ کیس تھا ناں ؟روبینہ بیگم سارا سامان اپنی نگرانی میں گاڑی میں رکھوا رہی تھیں،،

چلو بس نکلو فلائیٹ کا وقت ہونے والا ہے، ناظمین بھابھی کو لاؤ ہادی، یہ مبین صاحب تھے،،

اب ملیٰ سب کو مل رہی تھی یہ سب اتنا آسان نہیں تھا،،

او کے مما اللہ حافظ، ملیٰ ماں کے گلے لگی دونوں کی آنکھوں سے آنسو خود ہی نکل آئے،،

پیپرز ہونے والے ہیں ہادی اب گراؤنڈ میں نہ بیٹھے رہنا، پڑھائی کرنی ہے صحیح طرح او کے

؟ہادی کو ملتے کہا،،

میں تمہیں بہت یاد کروں گی میری طرف آتی رہنا،، ماہی جو اپنے آنسو چھپا رہی تھی اس کی

بات پر رُک نہ سکے

ہادی کو پڑھائی میں مدد کرنا میری پیاری بہن،، زینا کو پیار کرتے ہوئے کہا

میری مما کا پتا کرتی رہنا اور مجھے بھول نہ جانا،، انسا بیگم کو ملتے ہوئے بھی وہ رو دی مشکل تھا

اپنا گھر چھوڑ کر جانا،،

بابا، وہ شروع سے ہی مبین صاحب کے بہت قریب تھی دونوں کو ہی روتے دیکھ کر روبینہ

بیگم نے اُنہیں الگ کیا یہ دن تو آنا ہی تھا ناں بس اللہ اس کو آگے بھی ہر سکھ دے،،

--------------- NHN & OWC -------------

ایک مہینے سے کیس لٹکا ہوا تھا، ابھی تک ماہی کے تایا زاہد اقبال کی جانب سے کوئی پیش

نہیں ہوا تھا اس لیے آج کیس کا فیصلہ ہونا تھا، مبین صاحب، ماہی انسا بیگم اور زینا آبزرور

کی سیٹوں پر براجمان تھیں، فیصلہ اب سے کچھ دیر میں آنا تھا،،

ارشاد صاحب نے جج کے سامنے ساری بات دوبارہ دہرائی اور فیصلہ آج دینے کی استدعا کی

"

چونکہ کورٹ کے بار بار بلانے پر بھی زاہد صاحب کی جانب خاموشی تھی اس لیے جج نے اُن کے لیے توہین عدالت کا نوٹس جاری کردیا،،

تمام ثبوت اور گواہان کے بیان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عدالت اِس نتیجے پر پہنچی ہے کے زاہد اقبال کو مہروش فرقان، زینب فرقان اور انسا فرقان کو ہراساں کرنے اور اُنکی جائیداد جبر سے حاصل کرنے پر اور عدالت کی توہین پر دس لاکھ جرمانہ عائد کیا جاتا، اس کے ساتھ ہی فرقان اقبال کی جائیداد کا آدھا حصہ اُنکی دونوں بیٹیوں کے نام اور آٹھواں حصہ اُنکی بیوی کے نام فوری طور پر کرنے کا حکم دیا جاتا ہے،،

جج صاحب کے منہ سے نکلے لفظ جیسے یہاں بیٹھے وجود کو خواب لگے ہوں، یہ سب اتنا آسان ہوگا کبھی سوچا نہیں تھا، انسا بیگم اپنی اولاد کو اُنکا حق پانے پر پُر نم تھیں، یقیناً یہ سب اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں تھا،،

گھر آتے ہی مبارکباد کے فون آنے شروع ہو چکے تھے اس مشکل کے سفر پر جن لوگوں نے ساتھ نہیں چھوڑا اُن کی پہچان اور قدر معلوم ہو چکی تھی، ماہی ملک کو آج کی داستان

سنانے میں لگی تھی اور انسا بیگم کی طرف روبینہ بیگم آئی ہوئی تھیں اور دادی اور ناظمین بیگم سے بھی ساتھ ہی فون پر بات ہو رہی تھی،

ایک بوجھ اُترا ہو جیسے،

--------------- NHN & OWC -------------

ارشاد صاحب میں چاہتی ہوں کہ پراپرٹی ہینڈ اوور ہونے تک آپ اس کیس کے ساتھ ہی رھے تایا صاحب کے وکیل سے رابطہ کریں اور بزنس میں ہمارے جو شیئرز ہیں اُنہیں مناسب قیمت میں سیل کرنی کی بات کریں،، گلاس وال کے باہر چلتی ٹریفک کو دیکھتے ہوئے ماہی نے کہا،

مبین صاحب اور انسا بیگم سے اس سارے معاملے پر مذاکرات کرنے کے بعد اب وہ اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ کاروبار میں انکا جو حصہ ہے اُسے بیچ دیا جائے، چاہے تو زاہد صاحب خود ہی اسے خرید لیں، کیوں کہ نہ وہ لوگ لاہور جا کر اُن کے ساتھ بزنس کر سکتی تھیں نہ ہی اپنا حق اُنہیں دے سکتی تھی اس لیے یہی بہتر آپشن تھا اِس کو مزید آگے بڑھانے کے لیے اس وقت وہ آفس میں تھی تھوڑا وقت فارغ ملا تھا تو اس نے ارشاد صاحب کو فون کی،،۔

ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں اُن سے رابطہ کرنے کا،،ارشاد صاحب نے کہااور ضروری معلومات دینے کے بعد فون بند کر دیا،،

فون بند ہو جانے کے بعد اُس نے آنکھیں موند کر آفس چیئر کے ساتھ سر لگادیا،کسی کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہونا اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا کہنے میں لگتا ہے،ایک لڑکی جو اپنے ماں باپ کی آنکھوں کا تارا تھی ایک دن اُسکا باپ مر گیا اُس نے اپنی ماں کو دیکھا جس نے اسے اور اسکی چھوٹی بہن کو اچھی زندگی دینے کے لئے اپنے آپ کو کہیں پیچھے چھوڑ دیا،اس نے اُسی ماں کو چھپ چھپ کر روتے دیکھا تھا،وہ بچی کیسے بڑی ہو گئی اور اب اپنی ماں اور بہن کے آگے چٹان بن کر کھڑی ہے ڈر تو اسے بھی لگتا ہو گا مگر ہمت کی تھی تو یہاں تک پہنچ گئی۔

--------------- NHN & OWC -------------

آج کل ماہی کی روٹین کافی ٹف تھی،کیوں کہ اُسے کام باہر کے ممالک کے لوگوں سے لینا تھا اس لیے اُسے رات کو جاگنا ہوتا تھا اور اپنی پروفائل پر اکٹیو ہونا ہوتا تھا،،یوں اسکی نیند کی روٹین خاصی خراب ہو چکی تھی،

تھوڑا سونے کے بعد اُسے آفس جا کر اپنے سارے آرڈرز دیکھنے ہوتے تھے اور اُن پر کام کرنا ہوتا تھا، کوشش یہی کرتی تھی کہ آفس کا کام وہ آفس میں ہی کر لے گھر میں اُسے صرف آرڈرز لینے ہوں اور اپنی پڑھائی کرنی ہو، کیوں کہ سکرینگ ٹیسٹ قریب تھا اب اُس پر زیادہ بوجھ تھا،

کام بھی اُسکا کافی اچھا جا رہا تھا لیول ٹو سیلر بن چکی تھی، وجہ اسکی مستقل مزاجی اور محنت تھی، ایک مہینہ انتھک کوششوں کے بعد ہی اُس نے اپنا ایک نام بنایا تھا،،

بیٹا ایسے بیمار پڑ جاؤ گی، اپنی صحت دیکھو کتنی کمزور ہو رہی ہو، انسا بیگم اور ماہی اس وقت ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی تھیں اپنی بیٹی کو اس طرح کام کرتا دیکھ کر وہ اسکی صحت کے لیے پریشان تھیں،

نہیں مما ہٹی کٹی تو ہوں آپ ایسے ہی وہم کرتی رہتی ہیں، اور میں ویسے بھی اب اپنے ساتھ ہیلپ رکھنے کا سوچ رہی ہوں، کیوں کہ مجھے سکرینگ کی تیاری کرنی ہے سو اب کوئی اور میری جگہ کام دیکھے آپ بس دعا کرنا مجھے کوئی ٹھیک بندہ مل جائے تو میری کچھ ٹینشنیں تو کم ہوں ،، سلائس کا آخری ٹکڑا منہ میں ڈالتی اٹھ کر اپنے لیپ ٹاپ کی طرف چلی گئی ،،

پیچھے انسا بیگم اُس کی خیر خواہی کے لیے دعا کرنے لگی،،

--------------- NHN & OWC -------------

زینا اور ہادی کے ایگزیمز قریب تھے اُنہیں کوئی پروجیکٹ بنانا تھا جس میں دونوں ایک ہی گروپ میں تھے، کیوں کے زینا کا شمار کلاس کے برایٹ بچوں میں ہوتا تھا اس لیے وہ گروپ لیڈر تھی، اور ہادی کی امیجنیشن کافی اچھی تھی اس لئے ان دونوں کو پروجیکٹ بنانا تھا اور گروپ کے باقی دو لوگوں کو تھیوری تیار کرنی تھی،،

ہادی اس وقت زینا کی طرف آیا ہوا تھا دونوں ہی اپنے اپنے لیپ ٹاپ میں سر دیے بیٹھے تھے، لاؤنج کا منظر کچھ ایسا تھا کہ اندر داخل ہوں تو پہلے صوفے پر ماہی اپنے سامنے کتابیں اور لیپ ٹاپ لئے صوفے پر ٹانگیں اوپر کیے بیٹھی تھی، اس کے سامنے کے سنگل صوفے پر ہادی سامنے میز پر لیپ ٹاپ رکھے اُسے گھور رہا تھا،، دائیں جانب کی دیوار کے ساتھ لگے صوفے پر انسا بیگم ہاتھ میں کوئی کتاب لیے مگن بیٹھی تھیں اُسی صوفے سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھی زینا بھی اپنے لیپ ٹاپ پر مگن تھی،،

کچن میں آئیں تو سکینہ بی کھانا پکانے میں مگن تھی مگر منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی، یقیناً کسی سے بحث ہوئی ہو گی،،

--------------- NHN & OWC -------------

ان سب کو لاہور آئے مہینہ ہونے والا تھا ابھی تک ملی گھر کی سیٹنگ میں ہی لگی ہوئی تھی، شروع میں تو مہمانوں کا کافی رش تھا پھر جا کر اُسے کہیں وقت ملا تھا اپنے کمرے کو اور باقی گھر کے نظام کو سیٹ کرنے کا، مگر وہ آفس نہیں جا سکی تھی آج اُس نے طلال کے ساتھ آفس جانا تھا کیوں کہ ٹیکسٹائل انڈسٹری کے لئے وہ لوگ پہلے سے ہی پارٹنر شپ کر چکے تھے، ندیم صاحب جو کہ مبین صاحب کے کافی اچھے کاروباری دوست تھے، مگر اُنکا ڈیپارٹمنٹ الگ تھا، مبین صاحب فوڈ اسٹاک سے منسلک تھے جب کہ ندیم صاحب ٹیکسٹائل انڈسٹری سے، لاہور میں اُنہیں مارکیٹ میں خود کو لانچ کرنا تھا اور اپنا سیٹ اپ لگانے کے لئے بھی اُنہیں ایسے ساتھی کی ضرورت تھی جو پہلے سے ہی لاہور کی مارکیٹ کو جانتا ہو اس کے لیے اُن کے پاس مبین صاحب ایک بہترین انتخاب تھے،

ندیم صاحب اور طلال نے مل کر لاہور میں کام شروع کر دیا تھا مگر چونکہ ملی کو دیکھنا تھا یہ سب تو اب سے اُسے ہی جانا تھا آفس پہلے تو گھر کی سیٹنگ کی وجہ سے معاملہ ڈیلے پر تھا،،

یہ آپکا آفس، ندیم صاحب کا سیکٹری ملی کو آفس کی ساری بلڈنگ دیکھا رہا تھا جس کو باقی سیٹ کرنے کی اور اپنا کام مارکیٹ میں اور ڈیزائنرز تک پہنچانے کا کام بھی ملی کا تھا،

آفس ایک اچھی لوکیشن پر واقع تھا گلاس وال کی ایک جانب ملی اور دوسری جانب باقی کے پچاس پرسنٹ شیئر ہولڈر ندیم اینڈ کمپنی کا آفس تھا، باہر نکلیں تو باقی ورکرز کے لئے بھی کیبنز ڈیزائن کیے گئے تھے،،

آج کا سارا دن ملی کو اس سارے نظام کو سمجھنے میں ہی لگا، طلال کا آفس یہاں سے پانچ منٹ کے فاصلے پر ہی تھا اس لیے ابھی واپسی پر۔ بھی وہی اُسے لینے آیا تھا اور وہ اُسے آفس کے بارے میں بتانے لگی،،

--------------- NHN & OWC -------------

ہادی روکو گاڑی روکو، زینا اچانک چلانے لگی تو ہادی نے بریک لگائی،،

کیا ہوا زینا، کیا مسئلہ ہے۔، ہادی اصل میں ڈرا تھا، دونوں کا آج آخری پیپر تھا اور وہ گھر سے ایک گلی چھوڑ کر دوسری گلی میں تھے،

وہ دیکھو زخمی بلی کسی گاڑی سے ٹکر لگی اِسے شائد، گاڑی کے رکتے ہی وہ لپک کر پاس پڑی ایک بیمار بلی کی طرف گئی،

اوہ یہ تو زخمی ہے، ہادی نے کہا

ہاں چلو اسے ہاسپٹل لے کر چلیں، احتیاط سے اٹھاتی بولی،،

دونوں بلی کو لے کر ہسپتال چلے گئے اُسے پٹی کرواکر اور میڈیسن دلواکر واپس آرہے تھے

کہ انسا بیگم کی فون ائی،،

جی مما آرھے ھیں، آپ پریشان نہ ہوں، بس پہنچنے والی ہوں آکر بتاتی ہوں،، گود میں

اٹھائی بلی کو سہلاتی ملی بولی، دوائیوں کا اثر تھا یہ رستے میں اسے پلانے والا دودھ کے وہ اب

کافی پر سکون تھی،،

گھر لا کر بھی زینا نے اُسے احتیاط سے گرم کمبل میں لپیٹ کرر کھا تھا، اب سے وہ اسے

پالنے کا ارادہ رکھتی تھی

--------------- NHN & OWC -------------

باقر صاحب بات تو سنیں،، زرار کی آواز پر وہ چونک کے رکے،،

اس وقت وہ ایک پرائیویٹ میٹینگ کے لیے ایک ہوٹل میں موجود تھے زرار کو وہاں

اچانک دیکھ کر حیران ہوئے تھے،،

کہاں جا رہے ہیں، کہیں آپ روم نمبر فورٹی کی جانب تو نہیں جا رہے، نہیں میرا مطلب ہے کے اوپر آپ کے بزنس پارٹنر ہی موجود ہیں ناں جن کے ساتھ آپ کام اپنے بڑے بھائی سے چھپ کر کر رہے ہیں،،

ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں نہیں نہیں میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا بس یہ جو خام مال ہمیں دینا آپکی کمپنی نے چھوڑ دیا ہے یہ بحال کروانا پڑ جائے گا بس،،اُنکا خوفزدہ چہرہ دیکھتے مزے سے بولے جا رہا تھا،،

باقر صاحب اُس کمپنی کے ایم ڈی تھے جس سے وہ خام مال لیتے تھے، مگر پچھلے کچھ دنوں سے اُنہوں نے قیمت بڑھانے کا مطالبہ کیا تھا اور اب وہ ڈیلیوری نہیں پہنچا رہے تھے،

ریحان جو کمپیوٹر کا ماہر تھا اسکی مدد سے زرار کو باقر صاحب کے خفیہ کاروبار کا علم ہوا تھا،،

ڈیلیوری وقت پر ہو جانی چاہیئے ورنہ آپ میرے کوئی عزیز نہیں ہیں کہ میں آپکے راز رکھوں، چلتا ہوں آپ کے مہمان انتظار میں بیٹھے ہوں گے، مسکراتے ہوئے اُنکے کوٹ کا کالر درست کرتے ہوئے کہا،،اور پھر انکو ہکا بکا چھوڑ کر یہ جا وہ جا،،

--------------- NHN & OWC -------------

نصرت بیگم کچن میں موجود کھانے کی تیاری کروا رہی تھیں، آج چھٹی کا دن تھا اس لیے سب دیر سے جاگے تھے، ندیم صاحب زرار سے کافی مطمئن تھے جیسے اُس نے اُنکی ڈیلیوری بحال کروائی تھی اُس سے وہ کافی خوش تھے،،

اسلام علیکم، لاؤنج میں داخل ہوتے ہی زرار نے سلام کیا،،

وعلیکم سلام اٹھ گیا میرا بیٹا، بتاؤ کیا بناؤں تمھارے لیے، نصرت بیگم نے کچن میں سے ہی آواز لگائی،،

خیر تو ہے آپ آج کچن میں کیا کر رہی ہیں، اس نے حیرت سے کہا تو ندیم صاحب نے بھی امڈتی مسکراہٹ دبائی،،

میں اپنے لاڈلے بیٹے کے لئے اپنے ہاتھوں سے کھانا پکا رہی ہوں اس میں حیرانی کی کیا بات ہے پہلے بھی تو میں ہی بناتی تھی ناں کھانا اب تو چلو میرے گھٹنوں میں درد رہتا زیادہ دیر کھڑی نہیں رہ سکتی تب خانساماں رکھا تھا،، اُنھوں نے مسکراتے ہوئے کہا ،

ہاں بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں میری بیگم، ندیم صاحب نے ہنستے ہوئے اُنکا ساتھ دیا،،

اوکے اوکے ٹھیکّک، زرار کچن کی جانب جاتے ہوئے بولا، فریج سے جوس نکالا گلاس میں ڈالا اور ادھر ہی کُرسی کھینچ کے بیٹھ گیا،،

میں بنا دیتی ہوں ناں ناشتہ، کیا کھانا ہے، اُسے جوس پیتا دیکھ کر نصرت بیگم نے کہا،،

نھیں یہ ٹھیک ہے میں اب کھانا ہی کھاؤں گا آپ کے ہاتھ کا بنا ہوا،،

بابا آپکی طلال سے بات ہوئی کیا کہتا ہے، میرا بتایا کہ میں لاہور آرہا ہوں،، اب کے باہر نکلتے ہوئے کہا

ہاں ہوئی تھی بات، اور مبین بھی جارہا ہے لاہور مل لینا، کچھ نہ پسند ائے تو بھی بتادینا، اب وہ اُسے لاہور کی برانچ کے بارے میں مزید بتانے لگے،،

--------------- NHN & OWC -------------

کیس جیتنے اور پراپرٹی ملنے پر ماہی نے سب کو پارٹی دینی تھی، اور شادی کے بعد ملی کی طرف ابھی تک کوئی نہیں گیا تھا اس لیے سب نے آج لاہور کے لیے نکلنا تھا جہاں پر ہی ماہی سب کو ٹریٹ دینے والی تھی،

ملی کے آفس جوائن کرنے کے بعد اسکی روٹین بھی ٹف ہوچکی تھی، ماہی کو ایک اچھی فریلانسر کے بارے میں ریحان سے پتا چلا تھا تھوڑا وقت اُس کے ساتھ کام کرنے کے بعد

وہ اب کافی مطمئن تھی اسی لیے آفس اُس پر چھوڑ کر وہ لاہور سب کے ساتھ جا رہی تھی اور ویسے بھی پڑھائی اور کام نے اُسے کافی تھکا دیا تھا اُسے بریک چاہیے تھی،

ہادی اور زینا بھی پیپرز ختم ہونے کی خوشی منا رہے تھے، زینا کا بھی ستمبر کے آخری ایام میں میڈیکل کالج میں داخلہ کا ٹیسٹ تھا، ابھی اگست کا آخر چل رہا تھا اِس لیے وہ بھی تھوڑا وقت انجوئے کرنا چاہتی تھی، اور ملی بھی اس لیے خوش تھی کہ اتنے وقت کے بعد اُسے آفس سے تھوڑا وقت فری ملے گا اور وہ ان سب سے ملے گی، ناظمین بیگم کی عدت بھی ختم ہونے والی تھی اور طبیعت کافی بہتر تھی، اب وہ خود سے تھوڑا چل سکتی تھیں جو کہ بہت تھا،،

نکلو بھی فلائیٹ مس نا کروا دینا، یہ ہادی تھا جو پچھلے آدھے گھنٹے سے زینا کے سر پر بین بجا رہا تھا اور وہ جلدی جلدی میں سامان گھسیٹتی ہاتھ میں اپنی بلی جس کا نام پینٹ تھا، اپنے کمرے سے نمودار ہوئی،،

مما اس کو کہہ دیں اب ایک بار اور اس نے کہا تو میں نے ادھر ہی بیٹھ جانا ہے، دماغ کھا لیا ہے میرا،، زینا نے انسا بیگم سے شکایت کی،،

یہ لو بیٹا یہ سامان رکھ دو گاڑی میں ماہی نکلو ہم گاڑی میں بیٹھ رہے ہیں، انسا بیگم نے ہادی اور ماہی کو ایک ساتھ مخاطب کیا،،

آئی مما، اندر کمرے سے مصروف سی آواز آئی،،

کچھ دیر میں ہی دونوں گاڑیاں آگے پیچھے ایئر پورٹ کے رستے پر رواں تھیں، ٹینشن سے دور،

کیا معلوم ادھر کسی کو زندگی کا ساتھی مل جائے

کیا معلوم بچھڑی ہوئی کوئی دوست مل جائے

کیا معلوم یہ کسی نئے سفر کا آغاز ہو

کسے کیا معلوم

ملی اپنے آس پاس پڑی فائلز میں اُلجھی بیٹھی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی اور طلال آفس کے اندر داخل ہوا،،

ارے آیئے طلال، فائل بند کرتے اُس نے کھڑے ہو کر نے طلال کا استقبال کیا اُس کے پیچھے داخل ہوتے بندے کو دیکھ کر رکی،،

ملی یہ زرار ہیں، ندیم صاحب کے بیٹے،،

اوہ اسلام و علیکم زرار آئیں پلیز بیٹھیں،،اُنکو سامنے لگے صوفے کی طرف اشارہ کرتی خود بھی آگئی،،

آج اُس نے آفس سے جلدی چلے جانا تھا کیوں کے ماہی لوگ اسلام آباد سے نکل چُکے تھے اُسے کچھ ضروری فائلز دیکھنی تھی اس لیے تھوڑی دیر کے لیے آگئی تھی،،

ملیحہ تُم زرار کو اُسکا آفس دکھاؤ مجھے ذرا ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے،دونوں کا تعارف کرواتے وہ جلدی میں الوداعی کلمات کہتا نکل گیا،،

آیئے مسٹر زرار میں آپکو آپکا آفس دیکھا دوں،اور باقی ملازمین کے ساتھ بھی میں آپکی میٹینگ ارینج کروا دیتی ہوں،پر ام سوری مجھے بھی گھر جلدی جانا ہو گا۔

ساتھ ہی بنے پر تعیش دفتر کا دروازہ کھولتی بولی ،جہاں ایک سائڈ کے دونوں اطراف شیشے کے بنے تھے مصنوعی پودے نظر آتے شیشے آفس کو کشادہ بنا رہی تھی سامنے کے گلاس وال سے باہر چلتی ٹریفک نظر آتی تھی،

یہ آپکا آفس،اندر داخل ہوتے ملیحہ نے کہا

ویری نائس،ستائشی نظر ڈالتے کہا گیا

جی مسز ملیحہ کوئی مسئلہ نہیں ہے آئی تھینک آج مبین انکل نے آنا ہے رائٹ،،

جی بلکل ایسا ہی ہے، میں آپکو کل کی میٹنگ کی ڈیٹیلز بتا دیتی ہوں ہمارا پہلا پروجیکٹ ہوگا

یہ اگر ہم ان ڈیزائنرز میں اپنا نام بنا لیتے ہیں تو یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی،،

جی ٹھیک کہا،اور پریزنٹیشن کے لیے کیا سوچا،،

ماہی اُسے ساری ڈیٹیلز بتانے لگی،

---------------- NHN & OWC --------------

دو گاڑیاں آگے پیچھے فاروق منزل میں داخل ہوئی، ملازمین گاڑیوں سے سامان نکالنے فوراً باہر نکلے،،

السلام وعلیکم امّاں، میں نے آپکو بہت یاد کیا مبین صاحب گھر میں داخل ہوتے سب سے پہلے دادی کو ملتے بولے،،

میرا پیارا بیٹا میں نے بھی بہت یاد کیا،،اُنکا ماتھا چومتے کہا،،

پھر باری باری سب ملے ابھی بیٹھے ہی تھے کہ ملی گھر میں داخل ہوئی،

ہاتھ میں بیش قیمت بیگ پکڑے نفاست سے سیٹ کیا حجاب، سن گلاسز آنکھوں سے اوپر کیے وہ ایک ورکنگ لیڈی ہی لگ رہی تھی،،

السلام و علیکم ماما بابا آنٹی،

ماہی کیسی ہو، زینا، میرا پیارا ہادی سب کو ملتے وہ بتا رہی تھی کہ اُس نے سب کو کتنا مس کیا تھا،،۔

کام کیسا جا رہا ہے میری بیٹی کا، مبین صاحب پیار سے اُسے ساتھ لگاتے بولے،،

فرسٹ کلاس بابا کافی سپورٹنگ ایمپلا ئیز ہیں۔ ٹیم ورک سے سب بہترین چل رہا ہے الحمدللہ،، آپکو پتا ہے کل ہماری ایک بہت بڑی ڈیزائنر سے میٹنگ ہے بس سب اچھے سے ہو گیا اور ہمیں آرڈر مل گیا تو ہمارا نام اسٹر ونگ ہو جائے گا مارکیٹ میں،،

ان شاءاللہ بیٹا سب اچھا ہو گا، دل سے کہا گیا تھا،،

تُم بتاؤ ماہی تمہارا کام کیسا جا رہا ہے اور ٹیسٹ کی کیسی تیاری ہے اکتوبر میں ہے ناں ٹیسٹ،۔

بہت اچھا جا رہا ہے یار سب اللہ کا شکر اور ٹیسٹ کا نہ پوچھو یار بہت ٹینشن ہے،،

ان شاءاللہ سب اچھا ہو جائے گا،،

اسی طرح سب بیٹھے باتیں کرنے لگے طلال بھی آ گیا تھا،،

آپ سب فریش ہوں میں کھانا لگواتی ہوں، ناظمین بیگم نے کہا تو ملا اُنہیں کمرے دکھانے اٹھ گئی،،

---------------- NHN & OWC --------------

رات میں ملیہ نے ماہی کو میٹنگ کے بارے میں ساری ڈیٹیلز بتائی تھیں تو طہ پایا تھا کہ ماہی بھی اُن کی ساتھ آفس جائے گی ابھی تک بہت سے کلائنٹس کو وہ ڈیل کرچکی تھی اس لیے اُسے ساتھ لے جا کر ملیہ کو حوصلا رہتا،

بیٹا صبح سے ناشتہ کریں ایسے تو آپ میں انرجی نہیں رہے گی تو میٹنگ کیسے اچھے سے ہو پائے گی، اُسے اُٹھتا دیکھ کر نا ظمین بیگم نے پریشانی سے کہا

ملیہ اچھا اچھا کہتی سنڈوش اٹھا کر، سب کو ملتی ماہی کے ساتھ آفس کے لئے نکل گئی،،

آؤ میں تمہیں اسٹاف سے ملواؤں ابھی میٹنگ میں وقت ہے، ماہی ملیہ کے آفس میں بیٹھی بغور فائلز کا جائزہ لے رہی تھی جب ملیہ نے کہا تو دونوں اٹھ گئی،،

آفس سے باہر قدم رکھتے ہی زوردار تصادم ہوا، ساتھ ہی ماہی کی آواز گونجی،،

زرار اپنے سامنے دوبارہ اس لڑکی کو دیکھ کر کھول اٹھا، ابھی تو اسے پچھلی بار کی بھی بھولی نہیں تھی،،

آپ کیا ہے ہی اندھی یہ ٹکریں مارنے میں کوئی خاص دلچسپی ہے؟ اُسے گھورتے زرار نے کہا،،

آآاپ ؟

آپکو دیکھ کر آنا چاہئے تھا فون میں سر دے کر چلیں گے تو ایسے ہی ہو گا ناں،، مسئلہ مجھے نہیں یقیناً آپکو ہے،، جواباً وہ بھی غرآئی،،

غالباً مال میں آپ فون یوز کر رہی تھیں تب تو آپکے یہ خیالات نہیں تھے،،

دیکھیں اب آپ پرسنل ہو رہے ہیں،

میں پرسنل ہو رہا ہوں؟ مس آپ میرے ہی آفس میں کھڑی ہو کر مجھ سے ٹکراؤ کر کے مجھے ہی بلیم کریں گی تو میں کچھ بولوں بھی نہ،،

میرے آفس کہنے پر ماہی نے ملی کو دیکھا جو حیران پریشان سی کھڑی کبھی ایک کو دیکھ رہی تھی کبھی دوسرے کو، سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے،

آپ لوگ کیوں بچوں کی طرح لڑ رہے ہیں دیکھیں سب دیکھ رہے ھیں ماہی چپ کر جاؤ تم پلیز،اور مسٹر زرار سوری ہم باہر نکل رہے تھے آپ نظر نہیں اۓ تو ٹکراؤ ہو گیا آپ کو چوٹ تو نہیں آئی،،

نہیں نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں میں تو آپ کو میٹنگ کے لئے بلانے آیا تھا،ٹائم ہونے والا ہے ناں،،

ملی، غلطی ساری ان کی ہے تُم کیوں معذرت کر رہی ہو،

مااااہی، ملی کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے،،

آئیں چلیں میٹنگ روم چلتے ہیں پلیز، اُنہیں پھر سے شروع ہوتا دیکھتی وہ فوراً بولی

---------------- NHN & OWC --------------

میٹنگ اچھی ہو گئی تھی قوی امکان تھے کے پروجیکٹ انہیں ضرور ملے گا اس لیے ملی کافی مطمئن تھی، آج سب نے باہر جانے کا پلان بنایا تھا، طلال بھی آفس سے جلدی آگیا تھا ملی اور ماہی تو میٹنگ کے بعد ہی سارے کام ختم کر کے گھر آ گئی تھیں، اور ویسے بھی آج کل زرار کے ہونے سے ملی کو کافی ریلیف مل گیا تھا،،

گاڑیاں آگے پیچھے منزل پر رواں تھیں، مبین صاحب، روبینہ بیگم، انسا بیگم، اور دادی ایک گاڑی میں تھے، اور باقی بچے دوسری گاڑی میں، ناظمین بیگم کی عدت ختم ہونے میں ابھی دن تھے وہ آج بھی انکے ساتھ نہیں آئیں تھیں،، دونوں گاڑیاں ایک ریستوران کے آگے رکیں تھیں کھانا ملی اور ماہی کی کامیابیاں منانے کے لئے تھا اس لیے بکنگ پہلے ہی کر دی گئی،،

پھولوں اور غباروں سے سجا ریستوران کا ایک حصہ ایک دلکش منظر پیش کر رہا تھا غباروں

کے درمیان میں لگے وال پیپر پر بڑا بڑا WE MAKE IT لکھا تھا،،

کھانا اچھے ماحول میں کھایا گیا تھا، سب کے چہروں پر تھکان اترنے کے بعد والی مسکراہٹ

تھی کچھ سالوں پہلے کوئی ان دونوں کو دیکھ کر نہیں کہہ سکتا تھا کہ ایک اپنے بلبوتے پر

ڈیجیٹل میڈیا کی اس دوڑ میں نام بنائے گی اور ڈٹ کر مردوں کے مقابلے میں عدالتوں

میں لڑے گی اور دوسری جو جب یونیورسٹی جاتی تھی تبّ اس کو پلکوں پر بٹھا کر رکھا جاتا تھا

کہ تھک کر آئی ہے آج ایک انڈسٹری رہی تھی، یقیناً سب کو ان دونوں پر فخر تھا،،

--------------- NHN & OWC -------------

نہیں دادی میں آپکی ایک نہیں سنوں گی کلینزنگ ہی کروالیں صرف مگر آپ کو میری

بات ماننی پڑے گی،،

آج ملیٰ نے گھر پر ہی ایک ہوم سروس سلون کی اپائنٹمنٹ لی تھی، سب لاؤنج میں سکون

سے بیٹھی، آنے والی لڑکیوں کو بتا رہی تھی اُنہیں کون سی سروسز چاہیے جب ملیٰ نے دادی

کو نہ پا کر اُنہیں بلانے ائی، اُنکی نہ سنے بغیر پکڑی باہر لے ائی،،

ان چھ خواتین کے لئے چھ ہی لڑکیاں ائی تھی،۔

ایک ماہی کی تھریڈنگ کرنے لگی

ایک دادی کی کلینزنگ

ایک روبینہ بیگم کے بالوں کو ٹچ اپ دینے کے لیے کلر نکال رہی تھی

ایک ناظمین بیگم کے بالوں کی کٹنگ کر کے شیپ ٹھیک کر رہی تھی جن کا حل کچھ بیماری اور کچھ فاروق صاحب کی وفات کی وجہ سے کافی خراب ہو چکی تھی

ایک انسا بیگم کا فیشل کرنے لگی

ایک زینا کا مینیکیور

اور ایک ملیہ کا ہیئر پروٹین ٹریٹمنٹ کے لیے پروڈکٹ نکال رہی تھی

-

سب خواتین ساتھ میں ملازمہ کے لائے ہوئے سنکس انجوائے کیے جا رہے تھے آج کی شام ان سب نے اپنے نام کی ،،

---------------- NHN & OWC --------------

ماہی ملیہ کے ساتھ لان میں بیٹھی چپس کھا رہی تھی جب گھر میں ایک گاڑی داخل ہوئی،،

گاڑی سے نکلنے والے بندے کو دیکھ کر ماہی کا حلق تک کڑوا ہوا، ابھی وہ کل والی حسین ملاقات نہیں بھولی تھی،،

ماہی کی نظروں کے تعاقب میں کھڑے زرار پر ملی کی نظر پڑی تو فوراً کھڑی ہو کر اُسکا استقبال کیا وہ بھی چلتا ہوا انہی کی جانب آ رہا تھا، ماہی نے تو سلامتی بھیجنے کی بھی زحمت نہ کی تھی،،

اسلام علیکم مس مہروش کیسی ہیں آپ، اسکو خود مخاطب کر کے کچھ تمیز دلانے کی کوشش کی گئی تھی،،

میں بہت اچھی تھی، اب آپ آ گئے ہیں تو کچھ کہا نہیں جا سکتا،، دانت پیس کر کہا،،

آپ آیئے ناں مسٹر زرار بابا اندر ہیں میں آپکو اُن سے ملواتی ہوں، اس سے پہلے کے زرار کچھ کہتا ماہی کو آنکھیں دکھاتی زرار کو اندر لے جانے کی دعوت دی،،

جی ضرور میں انکل سے ہی ملنے آیا تھا پر شاید لاہور آتے رستے میں کسی کی نظر ہوئی ہو گی جو بار بار کالی بلیوں سے بالا پڑ رہا ہے،، چلتے ہوئے قدرے اونچی آواز میں کہا،،

ایسی شکلوں پر نظریں نہیں لگتی، پیچھے سے ہی ہنکار لگائی، زرار گھر میں داخل ہو رہا تھا کوئی جواب نہ دے سکا چلو اُدھار سہی،،

سب ساتھ بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے آج طلال آفس سے جلدی فارغ ہو گیا تھا، باہر گاڑی کی پھر دروازہ کھولنے آواز آئی اور اگلے لمحے ملی گھر میں داخل ہوتی نظر آئی،،

السلام و علیکم، پیارے لوگو، دروازے سے ہی آواز لگائی

وسلام، آگیا میرا بیٹا،، دادی نے پرجوش انداز میں کہا وہ بھی آکر اُنکو ملی اور پیار کیا

پتا ہے ہمیں وہ ڈیل مل گئی جس کے لیے ہم بہت ایکسائیٹڈ تھے،، بابا کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بتایا

ماشاءاللہ، مبارک ہو تمہیں بہت یہ پہلا قدم تھا اور مجھے یقین ہے تُم بہت آگے جاؤ گی،

مبین صاحب نے اُسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا

شکریہ بابا یہ آپ کے اور طلال کے دیے ہوئے حوصلے کی وجہ سے ہوا ہے، ورنہ اکیلے تو کچھ بھی نہ ہوتا اور زرار کی حاضر دماغی کا بھی اہم کردار ہے،،

ہو نہہ، زرار کو اپنی محنت کا کریڈٹ نہ دو ملی ہمیں پتا ہے تُم بہترین ہو، یہ ماہی تھی جس کا زرار کے نام پر منہ بن چکا تھا،،

زرار بھائی بہت سویٹ ہے ماہی تُم خوامخواہ ہی اُن کے پیچھے پڑ گئی ہو،،

میں پیچھے پڑی ہوں، وہ اندھا ہر بار اپنی غلطی مجھ پر ڈالتا ہے، ایک آنکھ نہیں بھاتا مجھے وہ انسان،

اس کی بات پر باقی سب نے حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھا مطلب یہ سب نہیں جانتے تھے، پھر ملی نے ان دونوں کی ہونے والی ہر ملاقات کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا تو سب کا ہنس ہنس کر بُرا حال تھا،

---------------- NHN & OWC -------------

زرار واپس چلا گیا تھا اب اُسے تھوڑا وقت آفس سے بریک لینی تھی، اسی لیے وہ لاہور اور اسلام آباد کے آفس کو پچھلے کچھ دنوں سے خود مانیٹر کر رہا تھا تاکہ اُس کی بریک کے دوران سب کام ٹھیک رہے اور ندیم صاحب کو پریشانی نہ اٹھانی پڑے،،

ندیم صاحب بھی جانتے تھے وہ اپنے شوق کو لے کر کتنا سیریس ہے اس لیے انہوں نے بھی بحث نہیں کی تھی اس وقت وہ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا گزرے پل یاد کر رہا تھا،،

یار قسم سے بڑا یاد آتا ہے آرام سے نیندیں پوری کرنے کے بعد کالج، یونیورسٹی جانا اب تو نہ صبح کا پتا نہ رات کا پتا، کھانے پینے کا ہوش نہیں ہے مشکل ہے بھائی بہت،، یہ ریحان کی دکھ بھری آواز تھی،،

یار ٹھیک کہہ رہے ہو دیکھنے میں کتنا اچھا لگتا ہے ناں کوئی اکلوتا بیٹا ہے اتنا اچھا بزنس ہے مزے ہونگے کوئی مجھ سے پوچھے کیا مزے ہیں دن رات کام، پڑھائی گن چکر بن چُکا ہوں پتا نہیں بابا اکیلے اتنا عرصہ کیسے کام کرتے رہے اتنا دماغ کھپانا پڑتا ہے کے سوچ ہے یہ آواز زرار کی تھی،،

تو یہ بات کرتا ہے زرار مُجھ سے پوچھ جس کے سر کے اوپر بابا کے ساتھ بھائی بھی ہیں ذرا دیر سے آفس چلے جاؤ دونوں سے ڈانٹ، کام غلط ہو جائے الگ باتیں سننا پڑتی ہیں میں نے تو سوچا تھا اپنے باپ کا آفس ہو گا مزے کروں گا ادھر تو کوئی قدر ہی نہیں ہے،، یہ بلال کہہ رہا تھا،،

پھر تینوں پاگلوں کی طرح ہنسنے لگے کہ اچھا یہی سب کے ساتھ ہو رہا ہے، انسان ذلیل ہو رہا ہو یہ کامیاب ساتھ کوئی دوست ہو تو کچھ بُرا نہیں لگتا یہ رشتا ہوتا ہی ایسا ہے،،

--------------- NHN & OWC -------------

آج اُنکا آخری دن تھا اس لیے وہ سب شاپنگ کرنے نکل گئی، ماہی ڈرائیو کر رہی تھی روبینہ بیگم اُس کے ساتھ آگے بیٹھی تھیں اور انسا بیگم، ملیٰ اور زینا پچھلی نشستوں پر بیٹھیں تھیں،،

آپی وہ دیکھو گول گپے والا، اُس کے پاس جا کر گاڑی روکو، زینا نے ہنکار لگائی تو سب نے روڈ کے کنارے موجود ٹھیلے کو دیکھا سب کی پسندیدہ چیز تھی کیسے نہ رکا جاتا،،

پانچ پلیٹس بنا کر دے دیں، گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے اُدھر سے ہی آرڈر کیا،،

باجی کچھ اور لانا ہے ساتھ، ماہی نے سوالیہ نظروں سے باقی سب کو دیکھا اور نہیں میں سر ہلایا،،

اُدھر سے وہ لوگ سیدھا شاپنگ مال گئے، ماہی ملیٰ اور زینا جیولری سٹال پر رُک گئے جب کہ انسا بیگم اور روبینہ بیگم کپڑوں کی خریداری کے لیے چلی گئی،،

آپی مجھے یہ ایئر رنگز اچھے لگ رہے ہیں، میری برتھ ڈے آنے والی ہے اُس کا گفٹ سمجھ کر لے دیں، حجاب کے اوپر سے ہی کان کے ساتھ لگا کر ایئر رنگز کو دیکھتی زینا نے کہا،،

پیاری بہن یہ کوئی پچیسویں چیز ہو گی جو برتھ ڈے گفٹ کے نام پر آپ مجھ سے لے چکی ہیں،، ہنستے ہوئے بولی

یہ پیک کر دیں بھائی، دکان دار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

بار بار گھر سے فون آنے کی وجہ سے وہ لوگ صرف پانچ چھ گھنٹوں میں ہی شاپنگ کر کے گھر آ چکی تھیں،،

--------------- NHN & OWC -------------

جی بابا میں نیکسٹ ویک آؤں گی اسلام آباد ایک میٹینگ ہے، ندیم انکل لاہور آئیں گے اور میں اور زرار اسلام آباد میٹینگ اٹینڈ کریں گے، ملی بابا کے ساتھ بیٹھی آج کے بنے پلان کا بتا رہی تھی شادی کے بعد مصروف زِندگی میں اُسے وقت ملا ہی نہیں تھا جانے کا اس لیے وہ کافی خوش تھی، یہ سب اسلام آباد کے لیے نکلنے والے تھے،

ٹھیک ہے مجھے بتانا جب بھی آنا ہوا میں تمھاری فلائیٹ بُک کروا دونگا،،

یہ طلال کہاں رہ گیا ہے جاؤ ملی بُلا کر لاؤ اُسے سب اِنتظار میں بیٹھے ہیں اُسکے، دادی نے کہا تو ملی اٹھنے لگی کے سیڑھیوں سے طلال اترتا ہوا نظر آئے،،

معذرت دادی جان ایک ضروری فون کال سننی تھی، دادی کے ساتھ لگتے کہا،،

ہادی تُم ادھر ہی رُک جاؤ نہ ملی جائے گی ناں نیکسٹ ویک اس کے ساتھ چلے جانا، ملی کے ساتھ بیٹھتے ہوئے طلال نے کہا،،

ہاں ضرور رکتا پر گھر میں بابا لوگ اکیلے ہو جائیں گے، آپکو پتا ہے ناں میں نہ ہوں تو گھر کتنا سونا لگتا ہے،، اتراتے ہوئے جواب آیا،،۔

خوش فہمیاں کان ٹھنڈے ہوتے ہیں ہمارے جب تُم نہیں ہوتے تو، زینا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا،،۔

زینا بری بات بھائیوں کو ایسے نہیں کہتے، انسا بیگم نے آنکھیں دیکھاتے کہا اور سوچنے لگی دھیمے مزاج کی وہ اور پتا نہیں میری اولاد کس پر چلی گئی۔۔

---------------- NHN & OWC -------------

ہاں سارا، تو کیسا جا رہا ہے کام، کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا، صبح سب سے پہلا کام اُس نے آفس کا چکر لگایا،

کام تو بہت اچھا جا رہا ہے پر سچ بتاؤں تھکا دینے والا کام ہے، دیکھنے میں لگتا ہے گھر میں بیٹھ کر مزے سے کریں گے پر اصل میں ایسا نہیں، ہنستے ہوئے کہا،،

ہاں یہ تو ہے ہر کام میں محنت لگتی ہے، چھوٹا ہو یہ بڑا جو اہم بات ہے وہ یہ کے ہمیں ہار نہیں ماننی اپنا سو فیصد دینا ہے، ایک دن آئے گا جب ہمیں اس سب کا پھل بہترین صورت میں

ملے گا مگر اپنی ضروریات، اور اپنے گھر والوں کو سپورٹ کرنے کے لیے ہمیں ہمت تو کرنی ہے ناں،، سارا سمجھنے کے انداز میں سر ہلا رہی تھی،،

لاؤ مجھے دکھاؤ کیا حساب ہے ریٹنگز کا اور رسپانس کیسا ہے،، ماہی لیپ ٹاپ کھولتے ہوئے کہا،،

زبردست، بہترین، ماشاءاللہ، ریکارڈ میں موجود چیزیں دیکھتی وہ تبصرے دیتی جا رہی تھی،،

انعام بنتا ہے سارا اس پر تو، پرس سے کچھ نوٹ نکال کر اُسے دیتے کہا،،

بہن کی شادی کب ہے تمہاری، تیاریاں ہو گئی کسی بھی قسم کی مدد چاہیے ہوئی تو مجھے ضرور بتانا

--------------- NHN & OWC -------------

طلال پچھلے آدھے گھنٹے سے کبھی اپنے سامنے پڑی فائل کو دیکھ رہا تھا کبھی اُس میسج کو دیکھتا جس میں اُس کے آفس کے اکاؤنٹ سے ایک بڑی رقم بھیجی گئی تھی،، مگر اُس نے ایسے کسی چیک پر سائن نہیں کیا تھا،،

حسان آپ پچھلے مہینے کی ساری بینک ڈیٹیلز ابھی نکلوا کر میرے آفس میں لائیں ،اکاؤنٹ مینیجر کو فون کی گئی

مے آئی کم ان سر،، تھوڑی دیر کے بعد ایک درمیانی عمر کا آدمی اجازت طلب کر رہا تھا،

آئیں حسان، نکلوالی آپ نے ساری ڈیٹیلز،اُس کے ہاتھ سے فائل لیتے کہا،،

جی سر،اور یہاں پر کچھ ایسی ٹرانزیکشن ہیں جو آفس کے ریکارڈ میں نہیں ہیں، میں نے اُن میں سے کوئی بھی ٹرانسفر نہیں کی،،سامنے ایک کُرسی پر بیٹھتے کہا،،

ہاں، حسان مجھے بھی یہ بات پریشان کر رہی ہے،اور ٹرانسفر کسی چھوٹی رقم کی نہیں ہوئی لاکھوں اور کروڑوں کی رقم کا معاملہ ہے ہمیں جلد از جلد اس کو پکڑنا ہو گا جو یہ سب ہماری ناک کے نیچے کر رہا ہے،

آپ مجھے بتائیں آپکے علاوہ اور کون دیکھتا ہے یہ سارے معاملات،،

سر باقی اسٹاف بھی ہوتا ہے میرے ساتھ پر ان میں سے کسی کو بھی میرے لیپ ٹاپ پر ایکسس نہیں ہے،،

حارث صاحب،آپ کے مینیجر وہ آتے ہیں ڈیٹیلز دیکھتے ہیں کبھی میں ہوتا ہوں آفس میں کبھی نہیں ہوتا،پر میرے آپ کے اور اُن کے علاوہ کسی کو بھی ایکسیس نہیں ہے،،۔

اوکے حسان آپ آج ہی اپنے آفس میں کیمرے انسٹال کریں گے مگر یہ کام چھٹی کے فوراً بعد کسی کے بھی علم میں لائے بغیر کرنا ہے،،اور ایک کمرہ آفس کی بلڈنگ پر ایسی جگہ لگانا ہے کے ہر اینگل کور کرے،،

اوکے سر جیسے آپ کہیں،،

السلام و علیکم چاچو کیسے ہیں آپ،

اس وقت طلال گھر کے لان میں بیٹھا اُسی رقم کے متعلق مختلف پہلو سے سوچ رہا تھا، جب اُسے مبین صاحب کا خیال آیا اُس نے فوراً ہی اُنہیں تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا ہاں مسئلہ بڑا تھا مگر وہ مبین صاحب پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا مگر اب چونکہ کوئی بھی سرا اس کے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا اس لیے وہ مبین صاحب کے تجربے کی مدد لینا چاہتا تھا تبھی اُنہیں فون کیا،،

میں ٹھیک ٹھاک تُم بتاؤ کیسا جا رہا ہے کام،،اپنی سٹڈی میں بیٹھے مبین صاحب نے جواب دیا

اللہ کا شکر ہے، آپ بتائیں فارغ ہیں مجھے تھوڑا کام تھا آپ سے،،

ہاں جی، میں بس کتاب پڑھ رہا تھا آپ بتاؤ خریت ہے،،

ہاں۔۔ نہیں وہ دراصل ایک مسئلہ ہے، سمجھ نہیں آ رہی کیسے حل کروں،،

کیا بات ہے بیٹا، گھر میں سب ٹھیک ہے آفس میں کوئی پریشانی ہے،،

نہیں نہیں گھر میں سب ٹھیک ہیں،،

تو پھر آفس،،

جی آفس میں کام ٹھیک جارہا ہے مگر کچھ اکاؤنٹ مینیجمینٹ میں مسائل ہیں،،

کھل کر بتاؤ طلال مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہو،،

چاچو ایسی بات نہیں ہے وہ ہمارے آفس کے اکاؤنٹ سے ایک بڑی رقم غائب ہو رہی ہے ایک دو بار کسی دوسرے اکاؤنٹس میں منتقل کی جارہی ہے، مگر ایسا کوئی ریکارڈ آفس میں نہیں ہے، اکاؤنٹس تک ایکسیس یہ میرے پاس ہے یہ حارث اور حسان کے پاس جو ہمارے پرانے ملازم ہیں، میں نے آفس میں خُفیہ طور پر کیمرے لگوائے ہیں مگر خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی،، سمجھ نہیں آرہی کون ہو سکتا ہے،،

کیمرے کس نے لگوائے ہیں،، سکون سے سننے کے بعد بولے

حسان نے،،

اس سب کے بارے میں اور کس سے ذکر کیا،،

کسی سے بھی نہیں صرف حسان اور اب آپ،،

ٹھیک ہے ایسا کرو بینک ریکارڈز کو تفصیلاً ٹٹولو، آفس کے فون ریکارڈز دیکھو، اور اپنے طور پر باقی سب ایمپلائیز سے تفتیش کرواب وہ اُسے اور سمجھانے لگے۔

--------------- NHN & OWC -------------

طلال کے کہنے پر آفس میں کیمرے لگا دیے گئے تھے مگر ابھی تک خاموشی تھی نہ پچھلی رقم کا کوئی ریکارڈ ملا نہ ہی کوئی نہیں رقم بھیجی گئی، جن اکاؤنٹس میں رقم منتقل کی گئی تھی اُن کے ریکارڈز کا بھی آفس میں اور باقی لوگوں سے کوئی تعلق نہیں تھا،

حسان صاحب آئے دن کوئی نیا پہلو خُفیہ طور پر سامنے لے آتے تھے مگر اتنے بڑے دھوکے پر طلال کا دل حسان پر یقین کے لئے بھی نہیں مان رہا تھا، مگر مجبوری تھی کیوں کہ اُس کی باتوں سے اُس پر شک جاتا نہیں تھا مگر پھر بھی وہ ایسے ہی اندھا اعتماد نہیں کرنا چاہتا تھا،،

اسی لئے آج شام میں سارے اسٹاف کے جانے کی تصدیق کے بعد اُس نے اپنی نگرانی میں آفس کے اندر جگہ جگہ خفیہ کیمرے لگوا دیے تھے، جس کو وہ خود کنٹرول کرنا چاہتا تھا اُس کے ساتھ ساتھ اُس نے آفس کے فون ریکارڈز بھی نکلوا لیے تھے اور جیمرز بھی لگوائے گئے تھے جو بوقت ضرورت کام آسکیں،،

آفس کے تمام فون کے کنیکشن بھی اُس نے اپنے ٹیلیفون سے کروادیا تھا،اور ساتھ ہی بینک مینجمنٹ سے بھی اُس نے بات کرلی تھی کے کوئی بھی رقم بغیر اس کی تصدیق کے آفس کے اکاؤنٹ سے نہیں جانی چاہیئے،فاروق صاحب کی اچھی جان پہچان کی وجہ سے اُس کے بہت سے کام آسان رہے تھے،اب اگر دشمن آفس کا ہی تھا تو اس کا بچنا ناممکن تھا

۔

---------------- NHN & OWC -------------

ستمبر کا مہینہ شروع ہونے کے بعد سے زینا کی شکل دیکھنا کم ہی نصیب ہوتا تھا، آخر آج وہ دن آگیا تھا جب اُسکا ایم کیٹ تھا،ماہی کو اچانک آفس جانا پڑ گیا تھا،اُسی وقت ہادی گھر میں داخل ہوا،،

السلام و علیکم کہاں جانے کی تیاری ہے بھائی چشمش ،،

ارے بیٹا ٹیسٹ ہے اسکا ماہی کو آفس جانا پڑ گیا ہے،اب یہ اِنتظار کر رہی ہے کریم آئے اور جائے،جواب انسا بیگم نے دیا

میں چھوڑ آتا ہوں، تمہارا سینٹر قریب ہی ہے میں فارغ ہی ہیں لے جاتا ہوں،،

ارے چھوڑو بیٹا ایسے ہی تھکو گے میں ساتھ چھوڑ آؤں گی رائڈر پہنچتا ہو گا،،

تو آپ مجھے اپنا بیٹا نہیں سمجھتی ناں تبھی ایسے کہہ رہی ھیں،،

نہیں میرے بچے یہ بات نہیں ہے، اچھا ٹھیک ہے زینا جاؤ بھائی کے ساتھ چلی جاؤ میں رائڈ کینسل کر دیتی ہوں، اُسے منہ بناتا دیکھ کر انسا بیگم مان گئی،،

میں گاڑی نکالتا ہوں آجاؤ، زینا کو کہتا وہ باہر نکل گیا،،

ٹیسٹ کس وقت ختم ہو گا، سارا راستہ خاموشی سے اسے ریوائز کرنے دیا گیا تھا سینٹر کے بعد گاڑی روکتے کہا،،

تین گھنٹے لگیں گے،،

اوکے میں ادھر سائڈ پر ہی ہو نگا سامنے واپسی میں ساتھ ہی جائیں گے،،

نہیں ہادی تمہیں پریشانی ہو گی میں مما کو بُلا لو نگی ماہی آپی بھی فارغ ہی ہو نگی،،

کوئی مسئلہ نہیں، اور ٹیسٹ کرتے وقت پینک نہ ہونا سب اچھا ہو جائے گا جو بھی ہو ہم سب تمھارے ساتھ ہیں،، حوصلا دینے کے لئے کہا گیا،،

شکریہ ہادی تُم بس دعا کرنا،،

گڈ لک،، جواباً سر ہلاتے گاڑی سے نکل گئی

--------------- NHN & OWC -------------

طلال ابھی تک گھر نہیں آیا تھا آج وہ بیٹھ کر تفصیلاً ساری ڈیٹیلز دیکھنا چاہتا تھا، ابھی تک کی ساری تفتیش کے بعد بھی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا تھا اور اس نے بھی جان بھوج کر سب پر یہ تاثر ظاہر کیا تھا کہ اُس نے ہار مان لی ہے پہلے دانستہ طور پر وہ حارث حسان اور باقی ایمپلائیز کے سامنے گاہے بگاہے ذکر کرتا رہا تھا مگر اب خاموش ہو گیا اور باقیوں کو بھی اور خود بھی بظاہر آفس کے کاموں میں الجھا یا تا کے مخالف انسان اِسے دوبارہ مصروف سمجھ کر اگلا وار کرے،،

گھر کا دروازہ چوکیدار نے کھولا، گھر کی لائٹس بجھی تھی یقیناً دادی اور امی سو چکے ہوں گے، لاؤنج میں داخل ہوا تو ملیحہ بے مقصد فون پر سکرولنگ کرتے دیکھا، دروازے کی آواز پر اُسے دیکھا وہ آفس سے دیر سے آنے کا پہلے ہی بتا چکا تھا،،

السلام و علیکم، سو گئے باقی سب،، بیگ ٹیبل پر رکھتے کہا

جی میڈیسن دے کر سلا دیا ہے دونوں کو ورنہ انتظار میں ہی بیٹھی رہتی،،

تُم بھی سو جاتی،،

نیند نہیں آئی تھی مجھے، کھانا لگاؤں،،

تُم نے کھایا،،

ہاں۔۔ نہیں،،

اوکے لگاؤ میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر کافی پینے چلیں گے،،

اتنی رات کو کیا ضرورت ہے، میں آپ کے لیے بنا دیتی ہوں،،

وہ کون بیویاں ہوتی ہیں جو باہر جانے پر خوش ہوتی ہے ایک میری بیوی ہے،،

ایسا کچھ نہیں ہے میں آپ کے لیے کہہ رہی ھوں تھکے ہوئے آئیں ہیں آرام کر لیں،،

نہیں میں ٹھیک ہوں، تُم کھانا لگاؤ۔

جو آپکا حکم،،

--------------- NHN & OWC -------------

ناظمین بیگم کی عدت ختم ہو چکی تھی، ملی، دادی اور وہ اسلام آباد آ گئے پہلے بھی ملی جب میٹنگ کے لئے اسلام آباد آئی تھی تو بمشکل کچھ دن ٹھہر سکی تھی مگر اب وہ زیادہ وقت رہنے کا ارادہ رکھتی تھی، طلال مگر گھر پر ہی تھا آفس کو ان حالات میں اکیلا چھوڑنے کا رسک وہ نہیں لینا چاہتا تھا، اس وقت ملی زینا اور انسا بیگم کے پاس بیٹھی تھی جو اُن سے ملنے گھر آئی ہوئی تھیں،،

زینا کب تک بنے گا فائنل میرٹ،

پتا نہیں آپی بس ڈیلے ہی کیے جا رہے ہیں کبھی سٹوڈنٹس پر وٹسٹ شروع کر دیتے کبھی پی ایم سی والوں کو کوئی مسئلہ ہو جاتا آپ بس دعا کریں،،

ہاں کیوں نہیں اور ویسے بھی تمھارے ٹیسٹ اور ایکیڈمکس ملا کر بہت اچھا گریگریٹ بن رہا ہے تمھاری سلیکشن تو پکی ہے،،

ان شاءاللہ، ہم سب کو زینا سے بہت اُمیدیں ہیں،،انسا بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

ہاں اور مجھے یقین ہے ہمارا قابل بچہ ضرور کامیاب ہو گا،اور ماہی بھی اُسکا ٹیسٹ کب ہے،،

نیکسٹ ویک ہے،اور وہ پاگل ہو رہی ہے،ان دونوں کو میں نے کہا بھی کے اپنی صحت مت خراب کرو پڑھائی کے پیچھے پہلے زینا کو کوئی ہوش نہیں تھا کھانے پینے کا اب یہی حال ماہی کا بھی ہے بس اللہ میری بچیوں کو اُنکی محنت کا سلہ اپنی رحمت سے دیں،،۔

آمین، دونوں نے یک زبان ہو کر کہا،،

--------------- NHN & OWC -------------

تیاری تو وہ تقریباً چار مہینوں سے لگاتار ساتھ ساتھ کر رہی تھی مگر پیچھے ایک ماہ سے اُس کا صرف فوکس پڑھائی ہی تھی، بات جو بھی ہو مگر اُسے ڈر تھا ایک ٹیسٹ نے فیصلہ کرنا تھا کہ وہ مقابلے کے امتحان کی اہل ہے بھی یہ نہیں، پھر ڈر فطری تھا،،

گاڑی کولاک کرتے سر سری سا سر گھومایا تو سر چکرا گیا، اتنارش دیکھ کر سر جھٹکتی اندر داخل ہوئی، سامنے موجود انسان کو دیکھ کر ایک لمحے کور کی حلق تک کڑوا ہوتا محسوس ہوا، مقابل کی حالت بھی کچھ کم نہ تھی، چلتے چلتے اُس کے سامنے رکی،،

اوہ مسٹر زرار، کیسے ہیں آپ یہاں کیسے،، بظاہر مسکراتے ہوئے کہا

مس مہروش، میں بہت پیارا اور یہاں ہونے کا مقصد میرے خیال میں آپ بہتر سمجھ سکتی ہیں،،

ہمم، بلکل بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ، خود پر ضبط کرتے کہہ رہی تھی،،

چلیں گڈ لک،، مڑتے ہوئے کہا،،

آپکو بھی، لڑکی اتنی بھی بری نہیں ہے مہروش، آخری جملہ خود سے کہا

ٹیسٹ شروع ہونے تک دونوں گاہے بگاہے ایک دوسرے پر نظر ڈال لیتے رہے پھر اپنے اپنے ایگزیمینیشن ہال میں چلے گئے مگر جانے سے پہلے مروتاً ایک دوسرے کی حوصلا افزائی کے لئے مسکراہٹ کا تبادلہ ضرور کیا گیا جس سے دونوں کی ہی ڈھارس بندھی۔

ہاں، کیاارادہ ہے آج کا کام ہو جائے پھر طلال کو میں پروجیکٹ میں اُلجھا آیا ہوں وقت صحیح ہے آج ہی باقی کی رقم بھیجواور اُسے پتا لگنے سے پہلے ہی ہم فرار ہو جائیں،، موبائل سے آواز گونجی

حفصہ آپ دیکھیں طلال صاحب نے فائل چیک کرلی ہے تولادیں،، موبائل کو کان سے ہٹاتے پاس کھڑی لڑکی کو کہا،

ہاں ٹھیک ہے میں کر دیتا ہوں، آج ہی کام ہو جائے گا،، ساتھ ہی مکروہ ہنسی کی آواز آئی، مسکراتے ہوئے کمپیوٹر کی سکرین کو دیکھا جہاں پر اکاؤنٹ سائن ان تھا، پچھلے ریکارڈ سے چیک کرتے رقم دیکھی گئی جتنی رقم بچتی تھی اُسے ڈال کر ایک دوسرا اکاؤنٹ نمبر ڈالا گیا جسے رقم منتقل ہونی تھی،اور پھر ایک کلک

یہ کیا یہ کیوں نہیں ہوئی ٹرانسفر، لکھا آرہا تھا ایرر، اوہ اللہ،، فوراً سے اپنا موبائل اُٹھایا،،۔ سگنلز بھی ابھی ہی بند ہونے تھے، آفس فون سے نمبر ملایا گیا،،

کیوں شیر ہو گیا کام،،

ارے نہیں ایرر آرہا ہے اور ری سٹ ہو جاتا ہے بار بار، اب کیا کروں؟ طلال کو میسیج چلا گیا تو،،

ارے پریشان کیوں ہو رہے ہو، طلال کو میسیج تب جائے گا جب رقم بھیجی جائے گی ابھی تو

گئی ہی نہیں، اور اگر اُسے پتا چلا بھی تو مکر جانا،،

ہاں ٹھیک ہے، وہ پر سکون ہوا

یہ جانے بغیر کے ان دونوں کی گفتگو کوئی اور بھی سن چکا ہے،

---------------- NHN & OWC --------------

ملی اور ناظمین بیگم گھر واپس آ گئی تھیں ملی کے کام کا حرج ہو رہا تھا جو وہ بلکل نہیں چاہتی

تھی، جب کہ دادی نے اب تھوڑا وقت اسلام آباد میں رہنا تھا،،

کھانا کھا کر ابھی وہ بیٹھے ہی تھے جب طلال نے آئس کریم کھانے کے لئے جانے کا کہا،

آفس کے مسائل کی وجہ سے وہ کافی تھک چکا تھا تھوڑا وقت کھلی ہوا میں گزارنا چاہتا تھا،،

اور اتنے دن اکیلے رہنے کی وجہ سے بھی وہ کافی اکیلا پن محسوس کر رہا تھا،،

طلال ملی اور ناظمین بیگم کے نہ نہ کے باوجود اُنہیں ساتھ لے آیا تھا، ناظمین بیگم طلال

کے ساتھ اگلی نشست پر تھیں، وہ اور ملی اُسے اسلام آباد کے بارے میں بتا رہی تھی،

اُنہوں نے کیا کیا، کہاں گئے کون ملنے آیا کس نے کیا کہا ان سب باتوں میں آئس کریم

پارلر آ گیا،،

ایک چاکلیٹ اور دو ونیلا آئس کریمز،، طلال نے واکنگ وے پر آرڈر دیا

سر اور کچھ،، سیلز مین نے کہا

نہیں شکریہ، کہتے گاڑی آگے چل گئی

نومبر کا مہینہ تھا اور موسم اب کافی حد تک ٹھنڈا ہو چکا تھا، ایسے موسم میں ڈرائیو وہ بھی اپنے پیاروں کے ساتھ ایک حسین یاد رہے۔

--------------- NHN & OWC -------------

سارا کی بہن کی شادی تھی اسی لیے وہ آج کل چھٹیوں پر تھی ماہی کو آفس کا سارا کام کچھ دنوں کے لئے خود ہی دیکھنا تھا،،

گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ نکلنے ہی والی تھی جب اُسے گاڑی سے کسی چیز کے لگنے کی آواز سنائی دی،، اس اچانک افتاد پر باہر نکلی اور سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کر اُسکا میٹر گھوم گیا،،

یہ کوئی جگہ ہے گاڑی پارک کرنے کی، ملی کی آواز پر وہ بھی ہوش میں آیا،

نہیں محترمہ گاڑی پارک کرنے کے طریقوں پر بعد میں روشنی ڈالیں گے پہلے آپ مجھے یہ بتادیں آپ کے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے،،

میرے ساتھ مسئلہ ارے مسٹر آپ کے ساتھ مسئلہ ہے میرے خاندان والوں کے سامنے بیٹے بچے بنے ہوتے ہیں،اور بات کرنی نہیں آتی میری گاڑی کا اتنا نقصان کر دیا کون کرے گا میرا نقصان پورا،،

دیکھیں میں آپکا لڑکی ہونے کا لحاظ کر جاتا ہوں ہر بار آپ ناجائز فائدہ نہ اٹھایا کریں ہر بار کی نرمی کا، تھوڑی تمیز سیکھ لیں آپکو ضرورت ہے،،

میں سیکھوں تمیز، میں، نہیں مسٹر زرار آپکو ضرورت ہے ایسی کلاسز لینے کی مجھے نہیں،،

مہروش آپ کیوں ہر وقت بحث کے موڈ میں ہوتی ہیں،،ایک تو میری گاڑی توڑ دی، ہمیشہ کی طرح اندھے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور اوپر سے دوسروں کو بلیم کرنا شروع کر دیتی ہیں،،

ارے زرار وٹ آ سرپرائز،،ریحان کی آواز پر دونوں چونکے،،

مہروش آپ ایک دوسرے کو جانتے ہیں،اب کے اُس سے مخاطب ہوتے کہا،،

جی میرے انکل کے بزنس پارٹنر ہیں یہ اور آپ،،حد درجہ لہجہ نارمل رکھا،،

میرا تو یہ بچپن کا دوست ہے،اسکو گلے سے لگاتا کہا،،

سب ساتھ چلتے بلڈنگ کے اندر داخل ہوئے اور اپنے اپنے آفس کی طرف چلے گئے مگر ایک غصہ بھری نگاہ ایک دوسرے پر ڈالنا نہیں بھولے

--------------- NHN & OWC -------------

ہاں جگر بتا کیا بحث چل رہی تھی تُم دونوں میں،، آفس میں آتے ہی اُسکا پھولا منہ دیکھ کر کہا

ارے عجیب پاگل لڑکی ہے ایک تو میری گاڑی توڑ دی اوپر سے زبان دیکھی ہے اُس کی، پانی کا گلاس اٹھاتے کہا

کون مہروش، نہیں وہ تو بہت سویٹ لڑکی ہے پتا ہے اُس نے تھوڑے سے ٹائم میں ہی اتنا بڑا نام بنالیا ہے مارکیٹ میں،،

وہ اور سویٹ زہر بھرا ہے اُس لڑکی کے اندر، نہ بڑے چھوٹے کا لحاظ ہے نہ تمیز ہے، اُسکا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا،،

اچھا ناں چھوڑ غصا میں دیکھ رہا تھا اوپر شیشے سے تُم دونوں کو اتنا کوئی نقصان نہیں ہوا ایسے ہی بحث شروع کر دی، کوئی اور بات ہے،،

نہیں یار یہ لڑکی ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہے،،

ہمیشہ مطلب، تُم لوگ ملتے رہتے ہو،،

تین چار بار ہی ملیں ہیں، پر اتنا جان گیا ہوں کہ اس لڑکی کی زبان کے آگے خندق ہے،،۔

اب منہ سے پھوٹ بھی دو ساری بات،،اور پھر زرار اُسے ساری ملاقات کا احوال تفصیل

سے بتانے لگا اور ریحان نے مروت میں بھی ہنسی نہیں روکی،،

--------------- NHN & OWC -------------

چھٹی کا دن تھا سب دیر سے ہی اٹھی تھیں اس لئے ناشتہ دیر سے کیا گیا جس کی وجہ سے دن

کا کھانا سکیپ ہو گیا اس وقت انسا بیگم لاؤنج میں بیٹھی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی جب زینا

اُن کے پاس آ کر بیٹھی،،

مما مجھے پاستا کھانا ہے،،

بیٹا سکینہ بی ابھی گئی ہیں اپنے کمرے میں اُنہیں مت اٹھانا کتاب سے نظر ہٹا کر کہا،،

یہ تو اچھی بات ہے مجھے اپنے ہاتھ کا بنا پاستا کھانا تھا، میں خود بنا لیتی ہوں،، پر جوش سی اٹھی

،۔۔

انسا بیگم سر جھٹک کر دوبارہ کتاب کی طرف متوجہ ہو گئی، اُنہیں پتا تھا اُنکی اولاد کو کبھی بھی

کسی بھی چیز کا شوق ہو سکتا ہے،

تھوڑی دیر کچن سے چیزیں کاٹنے کی، کبھی چھری چلانے کی تو کبھی کسی چیز کے گرنے کی آوازوں آتی رہی، آخر ایک گھنٹے بعد زینا کچن سے ایک سجی ہوئی ٹرے ہاتھ میں لیے باہر آئی تب تک ماہی بھی آچکی تھی،، جیسے ہی ٹرے میز پر رکھا گیا اُسی لمحے لاؤنج کا دروازہ کھلا اور جو شخص داخل ہوا اُسے دیکھ کر زینا نے منہ بنایا،،

ارے ادھر تو پارٹی ہو رہی ہے،، ہادی نے سب کو دیکھتے کہا

آؤ بیٹا ابھی شروع نہیں کیا تم بھی آؤ مل کر کھاتے ہیں زینا نے بنایا ہے پاستا،،

ہاں ویسے چشمش کے ہاتھ میں ذائقہ ہے بندہ نہ بھی نہیں کر سکتا،، انسا بیگم کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا اور اُن کے ساتھ ہی بیٹھ گیا،،

تُم بتاؤ ہمارے گھر میں کیمرے لگائے ہوئے ہیں جو میرا پاستا کھانے آگئے ہو،،۔

میں اپنی آنٹی کو ملنے آیا ہوں یہ تو آنٹی انسیسٹ کر رہی تھیں تب تمھارا بنا ہوا پاستا کھا رہا ہوں، خاصے جتاتے ہوئے کہا اور پھر کھانے میں مگن ہو گیا وہ بھی انسا بیگم کی آنکھیں دیکھانے پر چار و ناچار خاموش ہو گئی۔

جس وقت حسان نے رقم منتقل کرنے کی کوشش کی تھی اُسی لمحے طلال کو میسیج وصول ہو گیا تھا،، میسیج دیکھ کر وہ گہرا مسکرایا تھا کسی کو بتائے بغیر سیکیورٹی کے لیے جو اِقدام اُس نے

کیے تھے وہ اُن کو لے کر اب خوش تھا،، فوراً جیمرز آن کیے، جانتا تھا جو کوئی بھی ہو گا اب ہاتھ پاؤں مارے گا، اور یہی ہوا تھا حسان نے فوراً حارث کو فون کی تھی اور طلال کا شک یقین میں بدل گیا،،

اُسی وقت اُس نے انویسٹیگیشن ٹیم کو مطلع کر دیا تھا، ٹیم پہنچنے والی تھی تب تک اُس نے فون کی ریکارڈنگ اور کیمرہ کی ریکارڈنگ نکلوا کر پروف رکھنا تھا،، اپنے ایک پرانے دوست کو فون کیا، اور ریکارڈنگ بھیجنے کا کہا،،

تھوڑی ہی دیر میں انویسٹیگیشن ٹیم کے لوگ اُن کی آفس کی بلڈنگ میں موجود تھے،

اُنکے آنے کی اطلاع ملتے ہی طلال نے حسان اور حارث کو اپنے آفس میں بلایا،،

جی سر خریت، دونوں ہی حیران تھے،،

جی جی خیریت بس تھوڑی باتیں کرنی تھیں آپ سے، آئیں بیٹھیں،، اور اُسی لمحے آفس کا دروازہ کھلا اور سیول لباس میں ملبوس انویسٹیگیشن ٹیم کے لوگ داخل ہوئے،،

ارے طلال صاحب آپ نے ہمارے مہمانوں کو پہلے ہی بُلا لیا، سر براہ طلال سے مصافحہ کرتے بولا سامنے بیٹھے دونوں نفوس بوکھلا اٹھے تھے،،

آرٹسٹ دم،، اس آواز پر ہوش میں آئے،،

رکیں انسپیکٹر مجھے ان سے کچھ پوچھنا ہے، اپنی کرسی سے اٹھتے طلال نے اُنہیں جاتے دیکھ کر کہا،،

کیوں کیا آپ لوگوں نے ایسے، کیا کمی رہی مُجھ سے جو میری پیٹھ میں چھرا گھونپا،، شروع میں آواز دھیمی تھی مگر آخر میں وہ چلایا،،

ہم نے کچھ نہیں کیا یہ سازش ہے ہمارے خلاف، انسپکٹرز کے ہاتھوں میں پھڑ پھڑاتے حارث نے کہا،،

جھوٹ مت بولیں حارث صاحب جانتے ہیں سخت نفرت ہے مجھے جھوٹ سے آپ بتائیں حسان کیا دشمنی نکالی آپ نے مجھ سے بتائیں،،

سر ہم سچ بول رہے ہیں ہمیں پھنسایا گیا ہے، یہ حسان تھا،،

چپ بلکل چپ آپ لے جائیں انہیں اور میرا نقصان پورا کروا دینا، طلال نے اونچی آواز میں کہا تو وہ بلکل خاموش ہو گیا اُن کے نکلنے سے پہلے ہی طلال اپنے آفس سے نکل گیا،،

شام تک ہی اُنہیں اطلاع آ گئی تھی کہ دونوں نے اقبال جرم کر لیا ہے اور اُن کے گھر چھاپا مارنے سے ایک بڑی رقم ملی تھی جو یقیناً اُنھوں نے پکڑے جانے کے ڈر سے گھر میں ہی رکھی تھی۔

------------ NHN & OWC -----------

کھانا کھا کر وہ کمرے میں آئی تھیں تو اچانک شدید درد محسوس ہوا پیٹ کے اوپر معدے کے آس پاس درد تو اُنہیں تھوڑا تھوڑا دن سے ہی تھا مگر ابھی اچانک زیادہ ہو گیا، دوائی لی مگر کچھ فرق نہ پڑا، ادھ کھلے دروازے سے جب ماہی نے اُنہیں ایسے لیٹا دیکھا تو اندر آئی،،

کیا ہوا مما ایسے کیوں لیٹی ہیں،،

تھوڑا درد تھا بیٹا، ابھی دوائی لی ہے تو ایسے ہی لیٹ گئی،،

کہاں درد ہیں بتائیں،،

اُنہوں نے ہاتھ رکھ کر بتایا

آئیں ڈاکٹر کے چلتے ہیں ایسے اچانک اتنا درد، زینا تُم مما کو چادر کرواؤ میں گاڑی نکالتی ہوں

،، کمرے میں داخل ہوتی زینا سے کہا

رہنے دو بیٹا تھوڑی دیر میں آرام ہو جائے گا اتنی رات کو کہاں جائیں گے ہم،،

کچھ نہیں ہوتا مما آپ بس جلدی کریں،،

آوازیں سنتی سکینہ بی بھی آگئی تھیں،،

سکینہ بی آپ مجھے کہوا بنا دیں اُس سے ٹھیک ہو جائے کیا پتا،،

ضد نہ کریں مما، اُٹھیں شاباش، اُنہیں سہارا دیتی گاڑی تک لائ اور ملٹری ہسپتال کی جانب گاڑی دوڑا دی،،

چیک اپ کے بعد ڈاکٹر کی بتائی بات پر وہ بے یقین سی ہو کر رہ گئ، پہلے بابا اب مما سوچا بھی نہیں جا رہا تھا،

----------- NHN & OWC ----------

پیشنٹ کے پتے میں پتھریاں ہیں جس کی وجہ سے درد ہے، مگر اب نوکیلی پتھری پتے کو چیرتی باہر کی وینز کو زخمی کر رہی ہے آپریشن ایک واحد حل ہے باقی ابھی اسٹنٹ بھی ڈال دیے جائیں پر ایک دو مہینے بعد وہ نکل جائیں گے اگر لیزر سے پتھری نکال دیں اور اسٹنٹ ڈال کر وینز ٹھیک کر بھی دیں تب بھی یہ مستقل حل نہیں ہے، اسٹنٹ صرف وقتی علاج ہے اسکا آپریشن ہو گا جس میں اندر کا سارا نظام سیٹ کیا جائے گا اوپن سرجری میں کم سے کم بھی چھ سات گھنٹے لگیں گے،، ڈاکٹرز کی ایک ٹیم جنہوں نے الٹرا ساؤنڈ، اور ام آر آئی اور مکمل چیک اپ کے بعد ساری تفصیل ماہی کو بتائی،،

آپریشن کے بعد اُنہیں دوبارہ کتنا ٹائم لگے گا سارا نظام ٹھیک ہونے میں،،

آپریشن کامیاب ہونے کے بعد وہ پانچ سے چھ دنوں میں بلکل نارمل ہو جائیں گی، دیکھیں ایک تو پتا سوکھ چکا ہے، پتھری پیٹ میں ہے ہم جتنا ڈیلے کریں گے اتنا مسئلہ خراب ہو سکتا ہے، کیوں کے پتھری نوکیلی ہے خدانخواستہ کسی دُوسرے آرگن کو نقصان پہنچادیا تو معاملہ اور بگڑ سکتا ہے،،

ٹھیک ہے ڈاکٹر اگر آپریشن ہی ایک واحد حل ہے تو ہم رسک لے سکتے ہیں آپ آپریشن کی تیاری کریں،، یہ جملہ ماہی نے جتنا ضبط کر کے کہا تھا وہ ہی جانتی تھی،،

اُس کے بعد وہ باہر نکل آئی زینا کو ساری بات سے آگاہ کرنے کے بعد وہ دونوں انسا بیگم کے پاس چلی گئی، مگر اُنہیں پوری بات نہیں بتائی گئی صرف کہا کہ پتے میں پتھری ہے جس کا آپریشن کرنا ہے اور اُن کے پاس بیٹھی اُنہیں دلاسہ دینے لگی،،

----------- NHN & OWC ----------

پہلے تو رات کو وہ لوگ جلدی میں ہسپتال چلی گئیں تھیں روبینہ بیگم کو نہیں بتا سکیں سکینہ بیگم بھی جب اُنہیں بتانے گئی تو وہ گھر پر نہیں تھے، صبح ہو چکی تھی رات کو ڈاکٹرز سے بات کے بعد یہ فیصلہ ہوا تھا کہ انٹی بیو ٹکس جو انسا بیگم کو لگ رہی ہے پتے کو نارمل حالت میں

لانے کے لیےاُن کے ختم ہوتے ہی شام تک اگر ٹھیک ہو جاتا ہے سب تو آپریشن کر دیا جائے گا،،

اس وقت ماہی ہسپتال کے گارڈن میں موجود روبینہ بیگم کو انسا بیگم کی طبیعت کا بتا رہی تھی وہ جلد از جلد ان بچیوں کے پاس جانا چاہتی تھی،،

مبین مجھ سے صبر نہیں ہو رہا پتا نہیں رات کو اُن بچیوں نے سب کیسے کیا ہو گا،، فون کے بند ہوتے ہی روبینہ بیگم نے کہا

میں تمہیں خود چھوڑ کے آتا ہوں اور دیکھ بھی لو نگا دل تو میرا بھی گھبرا رہا ہے،،

سب خیر ہو گی، ادھر پہنچتے ہی انسا سے میری بات کروانا،، دادی نے کہا،،

ٹھیک ہے میں بچیوں کے لئے ناشتا رکھ لیتی ہوں ساتھ کچھ نہیں کھایا ہو گا اُنھوں نے اور پتا نہیں انسا کو کچھ کھانا ہو گا یہ نہیں، اگر کچھ کھانا ہوا تو اماں آپ بنوا کر بھیج دینا ڈرائیور کے ہاتھ،،

ہاں تُم بے فکر رہو،، دادی نے کہا

----------- NHN & OWC ----------

روبینہ بیگم نے فون پر جو اطلاع دی ملی کو اپنا آپ بہت بے بس لگا کچھ کہے بغیر ہی وہ بیٹھی رونے لگی، اپنی اتنی اچھی دوست اور ماں جیسی آنٹی کا اس حال میں ہونا اور وہ اُن سے اتنا دور ہے یہ خیال ہی بہت تکلیف دہ تھا، ناظمین بیگم نے اُسے روتا دیکھا تو وہ بھی پریشان ہو گئی،،

ملی میری جان تُم کیوں رو رہی ہو انسا ٹھیک ہو جائے گی اور تُم طلال ابھی لے کر جاؤ ملی کو اسلام آباد، دیکھو کیا حال ہو گیا ہے بچی کا،، ناظمین بیگم اُسے اپنے ساتھ لگاتے پاس کھڑے طلال سے بولیں،،

ہاں ٹھیک ہے ملی تُم تیار ہو جاؤ ہم چلتے ہیں شام تک آپریشن ہے ہم پہنچ جائیں گے اُن کے پاس، تُم رونا بند کرو پلیز،،

ساتھ ہی طلال فون پر بکنگ ویبسائٹ کھولنے لگا،، آج تو کوئی فلائٹ نہیں ہے اسلام آباد کی طلال کی بات پر ملی نے بھیگی پلکیں اٹھائیں اور اُسے بہت مان سے دیکھا،،

اچھا چلو تُم تیار تو ہو ہم بائے روڈ جاتے ہیں ٹائم زیادہ لگے گا ہمیں ابھی جانا پڑے گا،، اُس نے کہا تو ملی سامان پیک کرنے چلی گئی پیچھے ناظمین بیگم انسا بیگم کی صحت کے لیے دعا

کرنے لگی،، تھوڑی ہی دیر میں ملیٰ آور طلال اسلام آباد کے لئے نکل آئے تھے،اُنہیں آپریشن سے پہلے پہنچنا تھا،،

----------- NHN & OWC ----------

روبینہ بیگم ہسپتال آئی تو دونوں بچیوں کو اس حال میں دیکھ کر اُنکا دل کٹ سا گیا زبردستی دونوں کو ناشتا کرایا، بہت کہنے کے باوجود بھی وہ لوگ آرام کے لئے گھر نہ گئی، ملیٰ بھی گھر سے نکل آئی تھی، مبین صاحب ڈاکٹرز سے ملنے اور ساری بات تفصیلاً کرنے کے بعد آفس چلے گئے تھے آپریشن سے پہلے اُنہوں نے آنا تھا، ماہی نے روبینہ بیگم سے زینا کو اپنے ساتھ لے جانے کو کہا کہ وہ تھوڑا آرام کر لے مما کے پاس ماہی رکی ہے زینا کے لاکھ منع کرنے کے باوجود روبینہ بیگم اُسے لے گئی گھر آکر ہسپتال کے لئے چیزیں تیار کروا کر تھوڑی دیر میں اُنہیں واپس آنا تھا آپریشن شام کو تھا ابھی دو تین گھنٹے رہتے تھے، ماہی کو کینٹین سے ہی کھانا کھلا کر وہ زینا کو لے کر چلی گئی،،

اُنکو جاتا دیکھ کر ماہی کاریڈور میں موجود ویٹنگ چیئر پر آنکھیں بند کیے سر دیوار سے لگا کر بیٹھ گئی، گزرے لمحے بیتی یادیں اسکی آنکھوں کے سامنے سے گزر رہیں تھے،،

دو چھوٹی بچیاں ماں سے لگی رو رہی تھی سامنے اُنکے باپ کا جنازہ اٹھایا جا رہا تھا،،

منزل بدلا اور ایک خاتون لان میں بیٹھی اپنے آنسو صاف کر رہی تھی، کمرے کی کھڑکی سے ایک بچی اُنہیں روتا دیکھ رہی تھی،،

یہ سب سوچتے اسکی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے، وہ بس اپنی ماں کی زندگی چاہتی تھی۔

زرار ندیم صاحب کے کہنے پر ایک عزیز کی عیادت کرنے آیا ہوا تھا، مرجھایا چہرہ، روئی سی آنکھیں دیکھ کر ٹھٹکا یہ تو ماہی ہے وہ یہاں کیا کر رہی ہے ماہی کافی دیر سے کاریڈور میں بیٹھی تھی گُم صُم، خاموش ایک نقطہ کو تکتی، زرار اس حالت میں ماہی کو دیکھ کر ٹھٹکا پہلے تو اُسے اپنا وہم ہی لگا مگر غور کیا تو سامنے ماہی کو ہی پایا اُس چلبلی سی لڑکی کا ایسے خاموش ہونا اُسے خاص پسند نہ آیا اسی لیے اُسے پوچھنے کی غرض سے اسکی جانب بڑھا،،

مہروش آپ یہاں،، اُس کے پاس رکتے مخاطب کیا،،

ہمم، آپ یہاں کیسے، نظریں اٹھا کر اس نوجوان کو دیکھا جو کھڑا اِسے ہی گھور رہا تھا،،

جی ایک عزیز کی عیادت کرنے آیا تھا آپ کو یہاں بیٹھا دیکھا تو ادھر آگیا خریت ہے ناں،،

جی، مما ایڈمٹ ہیں میری یہاں،،

کیا ہوا آنٹی کو، اور آپ اکیلی ہیں یہاں،

باقی سب تھوڑی دیر پہلے ہی گئے ہیں تھوڑی دیر میں آپریشن ہے تب تک آجائیں گے،،

کیسا آپریشن ماہی، کیا ہوا ہے آپ پریشان بھی لگ رہی ہیں،،

پتہ نہیں کیوں مگر ماہی کو اُسکا یوں فکر مند ہونا بھایا تھا اُسے سہارا چاہیے تھا اپنا دکھ شیئر کرنا چاہتی تھی اور پھر وہ اُسے ساری بات تفصیلاً بتانے لگے۔

آپ پریشان نہ ہوں ان شاءاللہ آپریشن کامیاب ہی ہوگا اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا،،وہ اُس کے ساتھ ہی کُرسی پر بیٹھا دھیمے لہجے میں اُسے حوصلا بخش رہا تھا،،

انسا فرقان کے ساتھ کون ہیں، نرس کی بات پر دونوں متوجہ ہوئے،،

جی میں، ماہی کھڑی ہوئی تو زرار نے بھی پیروی کی،،

آپریشن سے پہلے بلڈ چاہئے، ایمرجنسی کے لئے،،

اوہ مما کا بلڈ گروپ تو او نیگیٹیو ہے پتا نہیں ابھی اتنی جلدی میں ملے گا بھی یہ نہیں، ماہی کا سر چکرا یا،،

میرا بلڈ گروپ بھی او نیگیٹیو ہی ہے میں دے سکا ہوں بلڈ آپ بیٹھیں میں نرس سے کہتا ہوں،، اُسے کہتا وہ وارڈ میں چلا گیا جہاں سے نرس آئی تھی۔

خون دے کر وہ بھی مبین صاحب اور باقی سب کے پاس ویٹنگ میں بیٹھ گیا جب طلال لوگ بھی پہنچ گئے، تھوڑی ہی دیر میں آپریشن شروع ہونا تھا، ملی کو ملتی اُس کی آنکھ سے آنسو گرے، وہ بہت خوفزدہ تھی اندر سے، ماں کو نہیں کھو سکتی تھی تبھی نرس نے بتایا کہ انسا بیگم کو آپریشن کے لیے لے جانے والے ہیں اُن سے جویلری وغیرہ لے لیں، ماہی زینا کو لے کر ماں کے پاس گئی،،

مما آپ پریشان نہ ہونا سب ٹھیک ہو جائے گا، چھوٹا سا آپریشن ہے بس پتھری نکالنی ہے آپ بلکل ٹھیک ہو جائیں گی،، ماہی انسا بیگم کا ہاتھ تھامے اُنہیں دلاسہ دیتے بولی،،

میری بہادر بیٹی، پتا ہے تمہارے بابا تمہیں شیر بیٹا کہتے تھے اور تُم نے اُنکی یہ بات پوری کر دی، مجھے نہیں پتا میں ٹھیک ہوں گی یہ نہیں مگر میں ہوں یہ نہ ہوں اپنی بہن کا خیال رکھنا، اُسے ڈاکٹر بنانا تمھارے بابا کا خواب تھا تمہیں آفیسر اور زینا کو ڈاکٹر دیکھنا اپنے بابا کا خواب پورا کرنا، رونا نہیں میرے لیے صحت والی زندگی مانگنا میں ابھی نہیں مرنا چاہتی تُم لوگ اکیلے ہو جاؤ گے،، وہ شاید جان گئی تھی اپنی طبیعت کا حال اسی لیے بیٹیوں کو دل کی بات کہہ رہی تھیں،،

نہیں مما آپ ایسے نہیں بولیں، زینا نے اُنہیں روکا وہ دونوں تڑپ ہی تو گئیں تھیں

اتنے میں نرس ویل چیئر لے آئی تھی دونوں کے ہاتھ چومتے وہ نرس کے ساتھ چل دی۔

وہ پانچ گھنٹے ان سب کے لئے بہت صبر آزما تھے، گھڑی کی سوئیاں گھنی گئی، کبھی ڈاکٹرز سے پوچھتے کبھی گھر والوں کو اطلاع کرتے، کبھی آپریشن تھیڑ کے باہر چکر لگائے جاتے، کبھی نماز اور کبھی سبق آخر آپریشن تھیئٹر کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر نے اُنہیں زِندگی کی نوید سنائی، آپریشن کامیاب ہو گیا تھا مگر انسا بیگم کو آئی سی یو میں شفٹ کیا گیا جب تک اُنکی طبیعت ٹھیک نہیں ہو جاتی اُنہیں آئی سی یو میں ہی رکھا جانا تھا،،

ڈاکٹرز نے ماہی کو بُلا کر آپریشن کے دوران کی جانے والی ریکارڈنگ بتائی جس میں خراب وینز اور پتا تھا جسے جوڑا گیا اور پتا نکال دیا گیا انسا بیگم ابھی پوری طرح ہوش میں نہیں آئی تھی مگر اُنکی آواز سنتے ہی اُسے اندر تک سکون محسوس ہوا، فوراً ہی صدقات اور شکرانے کے نوافل ادا کیے گئے،،

اس سارے وقت میں مبین صاحب کی فیملی، طلال اور زرار اُدھر موجود رہے ان دو اکیلی لڑکیوں کو ایک لمحے کے لئے بھی اپنا آپ اکیلا نہیں محسوس ہوا، اپنے اوپر اللہ کی اتنی کرم نوازی پر اسکی آنکھوں سے فرت جذبات میں آنسو نکل آئے،،

ماہی کو زبردستی گھر بھیجا گیا ملی اور طلال نے ہسپتال میں رہنا تھا، مگر آئی سی یو میں صرف ایک بندے کو رہنے کی اجازت تھی اور آج پہلا دن تھا اس لیے روبینہ بیگم خود رکیں ویسے بھی ہسپتال میں نرس نے ہی سب خیال رکھنا تھا، مگر کوئی اُنہیں اکیلا چھوڑنے کے لئے راضی نہ تھا،،

زرار کہاں رہ گئے تھے تُم اتنی دیر کر دی میں اتنی پریشان ہو رہی تھی، جیسے ہی گھر میں داخل ہوا سامنے نصرت بیگم کو پایا

ہسپتال گیا تھا، مما بتایا تھا ناں،، صوفے پر گرتے کہا

مگر وہاں تو تُم شام کو گئے تھے اتنی دیر کیوں لگا دی میں تمہارا کب سے انتظار کر رہی تھی کتنی پریشان ہو گئی تھی میں اندازہ ہے تمہیں کچھ،

ایک دوست نظر آ گئی تھی ادھر اُسکی امی کا آپریشن تھا اُس کے ساتھ تھا پھر اُنہیں سب بتانے لگا،،

او ہو اللہ صحت عطا کریں اُنہیں مبین صاحب کی بات ہے میں بھی چلوں گی اُنکی عیادت کرنے، اور تم نے خون دیا تو کچھ کھایا، میں کھانا لگاتی ہوں،،۔۔

نہیں ضرورت نہیں ہے زرار نے کھلا دیا تھااُدھر کینٹین سے ہی ابھی بس تھک گیا ہوں

آرام کروں گا،،اٹھتے کہا اور شب بخیر کہتا کمرے کی طرف چلا گیا،،

ایک دن آپریشن سے پہلے چار دن آئی سی یو اور ایک دن اوبزرویشن میں رکھنے کے بعد آخر

چھ دنوں بعد اُنہیں گھر جانے کی اجازت مل گئی۔اب وہ بہت بہتر محسوس کر رہی تھیں،

ایک نئی زندگی بخشی گئی ہو جیسے، گاڑی سے سامان نکالا جا رہا تھا گھر میں شاندار استقبال کیا گیا

،سب اُن کے گھر ہی جمع تھے مٹھائیاں کھلائی جا رہی تھی،،

کہیں درد تو نہیں ہے اب،،دادی انسا بیگم کے پاس بیٹھی پوچھ رہی تھیں اُس وقت دونوں

اکیلی کمرے میں بیٹھی تھی

نہیں اب ٹھیک ہوں اللہ کا شکر جس نے زِندگی بخشی ورنہ میں تو ڈر ہی گئی تھی،،

مایوسی کی باتیں نہیں کرتے بیٹا، آزمائشیں آتی ہے مگر پھر گزر بھی جاتی ہیں تُم دیکھو کتنی

فرمابردار اولاد اللہ نے عطا کی ہے تمہیں ان کے لیے تُم نے زندہ رہنا ہے، اللہ تمہارا حامی و

ناصر ہو،،

آمین امّاں، آپ لوگوں کا شُکریہ مجھے کبھی احساس نہیں ہونے دیا کے میں اور میری بچیاں اکیلی ہیں،،

آج تو تُم نے کہہ دیا ہے آئندہ نہیں کہنا بیٹی ہو تُم میری، مجھے بلکل سگی اولاد جیسی عزیز ہو،، اُنکو ساتھ لگاتے دادی نے کہا

پھر ماہی لوگ بھی آ گی اُن بچیوں کے چہروں پر کھوئی مسکان واپس آ گئی تھی، جس رب نے آزمائش بھیجی تھی اُس نے گزار بھی دی، سب تعریفیں اُسی رب کے نام۔

---------------- NHN & OWC -------------

مبین صاحب کو اُس نے سارے معاملے کے بارے میں بتایا اُن کا حال بھی اُس سے الگ نہیں تھا اتنے پرانے اور وفادار ملازمین سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔

یقین نہیں آ رہا وہ لوگ ایسا کر سکتے ہیں مجھے تو لگا تھا کوئی نیا ملازم ہو گا،، حیرانی سے کہا،

ہاں ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ اُنہوں نے ملک سے فرار ہونے کا پلان کیا ہوا تھا وہ تو شُکر ہے وقت پر پکڑے گئے ورنہ ہمارا بہت نقصان ہوتا،،

ہاں اللہ کا شکر ہے، تُم اب کیمرے لگے ہی رہنے دینا میں بھی اپنے آفس میں کیمرے انسٹال کرواتا ہوں،،

جی ضروری ہے،،دونوں سٹڈی میں حیران پریشان سے بیٹھے باتیں کررہے تھے،جن پر سب سے زیادہ بھروسہ تھا اُنہیں نے لوٹا وقت تو لگے گا زخم بھرنے میں۔

انسا بیگم کی صحت یابی پر شکرانے کے طور پہ ایک قرآن خوانی رکھی گئی تھی جس میں عزیز و اقارب کو مدعو کیا جانا تھا اسی سلسے میں ماہی کو زرار کو فون کرنا تھا موبائل لے کر وہ لان میں آگئی اندر مہمانوں کی وجہ سے شور تھا،زرار اور اس کے تعلقات پہلے جیسے بھی ہوں مگر ہسپتال میں جیسے اُس نے مدد کی،اور جتنے دن وہ لوگ ہسپتال میں رہے وہ چکر لگاتا رہا ماہی اُسکی بہت شکر گزار تھی،،

فون کی بیل جا رہی تھی،اور وہ اپنی سوچوں میں گم تھی اُسکی زِندگی میں اگر کوئی مرد آئے بھی تھے تو وہ سب کسی نہ کسی رشتے کی صورت میں تھے طلال ہو یہ ہادی اُس کے لیے بھائی تھے،پڑھائی بھی ساری گرلز کالج اور یونیورسٹیوں سے ہوئی تھی اسی لیے کبھی کوئی ایسا شخص زِندگی میں آیا ہی نہیں جس کے ہونے سے اُسے الگ احساس ہوا ہو،مال میں،آفس میں،گھر میں،پارکنگ ایریا میں جہاں بھی اُنکی مُلاقات ہوئی تھی دونوں ہی جانتے تھے کہ

وہ خود بحث کر رہے ہیں اور بلاوجہ کر رہے ہیں اور پھر بار بار اُسکا خیال آنا اُسے اپنے دل کی حالت کی سمجھ نہیں آرہی تھی،،

السلام وعلیکم،،زرار کی آواز پر اُسکی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا فون اٹھائی جاچکی تھی،،

وسلام،کیسے ہیں آپ میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا آپکو،،

ارے نہیں،ابھی بس آفس سے نکلنے والا تھا کوئی مصروفیت نہیں تھی،،۔

اوہ اچھا،میں نے آپکا شُکریہ ادا کرنا تھا،،

کس بات کا شکریہ،،

اُس دن آپ نے خون دیا تھا،ورنہ مجھے بہت پریشانی اٹھانی پڑتی،،

ارے اس میں شُکریہ کی کیا بات ہے اُس وقت آنٹی کی صحت بہت ضروری تھی کوئی بھی ہوتا وہ یہی کرتا،،

ہمم،اچھا میں نے آپکو انوائٹ کرنے کے لیے فون کی تھی،کل شام ہمارے گھر قرآن خوانی ہے آپ سب نے ضرور آنا ہے،،

ارے ہاں میری مما کب سے تیار تھی آنٹی کی عیادت کے لیے آنے کے لئے ہم ضرور آئیں گے،

شُکریہ،،رسمی کلمات کے بعد فون بند ہو گیا،وہ بھی ان سوچوں پر سر جھٹکتی اندر چلی گئی،،

--------------- NHN & OWC -------------

لاؤنج کے صوفوں پر ملیہ،ماہی اور زینا بیٹھی چارٹس اور فومک شیٹس سے ڈیکوریشن کے لیے پروپس بنا رہی تھی،سامنے بیٹھے طلال اور ہادی غبارے پھلا رہے تھے تازہ پھول،فیئری لائٹس غبارے لاؤنج کی سجاوٹ کے لئے منگوائے گئے تھے،قرآن خوانی کے بعد انہوں نے چھوٹی سی سیلیبریشن کرنی تھی کیک کاٹنا تھا اور مشکل وقت کے گزر جانے پر شُکر ادا کرنا تھا،،

میری بس ہو گئی ہے اب کتنا بڑا اور کھڑا کرنا ہے آپ لوگوں نے غباروں کا جو اتنے زیادہ چاہیے،ہادی نے پچیسواں غبارہ پھلاتے دہائی دی،ایسا ہی کچھ حال طلال کا بھی تھا،،

بس تھوڑے سے اور،ملیہ نے بچکانا چاہا،،

بس پانچ اور گن کے بناؤں گا پھر میں چلا جاؤں گا بتا رہا ہوں،ہادی نے ہاتھ اٹھاتے کہا،،

سکینہ بی کچن میں کھڑی شام کے لیے کھانے پکا رہی تھیں،زیادہ لوگ نہیں بلائے گئے تھے اس لئے کچھ چیزیں اُنھوں نے خود ہی گھر میں بنانے کا کہا تھا باقی بازار سے لانی تھی،،۔

سب ہی بہت خوش تھے اس لئے سارا کام خود ہی کیا جا رہا تھا، چھوٹی چھوٹی چیزیں خود انسا بیگم کے لئے کرنے میں انہیں خوشی مل رہی تھی نا ظمین بیگم کچھ دیر پہلے پہنچی تھیں اس وقت وہ روبینہ بیگم اور انسا بیگم کے پاس بیٹھی تھی، دادی ابھی ہی گھر واپس گئی تھیں تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتی تھیں،

--------------- NHN & OWC -------------

انسا تُم،، نصرت بیگم کو سیدھا انسا بیگم کے کمرے میں لے جایا گیا زرار طلال کے پاس ہی رُک گیا تھا ندیم صاحب کا آفیشل ڈنر تھا اس لیے وہ نہیں آئے تھے لان میں سب چھوٹے بیٹھے تھے، جب کے بڑے سب اندر لاؤنج میں یہ انسا بیگم کے کمرے میں تھے،

نصرت،، دونوں کی حیران آواز آئی

آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں،، ماہی نے باری باری دونوں کو دیکھا جو ایک دوسرے کو ایسے مل رہی تھیں جیسے میلے میں بچھڑی بہنیں

ارے ہاں ماہی یہ نصرت ہے ناں میری سہیلی جس کی باتیں میں تُم لوگوں کو بتاتی تھی، کالج کے بعد تھوڑا عرصہ رابطہ رہا تھا پھر اسکی شادی ہو گئی تھی پھر بات نہیں ہو سکی،،۔

ارے ہاں وہ جن کا آپ کہتی تھی ملی کی طرح کی میری دوست،،ماہی نے ہنستے ہوئے یاد کرایا،،۔

ہاں ہاں وہی، تُم بتاؤ نصرت کہاں ہوتی ہو،اور یہاں کیسے،،

میں ادھر ہی ہوتی اسلام آباد،شادی کے بعد ساس سے نہیں بنی تو ہم لوگ یہاں شفٹ ہو گئے، مبین بھائی کے جو بزنس پارٹنر ہیں ندیم وہ میرے شوہر ہیں،روبینہ سے میری مُلاقات ہوتی رہتی تھی،،

اوہ زرار تمہارا بیٹا ہے،،بہت پیارا بچہ ہے ماشاءاللہ ہسپتال آتا ہوتا تھا،،

ہاں،مجھے بتایا تھا اُس نے تُم اپنا بتاؤ تمھارے شوہر کہاں ہیں بچے کدھر ہیں میرا تو ایک ہی بیٹا ہے بس جسے تُم پہلے سے جانتی ہو،،

میرے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا نصرت شادی کے پانچ سال بعد ہی،سسرال میرا لاہور میں ہی تھا مگر ساس سسر کی وفات کے بعد فرقان اور ان کے بھائی میں اتفاق نہیں تھا اس لیے ہم اسلام آباد ہی رہے شادی کے بعد،دو بیٹیاں ہیں میری بڑی تو ماہی تُم نے دیکھ لی چھوٹی ہے زینا تمہیں ملاتی ہوں،،ساتھ ہی زینا کو آواز دی

ایم سوری فرقان بھائی کے لئے مجھے پتا ہے کتنا مشکل ہوا ہو گا تمھارے لیے سب، تمہارا تو

کوئی بھائی نہیں تھا تو مبین صاحب،،

یہ ہمارے پڑوسی ہیں، فرقان کی وفات کے بعد سب نے مجھے سگی بہن کی طرح سمجھا،

بھائیوں سے بڑھ کر ہیں، زرار نہیں آیا،،

آیا ہے ناں باہر طلال کے پاس رک گیا تھا،، اتنے میں زینا اور باقی بچے بھی آ گئے یقیناً ماہی

نے سب کو نصرت بیگم اور انسا بیگم کی پُرانی دوستی کا بتایا ہو گا،،

---------------- NHN & OWC -------------

وہ سب لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے جب دروازے پر کوئی آیا، ایاز بھاگتا ہوا اندر انسا بیگم کی

طرف گیا،،

بیگم صاحبہ باہر کوئی لقمان صاحب آئیں ہیں لاہور سے آپ سے ملنا چاہتے ہیں،،

وہ یہاں کیوں آیا ہے اچھا بلوا اندر فرقان کا بڑا بتیجا ہے، سب کی سوالیہ نظروں کو دیکھتے

دوسرا جملہ اُنہیں کہا،،

السلام و علیکم، دفعتاً دروازہ پر دستک ہوئی اور ایک نوجوان داخل ہوا،،

انسا بیگم کے ساتھ موجود روبینہ بیگم، ناظمین بیگم، نصرت بیگم اور ذکیہ بیگم سب ہی اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے،،

وعلیکم السلام بیٹا آؤ اندر آؤ،، انسا بیگم نے کہا تو وہ اُن کے سامنے ہی صوفے پر بیٹھ گیا

آپکی طبیعت کا سنا تھا اب کیسی طبیعت ہے آپکی،،

اللہ کا شکر ہے بہت بہتر ہوں، تُم بتاؤ گھر میں سب کیسے ہے بھابھی بھائی،، آواز کسی بھی احساس سے خالی تھی

باقی سب تو ٹھیک ہیں پر ابّا،، سانس لینے کو رکا

دراصل مجھے ابّا نے ہی آپ کی طرف بھیجا ہے اُنکی طبیعت بلکل بھی ٹھیک نہیں ہے فالج کا اٹیک ہوا ہے بہت تکلیف میں ہیں آپ سے کی ہوئی زیادتیوں کے لیے بہت شرمندہ ہیں، سانس اٹکی ہوئی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ آپ اور ہماری بہنیں اُنہیں معاف کردیں تو اُنکی مشکل آسان ہو،، بتاتے ہوئے اُسکی آنکھیں نم ہوگئی تھیں،،

لقمان میرے بچے تُم رو نہیں اللہ سب ٹھیک کردیں گے وہ اُنکی بھی مشکل حل کردیں گے ،اور رہی بات معاف کرنے کی تو فرقان چلے گئے تھے بھائی صاحب مجھ سے کاروبار نہ چھینتے تب بھی میں نے اُنہیں ہی دینا تھا مجھے کوئی گلہ نہیں ہے اُن سے میں اُنہیں سچے دل

سے اُنکی ہر زیادتی کے لیے معاف کرتی ہوں اللہ اُنکی مشکل آسان کریں،،اور اس عظیم خاتون نے پھر دل بڑا کر لیا تھا

دروازے میں کھڑی ماہی بھی تایا کی اس حالت پر خوش نہ ہو سکی تربیت جو ایسی تھی اُسے دکھ تھا اُنکی اس حالت کا سن کر، تھے تو اُس کے باپ کے بڑے بھائی ہی ناں، لقمان نے باری باری ماہی اور زینا سے بھی معافی مانگی دونوں کا جواب بھی انسا بیگم سے الگ نہ تھا، زرار ماہی کے اس قدر رحم دلی پر غش کھا تارہ گیا،،

---------------- NHN & OWC -------------

رات کے وقت لان ایک خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا پھولوں کی خوشبو اور پودوں پر پھیلی فیئری لائٹس کی روشنی مل کر منظر اور حسین بنا رہی تھی وہ چھ لان میں ہی کرسیوں پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے خواتین اندر بیٹھی تھیں باقی مہمان چلے گئے تھے مگر گھر کی خواتین کی باتیں ابھی ختم نہیں ہوئی تھی جب کہ مبین صاحب اور دادی گھر چلے گئے تھے ،دونوں کو دوائی کھا کر سونا تھا اس لیے نہیں روکا گیا،،

نہیں طلال بھائی میں نہیں ہادی کی ٹیم میں ہوتی یہ چیٹنگ کرتا ہے اور گیم خراب کرتا ہے

"

اچھاٹھیک ہے میں اور زینا ایک ٹیم ہو جاتے ملی اور ماہی ایک ٹیم اور ہادی اور زرار دوسری

،، حل نکالا گیا

سب موونگ پلو کھیلنے والے تھے جس ٹیم کے پاس کشن آنا تھا اُس ٹیم کو کوئی بھی بندہ کوئی

لفظ، نام یہ کوئی بات سوچ کر اشارہ کرے گا اور سامنے موجود دونوں ٹیموں میں سے جو

صحیح بتائے گا وہ جیت جائے گا،،

میوزک لگایا گیا اور کشن ملی کے ہاتھ میں تھا جب میوزک بند ہوا،،

اوکے میں کروں گی اشارہ، کان میں سرگوشی سے مشورہ کرنے کے بعد ماہی نے کہا اور

کھڑی ہو گئی ساتھ ہی تیس سیکنڈ کا ٹائمر لگایا گیا

ہاتھ اوپر ہوا میں لے جا کر اوپر کی طرف اشارہ کیا، اور ہاتھ گول گمایا،،

پرندہ،

چڑیا،

ہوا،

آسمان،

چھت،

پنکھا،،اس آواز پر دونوں کی ہنسی نکلی چاروں تکے لگا رہے تھے مگر جس کا تکا ٹھیک تھا وہ طلال تھا ماہی سے ایسے ہی بے تکے لفظ کی توقع کی جا سکتی تھی،،

واہ طلال بھائی شادی کے بعد بھی آپکا دماغ کام کرتا ہے،،ماہی نے ہنستے ہوئے داد دی،،

اگلی بار کشن زرار کے ہاتھ میں آیا،اشارہ ہادی نے کرنا تھا،،

دونوں ہاتھوں سے ماچس کی تیلی سے آگ لگانے کی طرح کیا گیا اور پھر سامنے پھینکا گیا،،

آگ،

ماچس،

موم بتی،

جلنا،

جلن،،

اوہ یس "جلن" ٹھیک ہے زینا کا تکا لگ چکا تھا

اور اب سب بہت یکسوئی سے کھیلنے لگے،مقصد صرف ایک دوسرے کے ساتھ اچھا وقت گزارنا تھا،،

--------------- NHN & OWC -------------

سب کی ذندگی پھر سے مصروف ہو گئی تھی ایک مشکل باب گزر گیا تھا،ماہی اور زرار نے سکرینگ ٹیسٹ کلیئر کر لیا تھا اب مارچ میں انکے امتحان ہونے تھے دونوں جوبز کے ساتھ پڑھائی بھی صحیح دل جمعی سے کر رہے تھے، کوئی مشکل ہو تو مل کر حل کیا جاتا دونوں اب اچھے دوست بن چکے تھے، لڑتے ضرور تھے مگر ایک دوسرے کے دونوں ایک دوسرے کے دل کی بدلتی حالت سے بے خبر اپنے دل کو چپ کرائے بیٹھے تھے،البتہ نصرت بیگم اور انسا بیگم کی کالج کی مثالی دوستی اب دوبارہ سے منظم ہو چکی تھی،ندیم صاحب اور مبین صاحب کے تعلقات آپس میں تو پہلے سے ہی اچھے تھے مگر اب یہی تعلقات انسا بیگم کے خاندان سے بھی تھے،ماہی اب فری لانسنگ سے اتنا کما لیتی تھی کہ گھر چلا سکے مگر انسا بیگم پھر بھی اپنی جوب چھوڑنے کے لیے رضا مند نہیں تھیں،زینا کا نام سرکاری میڈیکل کالج میں داخلے کے لیے میرٹ لسٹ میں آ گیا تھا اُسکا خواب پورا ہونے جا رہا تھا،،

ملی اور طلال بھی اسلام آباد آتے رہتے تھے ملی آفس کے ساتھ ساتھ اب اپنا بوتیک کھولنے کا بھی سوچ رہی تھی جس کے لیے اُسے طلال مبین صاحب کے ساتھ زرار کی بھی مکمل سپورٹ حاصل تھی،ہادی نے اسلام آباد میں ہی یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا تھا،،

ماہی کے تایا کی اُسی رات وفات ہو گئی تھی وہ لوگ افسوس کرنے لاہور گئے تھے اب

دونوں خاندانوں میں موجود برف پگھل رہی تھی انسا بیگم کی جیٹھانی سے پہلے بھی دوستی تھی مگر زاہد صاحب کی وجہ سے مُلاقات نہیں ہوتی تھی جواب شروع ہو گئی تھی،اُنکے بیٹے اُنہیں اسلام آباد ان سب سے ملانے لائے تھے۔

اسلام علیکم آنٹی کیسی ہیں،زرار نے گھر میں داخل ہوتے انسا بیگم کو سلام کیا،،

ارے زرار و علیکم سلام آؤ بیٹا،اتنے دنوں بعد چکر لگایا تُم نے اور امی تمھاری بھی اتنے دن ہوئے نہیں آئی،،

ہاں آنٹی آنا تھا اُنہوں نے ابھی میرے ساتھ ہی پر مہمان آ گئے تھے،،

اچھا اچھا پھر ٹھیک ہے،،

اچھا آنٹی ماہی کہاں ہے اُس نے کچھ نوٹس منگوائے تھے،،

وہ اوپر سٹڈی میں ہے،،آج کل ماہی اور طلال دونوں ہی گھر کے باقی لوگوں سے الگ حجروں میں مقید تھے فروری کا آخر چل رہا تھا اور مارچ میں امتحان تھے،،

سٹڈی کا دروازہ کھٹکھٹا کے اندر داخل ہوا،،ماہی نے کتاب سے سر اٹھا کر استقبال کیا،،

آ گئے تُم میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی،،

کیوں بھئی مجھے کیوں یاد کیا جارہا تھا، وہ شوخا ہوا

ارے نوٹس کی وجہ سے بندر،، اور نوٹس لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے

یہ بندر تُم نے کسے بولا نوٹس اپنے پیچھے چھپاتے کہا،،

اچھا سوری منہ سے نکل گیا تھا، مصلحتاً معافی مانگ لی گئی،،

اچھا یہ لو اور بتاؤ کریش کورس لیا تُم نے جو لیرن ٹو سرو اکیڈمی نے اناوس کی ہے،،

کون سا، مصروف سا جواب آیا،،

ارے پریسی اور ایپسے رائٹنگ کا،،

نہیں تُم نے کیا،،

نہ پر سوچ رہا ہوں جا کے اٹینڈ کر لیتے ہیں کچھ نیا سیکھنے کو مل سکتا ہے،،

اچھا میری بھی انرولمنٹ کرا دینا،،

چلو صحیح ہے اب میں چلتا ہوں،، واپس جاتے کہا

چائے پی کر جانا،، پیچھے سے آواز لگائی،،

پیپرز کے بعد،، سیڑھیوں سے آواز آئی اور وہ مُسکرا کر رہ گئی ایسی ملاقاتیں ان کی ہر کچھ دنوں میں ہوتی تھی جو مختصر ہوتی تھی مگر بحث نہیں ہوتی تھی،،

--------------- NHN & OWC -------------

طلال میں نے بتایا تھاناں مجھے کمرشل پلاٹ چاہئے، یہ والا پلاٹ آپ نے دیکھا ہے ناں اُس دِن والے کی طرح کہیں کونے میں نہ ہو، فیکٹریوں اور بوتیک کی جگہوں میں فرق ہوتا ہے،، ملی کب سے طلال کے ساتھ بیٹھی اُسکا دماغ کھا رہی تھی دونوں اس وقت ایک نئی جگہ دیکھنے جا رہے تھے بوتیک کے لیے کپڑوں پر کام تو پچھلے تین مہینوں سے جاری تھا مگر اب ملی کو اپنا آؤٹلیٹ کھولنا تھا،،

ارے بتایا ہے ناں اب کے میں نے تفصیلاً ساری بات سمجھا دی تھی پروپرٹی ڈیلر کو پھر بھی جگہ پسند نہ آئی تو ہم کوئی اور دیکھ لیں گے،، چڑ کر بولا ملی نے سمجھتے سر ہلایا،،

وہ واقعی ایک کمرشل پلاٹ تھا، آس پاس کافی نامی گرامی برانڈز واقعہ تھے آئیڈیل جگہ تھی، جگہ کا مالک ملک سے باہر شفٹ ہو رہا تھا اس لیے جلدی میں بیچنا چاہ رہا تھا اور خوش قسمتی سے طلال کو جگہ کا پتہ چلا، ڈیل جلدی ہی طے پا گئی تھی اب کنسٹرکشن شروع ہونی تھی،،

آٹھ مرلے پر مشتمل جگہ، جس کی حدود کے آغاز میں تھوڑی جگہ لان کے لیے چھوڑی گئی انٹرنس پے رائل لک دروازے کا آرڈر دیا گیا، اندر آؤ تو لوبی بنائی جانی تھی جس کے دونوں

اطراف میں آفسز بنائے جانے تھے،فارمل ویئر کے لیے اوپر کا پورا پورشن تیار کرنا تھا جبکہ ان فارمل اور پارٹی ویئر پہلی منزل پر دستیاب ہونگے،طہ خانہ میں اسٹاک رکھنے کے لیے جدید ڈیزائن کی الماریاں بنائی جانی تھی،سب ہی اس پراجیکٹ کو لے کر بہت پُر جوش تھے

"

--------------- NHN & OWC -------------

کپڑوں پر ڈیزائن،رنگ،کام کوالٹی کو ملیحؔ خود دیکھ رہی تھی،کام کے لیے بہت سے ملازمین تھے مگر ہر آئیڈیا اُسکا اپنا تھا،اتنے مہینوں سے جاری یہ کام جلد ہی ختم ہونے والا تھا اپنا کام مارکیٹ میں پیش کرنے کے لیے وہ پُر جوش تو تھی مگر ساتھ تھوڑی پریشان بھی تھی کہ نجانے لوگ کیسے ریکٹ کریں،ابھی بھی وہ ایک نئے ڈیزائن پر کام کرتے کاریگروں کو دیکھنے آئی تھی،،

یہ دیکھو اسکا گلے پر یہ کٹ ہے ایسے سکوئر میں یہ واضح ہو،،ایک کاریگر کے پاس رکی اور راہنمائی کی

یار اس شرٹ پر یہ لٹکن کچھ جچ نہیں رہے انہیں اتروا دو،ایک تیار شرٹ دیکھتے کہا،،

اچھااور وہ جو برائیڈل کلیکشن کا ڈریس تھا گولڈ کا وہ کہاں تک پہنچا،اپنی اسسٹنٹ کو مخاطب کرتے پوچھا،،

میم،اُس کی پشواس مکمل ہو گئی ہے آپ آ کر دیکھ لیں،،اُسے ایک طرف اشارہ کرتے دکھایا،،

ہاں ایسے ٹھیک ہے،،تعریف کی

مگر ایسا کریں اسکے لہنگے کا ڈیزائن ذرا میرے آفس میں پہنچائیں میرے پاس کچھ نئے آئیڈیاز ہیں،،ساتھ ہی اپنے آفس کی طرف چلی گئی،اُس نے کام کے لیے صرف وہ لڑکیاں ہائر کی تھی جو سلائی کڑھائی کا کام جانتی ہوں اور اپنے گھر کو سپورٹ کرنا چاہتی ہوں بھلے ہی ایسے کسی بڑے پلیٹ فارم پر اُنہوں نے پہلے کام نہ کیا ہو،ایسی خواتین کو اچھا معاوضہ پے رکھ کر اس نے اُنہیں اُن کے ہنر کی قدر بتائی اور حوصلا دیا۔

--------------- NHN & OWC -------------

دونوں کے امتحان خیر خیریت سے ختم ہو چکے تھے، چھ سے سات دنوں میں بارہ پیپر دینے تھے دونوں کا سونے جاگنے کا روٹین خراب ہو چکا تھا، مگر اب آفس دوبارہ شروع ہو چکا تھا اِس لیے لائن پر آ رہے تھے،،

آگیا میرا بیٹا، زرار کو آتا دیکھ کر کچن سے نکلتی نصرت بیگم اُسکی طرف آئیں

ہاں، آگیا بہت تھک گیا ہوں آج، صوفے پر گرتے کہا،،

اچھا میں تمھارے لیے چائے کا کہتی ہوں، ساتھ ہی ملازمہ کو آواز لگائی اور اُس کے ساتھ ہی بیٹھ گئ

میں تو سوچ رہی ہوں تمہاری شادی کروا کے میں اپنے فرض سے آزاد ہوں،، انکی اس بات پر آنکھیں بند کر کے بیٹھے زرار نے پٹ سے آنکھیں کھولیں،،

ایسا کیسے سوچ لیتی ہیں آپ، اُنہیں چھڑایا

میں بہت سیریس ہوں زرار بوڑھے ہو کر کرو گے شادی اور ویسے بھی میری نظر میں ایک لڑکی ہے، میں نہیں چاہتی کے اب مزید دیر ہو

کون لڑکی، کان کھڑے ہوئے

اپنی ماہی، بہی مجھے تو ماہی شروع دِن سے بہت پیاری ہے، اور میں اور تمھارے بابا چاہتے ہیں کہ اُسے تمہاری دلہن بنا کر اپنے گھر لے آئیں،، اُس کے دل میں لڈو پھوٹے وہ جس خواہش پے آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا اُسکا ذکر مما کے منہ سے سن کر فریش ہو چُکا تھا۔

وہ مانے گی تب ناں،، دل کی بات زبان پر آئی

ارے میرے بیٹے میں کس چیز کی کمی ہے اور بات کرنے میں کیا حرج ہے میں انسا سے

بات کرتی ہوں تُم ماہی سے پوچھ لو پھر جو فیصلہ ہوا اُنکا ہمیں قبول ہو گا،،

--------------- NHN & OWC -------------

انسا بیگم اور نصرت بیگم گاڑی میں بیٹھی مال کی طرف جا رہی تھی،

ہاں نصرت تُم نے کوئی بات کرنی تھی ناں مجھ سے، نصرت بیگم نے اُنہیں بتایا تھا کہ اُنہیں

کوئی ضروری بات کرنی ہے انسا بیگم کو یاد آیا تو پوچھا

ارے ہاں میرے تو ذہن سے نکل گیا تھا،، سر پر ہاتھ مارتے اُنھوں نے کہا

میں دراصل چاہتی ہوں کہ زرار کی شادی کر دی جائے،،

بڑا نیک خیال ہے، کوئی لڑکی ہے تمھاری نظر میں

ہاں مجھے ماہی اپنے زرار کے لئے بہت پسند ہے، اگر تمہیں اور ماہی کو مناسب لگے تو،، بات

ادھوری چھوڑی

ارے زرار اور ماہی کی شادی، تُم نے تو میرے دل کی بات کہہ دی، انسا بیگم نے خوشی سے

کہا پھر دونوں ہنسنے لگی

چلو تم ماہی سے پوچھ کر بتانا، بلکہ میں نے زرار سے کہا ہے وہ ماہی سے خود بات کر لے،،

ہاں ایسے ٹھیک ہے،انسا بیگم کو اُنکا خیال پسند آیا تھا،،

--------------- NHN & OWC -------------

آنٹی یہ دیکھیں میں آپ کے لیے کیا لائی،زینا روبینہ بیگم کو ہاتھ میں پکڑی پینٹنگ دیکھاتے بولی

ارے ماشاءاللہ اتنی پیاری،،دل سے داد دی

شکریہ آنٹی اِسے آپ اپنے روم میں لگایئے گا،،فریم میز پر رکھتے کہا

ہاں ہاں ضرور،،

پینٹنگ میں ایک سورج طلوع ہونے کا منظر مقید تھا،جس نے پہاڑوں پر روشنی پھیلای ہوئی تھی،زینا نے یہ پینٹنگ اُس تصویر کو دیکھ کر بنائی تھی جو ملیحہ نے ہنزہ کے ٹرپ پے انھیں بھیجی تھی دل کو بھا لینے والا منظر رنگوں کے ہنر سے اُسنے کینوس پر اُتار دیا تھا،،

اچھا آنٹی مجھے مارکیٹ جانا ہے آپ جائیں گی میرے ساتھ،،

ہاں میں فارغ ہی ہوں چلتے ہیں کیا لینا ہے،،

لیب کوٹ لینا ہے کالج کے لیے کہاں سے ملے گا،،اُسی لمحے ہادی گھر میں داخل ہوا یقینا آخری بات سن چکا تھا

ارے میں بتاتا ہوں ناں لیب کوٹ کا۔، تُم ایسا کرو سفید کپڑا نہیں ہوتا جو کفن کا وہ لو اور درزی سے اُس کپڑے کا بنوالو یقین کرو پورا کالج آکر تُم سے پوچھے گا کہاں سے لیا ایسا کوٹ ،، آخر میں ہنستے کہا زینا نے اس کی بات پر منہ بنایا جب کہ روبینہ بیگم کو شدید غصہ آیا

شرم تو نہیں آئی ہو گی ناں بہن کو ایسے کہتے ہوئے تمہیں ہادی، شکل غائب کروا پنی ورنہ جوتا اُتر جانا ہے میرا پھر نہ کہنا زینا کے سامنے کیوں پیٹا،،

اور ہادی میاں اس وار ننگ کو قطعاً نظر انداز نہیں کر سکے اور وہاں سے چلتے بنے، زینا اُس کی بے عزتی پر مسکرا کر رہ گئ

نصرت بیگم نے اسے بتایا تھا کہ وہ انسا بیگم سے بات کر چکی ہیں اس رشتے سے اُنہیں کوئی اعتراض نہیں ہے اب وہ خود ماہی سے پوچھ لے جو اُسکا فیصلہ ہو گا، سب کو منظور ہو گا۔ اسی لیے اُس نے ماہی سے بات کرنے کا فیصلہ کیا اور اُسے ایک پارک میں بلایا کے ضروری بات کرنی ہے جو گھر میں نہیں ہو سکتی، اصل میں اسے ڈر تھا ماہی کوئی چیز سر پر نہ دے مارے اور گھر والے دیکھ لیں اسی لیے محتاط راستہ اختیار کیا،،

جلدی بولو کیا بات کرنی ہے تم نے میں بہت امپورٹنٹ پروجیکٹ پر کام کر رہی ہوں ، تمہاری طرح ہر وقت فارغ نہیں ہوتی،، وہ عادت سے مجبور شروع ہو چکی تھی

اوئے مادام میرے بھی ہزار کام ہوتے ہیں ابھی تو ضروری بات کرنی تھی تب آیا ہو،اُس نے متوقع بحث سے بچنے کے لیے آرام سے جواب دیا

اچھا بول بھی چکو اب،اور اُنکی جاسوسی روح جاگ چکی تھی

دونوں اس وقت ایک قریبی پارک میں واک کر رہے تھے

اور ساتھ آس پاس لوگوں کو دیکھ رہے تھے

میں آج کچھ کنفس کرنا چاہتا ہوں،اُس نے ٹھہر ٹھہر کر بات شروع کی" ام ان لو" آہستہ سی آواز میں جملہ مکمل ہوا

واؤ کون ہے وہ چھپے رستم پتا بھی نہیں لگنے دیا،کون ہے کہاں ہوتی ہے،دیکھنے میں کیسی ہے اپنی طرح کی تو کوئی پسند نہیں کر لی تم نے،ایک ہی سانس میں اتنے سوال جڑ دیے گئے

تُم جانتی ہو اُسے،ایون مما بھی ملی ہیں اُس سے وہ رشتا لے کر جانا چاہتی ہیں پر سمجھ نہیں آرہا اُس سے کیسے بات کروں،وہ اب آنکھیں ملائے بغیر بولا

ارے بدھو ایک دفعہ لڑکی سے بات کرلو نہیں مارے گی تمہیں،پھر رشتا بیجھنا پھر شادی ہو گی اف کتنا مزا آئے گا ناں،وہ اپنی جون میں شروع ہو چکی تھی اسکی بات پر رکی

توبتاؤ کب بھیجو مما کو تمہارے گھر، وہ اس طرح کی کسی بات کی توقع نہیں کر رہی تھی

ساکت ہو گئی۔

جب تمہیں مناسب لگے، توقع کے برعکس تھوڑی دیر خاموشی کے بعد جواب آیا اور وہ گھر

کی طرف چل دی، زرار کے لئے اتنا ہی کافی تھا

--------------- NHN & OWC -------------

سارے کپڑے آ گئے ہیں ناں؟ ملی آفس میں داخل ہوتے بولی بوتیک تیار ہو چکا تھا آج کل

وہ لانچ کی تیاری کر رہے تھے اور کپڑوں کو ارینج کروا رہے تھے،،

پارسل تیار ہیں ناں جو بھیجنے ہیں گیسٹس کو،، سلیبریٹیز جنہوں نے لانچ میں آنا تھا اور

جنہیں نے پی آر میں ڈریسز لینے تھے اُنکا پوچھا

یس میم، سب ریڈی ہو گیا ہے آپ ایک بار دیکھ لیں پھر ہم پارسل کوریئر کروا دیتے ہیں،

اُسکی اسسٹنٹ نے کہا

ہاں ٹھیک ہے، سب سے بات ہو گئی ہے ناں کے لانچ کے دن ہی سب پروموشن پوسٹ

لگائیں،،

جی ہو گیا ہے سب،،

اچھااور ڈیکوریشن والوں کو بتادیا ہے مجھے سب تھیم کے مطابق چاہیے اوورنہ ہو کچھ بھی،

ہو گیا ہے میم،،

گڈ،بس اب گفٹ باکس رہتے ہیں ناں لکی ڈرا کے لیے باقی ہو گیا سب،،

جی ہو گیا،آپ گفٹ کے لئے بھی ہمیں بتادیں کون سے ڈریس رکھنے ہیں وہ بھی تیار کروا

دوں،،

اوکے مجھے دکھائیں کیٹلوگ،،ایسا کریں ساری کلیکشن کے دو دو ڈریس رکھوادیں انفارمل

میں سے،،

ٹھیک ہے میم اور کچھ،،

نہیں شکریہ،ہاں میرے مہمانوں کے ڈریس تیار ہیں تو میری گاڑی میں بھجوادیں،،کچھ یاد

آتے مڑی اور کہا اُس کے سب گھر والوں نے لانچ میں آنا تھا اس لیے اُس نے اُنکے لیے

بھی ڈریس رکھوا لیے تھے۔

---------------- NHN & OWC -------------

گھر آتے ہی سب سے پہلے اُس نے ملی کو فون کیا،،

ہاں ماہی بولو،دوسری جانب سے مصروف سا جواب آیا

مجھے کچھ بتانا ہے تمہیں، بغیر تمہید کے کہا

ہاں بولو،، متوجہ ہوئی

مجھے ابھی زرار نے پروپوز کیا ہے،،

نہ کرو، حیرانی سے کہا

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہوں، ابھی مجھے پارک بلایا اور کہا،،

ویسے بڑا جیدار بندہ ہے، متاثر ہوئی

اچھا تم بتاؤ تُم نے کیا جواب دیا،،

اُس نے پوچھا رشا کب بھیجوں میں نے کہا جب تمہیں مناسب لگے،،

ہیں اتنا سوکھا سا،، بدمزہ ہوئی

تو ہاں ناں ہم ڈسینٹ لوگ ہیں، اترائی

اوہو، ابھی سے ہم تُم، شوخی ہوئی

اچھا فضول نہ بولو مجھے بتاؤ ٹھیک کہا ناں،،

ہاں لڑکی زندگی میں پہلی بار کوئی ٹھیک بات کی ہے تُم نے، بہی بڑا ہی اچھا لڑکا ہے زرار اللہ

اُسکا حامی وناصر ہوں،،

ملی، وہ چلائی دوست کی اس بے مروتی پر اور کھٹاک سے کال کاٹ دی، اگلے ہی لمحے چہرے پر مسکراہٹ تھی پُر سکون مسکراہٹ، تھکان کے ختم ہونے کے بعد کی مسکراہٹ

،،

--------------- NHN & OWC -------------

اور بتائیں بھابھی سب کیسے ہیں گھر میں آپ بچوں کو ساتھ لے آتی ناں، انسا بیگم نے اپنی جیٹھانی کو کہا

بچے ذرا مصروف تھے تیاریوں میں، کوئی آفس میں،، میں نے کہا تُم لوگ رہو مصروف میں تو چلی، بچیاں کہاں ہیں نظر نہیں آ رہی،،

زینا ابھی گئی ہے کالج میں ڈاکومنٹس جمع کرانے تھے تو ہادی کے ساتھ بھیجا ہے اور ماہی کو شام کے لیے چیزیں لینے بھیجا ہے،،

اچھا صحیح تُم بتاؤ لڑکا کیا کرتا ہے،، انسا بیگم نے اُنہیں اِدھر ملی کی بات پکی میں شرکت کے لئے بلایا تھا، اور اُنکے دونوں بیٹوں کی شادی ہونے والے تھی ایک ہفتے بعد اس کے لیے اُنہیں دعوت بھی دینی تھی،،

اپنا کاروبار ہے اُنکا اِدھر اسلام آباد میں بھی ہے اور لاہور میں ملی کے پارٹنرز ہیں، ساتھ ہی ابھی سی ایس ایس دیا ہے ماہی کے ساتھ،،

ماشاءاللہ، بس اللہ نصیب اچھے کرے، دل سے دعا دی

آپ بتائیں تیاریاں ہو گئی مکمل،،

ارے کیا بتاؤں انسا، پاگل ہو گئی ہوں اکیلی اِدھر اُدھر چکر لگا لگا کر، لڑکے میرے دونوں بس آفس میں بٹھا دو، ذرا کوئی ہاتھ بٹایا ہو،، دُکھ سنائے انسا بیگم ہنس دی

بس شادی سے تو پہلے تُم تینوں نے آنا ہے اُس وقت کی ساری ذمداری تُم لوگوں پر،،۔۔

ان شاءاللہ کیوں نہیں بچیاں بھی بہت خوش ہیں بھائیوں کی شادی میں شرکت کے لئے اور ویسے بھی ہمیں ملی کی بوتیک لانچ کے لئے جانا ہے لاہور پھر شادی اٹینڈ کر کے ہی واپس آئیں گے،،

ارے ماشاءاللہ، ملی نے اپنا بوتیک کھول لیا کہاں ہے بھی میرا تو مسئلہ حل کر دیا تُم نے پھر وہ اُنہیں اُسکے بوتیک کا بتانے لگی ساتھ ہی سکینہ بی چائے لے آئیں تھی جو پیتے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے

--------------- NHN & OWC -------------

سارے ڈاکومنٹس پورے لائی ہوناں چشمش،،اسلام آباد میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج کے باہر گاڑی روکتے ہادی نے کہا آج زینا نے اپنے ڈاکومنٹس کالج میں جمع کروانے تھے کچھ ہی دنوں میں اُسکی کلاسز شروع ہونی تھی،،

ہاں لائی ہوں اپنی طرح پاگل سمجھ رکھا ہے کیا،،چڑ کر بولی،،

اچھا چلو،،

گاڑی کا دروازہ کھولتے کہا اور ساتھ چلتے وہ لوگ ایڈمن بلاک کی طرف چل دیئے وہاں ڈاکومنٹس جمع کرانے کے بعد جن میں اُسکے اکیڈمک رزلٹس،ایم کیٹ کا رزلٹ کارڈ اور اس کا اور والد کا ڈومیسائل شامل تھا سب چیزیں وہ یاد سے ساتھ لائی تھی کیوں کہ جانتی تھی کچھ بھی رہ گیا تو یہ اُلو اسکا دماغ کھاتا رہے گا وہ لوگ جلدی ہی فارغ ہو گئے تھے،،

آئس کریم کھاؤ گی،قریب ایک ایس کریم پارلر کو دیکھ کر ہادی نے زینا کی کمزوری کا نام لیا

،،

آف کورس،،ایسے کہا کے گویا اس کی لاعلمی پر افسوس کیا ہو،،

اچھا آؤ کھاتے ہیں پیسے تو لائی ہو گی ناں ساتھ؟؟گاڑی آئس کریم پارلر کے باہر روکتے کہا

ہاں کیوں؟؟

کیوں کے ہم تمہارا ایڈ مشن کروا کر جا رہے ہیں تمہیں مجھے ٹریٹ تو دینی چاہیے ناں؟ نہیں

؟بھولا بنا

مجھے پتا تھا تُم ہو ہی بھوکے، گاڑی سے نکلتے منہ بنا کر کہا اور دونوں اندر چل دیئے۔

--------------- NHN & OWC --------------

پتا نہیں اندر کیا بات ہو رہی ہو گی، اِدھر سے اُدھر چکر لگاتی ماہی پچیسویں بار بولی اُسے

صرف تجسس تھا، انسا بیگم نے اُسے باہر بھیج دیا تھا ورنہ اس کا اپنا کوئی ارادہ نہیں تھا،،

آپی آپ چلی ہی جائیں اندر آپکو کچھ سکون مل جائے، زینا نے چڑ کر کہا

سب مہمان ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے، نصرت بیگم اور ندیم صاحب رشتے کی بات کرنے آئے ہوئے تھے، ساتھ ہی مسز زاہد، مبین صاحب اور روبینہ بیگم کو انسا بیگم نے خاص بلایا تھا، سب اندر نہ جانے کیا باتیں کر رہے تھے کہ باہر آ ہی نہیں رہا تھا کوئی، تب ہی ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا اور انسا بیگم آتی ہوئی دکھائی دی اور پیچھے ہی نصرت بیگم اور روبینہ بیگم بھی تھیں، ماہی جواب صوفے پر بیٹھ چکی تھی فٹ سے کھڑی ہوئی،،

مبارک ہو، انسا بیگم اُسے گلے لگاتے بولی

پھر باری باری نصرت بیگم اور روبینہ بیگم نے بھی اسے پیار دیا، رشاطہ پا گیا تھا اور ساتھ ہی تین مہینوں بعد شادی کی تاریخ رکھی گئی کیوں کہ انسا بیگم کے بقول اُنہیں شادی کی تیاری کے لئے اتنا وقت تو درکار تھا،

مٹھائیوں کا دور چلا اور بلآخر ماہی کو بھی سب کے پاس ڈرائنگ روم میں بیٹھنے کا موقع ملا، اب تو سب فیملی ہی تھی اس لیے وہ ندیم صاحب کو اپنے کام کے بارے میں بتانے لگی زینا اور ہادی بھی آ چکے تھے جب کہ اس اتنے خوشی کے موقع پر زینا ملی کو کیسے بھول سکتی تھی اسی لیے اسے ویڈیو کال پر لے لیا گیا،،

پورے بوتیک کو بلیک اور گرے کے تھیم سے سجایا گیا تھا، انٹیریئر سفید رنگ کا تھا، رنگوں کا یہ کنٹراسٹ بہترین لگ رہا تھا رات میں سارا سیٹ اپ لگ چکا تھا ملی طلال کے ساتھ آ کر اپنی تسلی کے لیے دیکھ کر جا چکی تھی اسلام آباد والے صبح ہی پہنچے تھے اس لیے ملی سے مُلاقات بوتیک آ کر ہی ہوئی تھی، بلآخر وہ وقت آ گیا تھا جب ڈیزائنر ملیحہ مبین کے نام پر بنایا جانے والے بوتیک کی اوپننگ ہو رہی تھی، ملک کے نامور اداکار اور بلاگرز اس سیر یمنی میں شریک ہونے آئے تھے، سوشل میڈیا پر بوتیک کے بارے میں معلومات وہ ساتھ ساتھ ڈال رہی تھی جس سے اچھی پروموشن ہو گئی تھی یہی وجہ تھی کہ اوپننگ میں لوگوں کا ایک رش شرکت کرنے آیا تھا، وجہ

اوپننگ کی خوشی میں لگائی جانے والی سیل آفر بھی تھی،،

مبین صاحب اور طلال کے ساتھ کھڑی ملیہ مسکرا کر سب ہی کا استقبال کر رہی تھی، خوشی اُس کے چہرے سے نمایاں تھی اُنہیں کے ہمراہ چلتی ربن کاٹا اور سب بوتیک میں داخل ہوئے کیک کٹنگ کی گئی، ڈیکوریٹڈ بورڈز کے سامنے تصویریں لی گئی اور سیل انجوئے کی گئی،،

کیسا لگا،، ملیہ باقی لوگوں کو ملتی ماہی کے پاس آ کر رکی

بہت خوبصورت ہے سب کچھ، مگر مجھے سب سے زیادہ حسین تُم لگ رہی ہو اس وقت بوس لیڈی

''

اُسکی اس بات پر ملیہ ہنسی، اُس کے خواب کی تعبیر بہت حسین تھی، تبھی اُن کے پاس زرار آیا، ماہی زینا انسا بیگم روبینہ بیگم مبین صاحب ہادی اور زرار اس ایوینٹ میں شرکت کرنے آئے تھے، باقی سب نے تو ایک دو دن میں واپس چلے جانا مگر ماہی لوگوں نے شادی اٹینڈ کر کے جانا تھا،

مُبارک ہو بھائی،، زرار کو دیکھتے ملیہ نے کہا

کس بات کی مبارک،، حیرانی سے کہا

ارے آپکی بات پکی ہو گئی ناں، اُس کے بعد آپ آج ملے،،

ارے ہاں، یاد آیا بات پکی ہوئی ہے میری پر فیلنگ نہیں آئی ناں ابھی تک تبھی بھول گیا، ہنستے کہا

کیوں آپ اپنی ٹھکور کروانا چاہتے ہیں میری چیتی سے تب یقین آئے گا، ماہی کو زرار کو گھورتا دیکھ کر کہا

نہیں اب ایسی بھی کوئی خواہش نہیں ہے میری،، سر پر ہاتھ پھیرتے کہا

اچھا بس اب زیادہ شوخے نہ ہو رستے سے ہٹو میں ڈریسز دیکھوں، ماہی اُسے آنکھیں دیکھاتے ہٹ ملی، بھی کسی کو دیکھ کر اُن کے پاس سے چلی گئی

جو آپ کہیں۔مادام،، پھر شوخہ ہوا

زرار تُم کیوں اوور ہورھے ھوآؤمیرے ساتھ اوپر فارمل ویئرد یکھتے ہیں شادی کے لیے کام آسکتا،،
اُسے گھورتے بولی

اچھا چلو،،دونوں ساتھ چل دیئے دُور کھڑی انسا بیگم نے انہیں تاحیات خوشیوں کی دعادی

------------- NHN & OWC ---------------

زینا کی کلاسز شروع ہوئے دومہینے ہونے والے تھے،سب اتنا مشکل نہیں تھا مگر نیا ہونے کی وجہ سے اُنہیں ٹف لگ رہا تھا،،

وہ لوگ اس وقت اناٹمی کی کلاس میں بیٹھے تھے مگر زینا سمیت زیادہ بچوں کو نہیں معلوم تھا کہ کون سی کلاس چل رہی ہے وجہ سارے کا نٹیکٹس کا ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہونا تھا،

کوئی سوال،سامنے پڑھاتے پروفیسر نے کہا یقینا لیکچر مکمل کر چکے تھے،،

یس سر،،ایک لڑکی نے ہاتھ کھڑا کیا

جی پوچھیں،اجازت دی

سر یہ کس سبجیکٹ کی کلاس تھی،اُسکی بات پر کلاس میں دبی دبی سی ہنسی کی آواز آئی،،

شاباش اتنی دیر سے میں یہاں پڑھا رہا ہوں اور آپکو پتا ہی نہیں کے کلاس کس سبجیکٹ کی ہے،سر تپ ہی تو گئے تھے،،

کون سے سبجیکٹ کی کلاس ہے یہ،،سب کو مخاطب کرتے کہا،،

اناٹمی،مشکل سے چار پانچ لوگوں کی آواز آئی جو اس بات کی گواہ تھی کے باقی لوگوں کو بھی نہیں پتا

اس سے پہلے کے سر کچھ کہتے کلاس ختم ہونے کی آواز پر رُک گئے،

آپکی کلاس تو میں کل لوں گا جل کر کہتے کلاس روم سے نکل گئے پیچھے کلاس کا قہقہ بلند تھا۔

-------------- NHN & OWC ---------------

وقت پر لگا کر اڑ گیا اور انکے نکاح کا دن آگیا، دونوں نے ہی لمبے چوڑے فنکشن سے منع کر دیا تھا اس لیے یہ طہ پایا تھا کہ جمعہ کے روز نماز کے بعد گھر میں نکاح کیا جائے گا اور رات میں دعوت ولیمہ دے دی جائے گی اور ساتھ ہی رخصتی بھی، ایسے فنکشن کو جدید زبان میں شلیمہ کا نام دے دیا جاتا ہے، شادی کا سارا خرچہ دونوں نے مل کر کیا تھا اپنا کمرہ ہو شادی حال یہ باقی چیزیں سب کے لئے دونوں نے اپنے والدین پر بوجھ نہیں ڈالا تھا بلکہ اپنی چادر کے مطابق اپنی ہر خواھش پوری کی،

سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے نکاح شروع ہونے والا تھا، جب طلال بڑی رازداری سے زرار کے قریب آیا،،

بھائی ابھی بھی وقت ہے سوچ لے، دھیمی آواز میں کی یہ بات سامنے بیٹھی ماہی سن چکی تھی،،

طلال بھائی،، آہستہ سے غرائی

معصوم بنتے اُسے دیکھا،،

آپ میرے بھائی ہیں یہ اس کے،،بظاہر مسکراتے کہا

نہیں بھائی میں تمھارا ہوں مگر یقین کرو اس بیچارے سے مجھے دلی ہمدردی ہے،،

ملی دیکھ لو اپنے شوہر کو،،ملی کو گھسیٹا

نہ کریں ناں طلال اتنی پیاری بہن ہے ہماری کیوں بول رہے ہیں ایسے،،طلال نے ہاتھ اوپر کر کے ہار مانی زرار صرف مسکرا کر رہ گیا ماہی کو وہ اب تو کافی جان چُکا تھا اُسے وہ بالکل ایسی ہی قبول تھی،،

مولوی صاحب نے نکاح کے لیے اجازت طلب کی تو سب اُنکی طرف متوجہ ہوئے،،ماہی کے چہرے پر گھونگھٹ کروادیا گیا دونوں نے سفید رنگ کی پلین قمیض شلوار پہنی ہوئی تھی،ہلکا سا تیار ہوئے دونوں بلاشبہ بے پناہ خوبصورت لگ رہے تھے،،

ایجاب و قبول کا سلسلہ شروع ہوا انسا بیگم ماہی کے ساتھ آکر بیٹھ گئی،،

مہروش فرقان آپکا نکاح زرار ندیم سے حق مہر پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟ مولوی صاحب نے پوچھا تو اسکی آواز کہیں اندر پھنس گئ ہلکی سی آواز میں قبول ہے کہا گیا، مگر ساتھ ہی اس لمحے اپنے بابا کی شدید یاد آئی ایک آنسو آنکھ سے نکل کر ہاتھ پر جذب ہو گیا،،

نکاح کے بعد مبارکباد کا سلسلہ شروع ہوا اور ماہی کو زرار کے ساتھ لا کر بیٹھایا گیا، تھوڑی دیر تصویریں بنانے کے بعد سب لوگ رات کے فنکشن کی تیاری کرنے لگے

-------------- NHN & OWC ---------------

ماہی ابھی ہی سیلون سے واپس آئی تھی، تھوڑی دیر آرام کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئی تھوڑی دیر میں اُسکا شوٹ تھا تب ہی زینا کمرے میں آتی دکھائی دی سوجھی آنکھوں اس بات کی گواہ تھیں کہ وہ روئی تھی،،

کیا ہوا ہے زینا ادھر آؤ اُسے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف جاتے دیکھ کر کہا،، وہ بھی چلتی اُس کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھ گئی،،

تُم روئی ہو،،اُس نے پوچھا تو زینا کی آنکھوں میں پھر آنسو آ گئے

مجھے آپکی بہت یاد آئے گی،رونے کے بیچ میں کہا ماہی نے بھی اُسے گلے لگا دیا آنسو اُسکی آنکھوں سے بھی بہتے زینا کے بالوں میں جذب ہوتے گئے،،

اچھا بس اب چپ کرو،اُسے خود سے دور کرتے کہا،،

میں کہیں دور تو نہیں جا رہی ناں قریب ہی ہے گھر آتی جاتی رہوں گی،، بہلایا

ہاں پر ساتھ تو نہیں ہو گی ناں،میں اور مما اکیلے ہو جائیں گے،، تبھی کمرے میں انسا بیگم داخل ہوئی اُن دونوں کو روتا دیکھ کر سیدھا اِدھر آئیں

کیوں رُلا رہی ہو زینا بہن کو دیکھو اُسکا میک اپ خراب ہو رہا ہے، پاس آتے کہا پھر اُنکے پاس ہی بیٹھ گئی

ماہی میری بات سنو، میں تمہیں یہ نہیں کہوں گی کے تمہارا جنازہ نکلے اب تمھارے سسرال سے بلکے یہ کہوں گی کے کبھی بھی کچھ بھی اگر خدانخواستہ بُرا ہو تمھارے ساتھ یہ سوچ کر نہ برادشت کرنا کے پیچھے ماں اکیلی ہے اُس پر بوجھ نہ بنوں، میرے لیے تُم دونوں ہی قیمتی سرمایہ ہو، جب تک تم لوگوں کی ماں زندہ ہے تُم لوگوں کی آنکھوں میں آنسو نہ آئیں دونوں کو ساتھ لگاتے کہا

اچھا اُٹھو اب تیار ہو آپی کو آرام کرنے دو، زینا کو ماہی سے الگ کرتی ساتھ لے گئی

------------- NHN & OWC ---------------

گیسٹ ہاؤس میں رکھی یہ تقریب رات کے وقت پھولوں اور ہلکی لائٹوں کی وجہ سے ایک خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی، زرار ریحان اور بلال کے ہمراہ اسٹیج پر بیٹھا کسی ریاست کا شہزادہ معلوم ہو رہا تھا، دفعتاً میوزک دھیما ہوا اور اسپاٹ لائٹ کی روشنی میں ماہی، زینا اور ملیحہ کے ساتھ چلتی، بے بی پینک اور شاکنگ پینک کے کنٹراسٹ میں بنا گھیر دار فراک شالیمہ کی مناسبت سے ہلکی جویلری اور میک اپ کیا کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی، زرار نے کھڑے ہو کر استقبال کیا اور ہوٹنگ کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھایا گیا،،

ماہی کے تایا کی فیملی، ناظمین بیگم کی فیملی، اور مبین صاحب کی فیملی نے مل کر شادی سے پہلے کے سارے کام دیکھے ہوئے تھے، زرار کے ساتھ اُسکے دوست ریحان اور بلال بھی مدد کرنے میں کسی سے کم نہیں تھے، ان سبھی لوگوں نے ڈانس بھی تیار کیے ہوئے تھے، زرار کے دوستوں نے اُسے سرپرایز پرفارمنس دی، اور زینب اور ملیحہ نے مہروش کے لیے سرپرایز پرفارمنس تیار کی تھی، دونوں طرف کے رشتے داروں نے مل کر خوب ہلہ گلہ کیا،، اور فنکشن خیریت سے اپنے اختتام کو پہنچ گیا تھا،،

سارے ایونٹ میں مسکراتی کھلتی مہروش کی آنکھوں میں آنسو دیکھنے کی گواہ دنیا آج پہلی بار ہوئی تھی جب رخصتی کے وقت وہ اپنے باپ کی کمی کی وجہ سے ضبط کھو بیٹھی، یہ بھی تو حقیقت تھی کہ اُسے ہر رشتے نے بڑھ کر پیار دیا تھا مگر باپ کی کمی ہمیشہ کہیں دور اندر رہی تھی،،

------------- NHN & OWC ---------------

دونوں انسا بیگم کو ملنے گھر آئے ہوئے تھے، چائے پی جا رہی تھی جب ایاز بھائی کوئی ڈاک لے کر داخل ہوئے

یہ کیا ہے ایاز،،انسا بیگم نے حیرانی سے کہا

باجی یہ ڈاک آئی ہے ماہی بی بی کے نام،،

اچھا دکھاؤ مجھے ماہی نے اُن کے ہاتھ سے لیا اور کھولنے لگی جیسے جیسے پڑھنے لگی اُس کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے، حیرانی اور اُس کے بعد خوشی نے جگہ لے لی

کیا ہے ماہی، زرار بولا

میرا سی ایس ایس کلیئر ہو گیا ہے انٹرویو کی کال ہے، پُرجوش آواز آئی

اوہ ماشاءاللہ۔انسا بیگم نے کہا

زرار تُم اپنا چیک کرو نہ میل آئی ہو گی تمہیں بھی،،

اچھا کرتا ہوں ساتھ ہی فون نکالنے لگا

ایک منٹ اُنگلیاں چلانے کے بعد بلآخر اُس کے چہرے پر بھی وہی تاثرات آئے جو ماہی کے چہرے پر تھے ،زرار کو بھی میل وصول ہوگئی تھی دونوں نے ہی امتحان پاس کر لیا تھا،،

نیا سفر سب کا منتظر تھا،

اُنکی محنت کا ثمر ،اس بات کا گواہ کے اُنہوں نے ہار نہیں مانی تھی،

تاریخ گواہ تھی کے کیسے انسا بیگم نے مشکل وقت کاٹا تھا،اب وقت اُنکی مٹھی میں تھا،

تاریخ گواہ رہی کیسے ماہی نے اُس وقت سب کو حوصلا دیا جب ہمت ہار دی گئ تھی، تبھی اُسے اُسکے خواب ملے تھے،

تاریخ گواہ رہی کیسے زرار نے والدین کے لئے دگنی محنت کی تبھی آج کامیاب تھا،

تاریخ گواہ تھی کہ ملی نے شادی کو زنجیر نہ سمجھا تبھی آج اپنے پیروں پر کھڑی تھی،

تاریخ یادرکھتی ہے ہر اُس شخص کو جو ہمت کرتا ہے، جو ہار نہیں مانتا، جو اپنے رب کی حدود توڑے بغیر حق بات کے لیے محنت کرتا ہے، جو کچھ کر گزرتا ہے، وہی تو انمول ہے ۔

------------- NHN & OWC ---------------

رائے کی منتظر۔۔

آپکی رائے اور حوصلا افزائی میرے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے ابھی تک کی پذیرائی کا شکریہ۔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959